

حفظ الایمان کی عبارت کا غیر کفریہ ہونا رضاخانی اصول سے اور اس پر رضا خانی اعتراض کا منہ توڑ جواب

(مکمل ۱۴ قسط)

از قلم مولانا ریان ندوی صاحب

ترتیب -: محمد ساجد صدیقی

پہلی قسط
حفظ الایمان اور شرح مواقف و طوالع
کی عبارت میں م مماثلت

�� حفظ الایمان اور شرح مواقف و شرح طوالع کی عبارتوں میں مماثلت مگر رضاخانی کا فتویٰ کفر صرف اہل سنت دیوبند کےلئے ��

تحذیر الناس کے بعد حفظ الایمان کا قارئین کے لئے پیش کش ۔

منصف کے لئے لمحہ فکر !

ناظرین ۔
پہلے ہم حفظ الایمان کی عبارت پیش کرتے ہیں اور پھر ہم شرح مواقف و شرح طوالع کی عبارتیں اور اسکا ترجمہ خود رضا خانی مفتی شریف الحق امجدی کی کتاب سے پیش کرتے ہیں تاکہ کسی رضا خانی کو یہ مجال نہ ہو کہ عبارت مکمل نقل نہیں کیا تو ترجمہ صحیح نہیں کیا

حفظ الایمان کی عبارت

،پھر، یہ کہ اپکی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہے تو اسمیں حضور ہی کیا تخصیص ایسا علم غیب زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع بہائم و حیوانات کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے مخفی ہے تو چاہئے کہ پھر سب کو عالم الغیب کہا جاوے ،،

� حفظ � الایمان۔ص 13

شرح مواقف و شرح طوالع کی عبارتیں مکمل اسکین شریف الحق امجدی کی کتاب سے پیش کردیا ہوں اسکین دیکھ سکتے ہیں

یہاں صرف حفظ الایمان کی عبارت سے مماثلت واضح کرنا ہے۔

حفظ الایمان کی عبارت کا خلاصہ
1 نمبر ایک ۔ نبی کو کل علم غیب نہیں ۔
2 نمبر دو۔ بغض علم غیب نبی کا خاصہ نہیں
3 بعض علم۔غیب ہر ایک کو حاصل ہے ۔

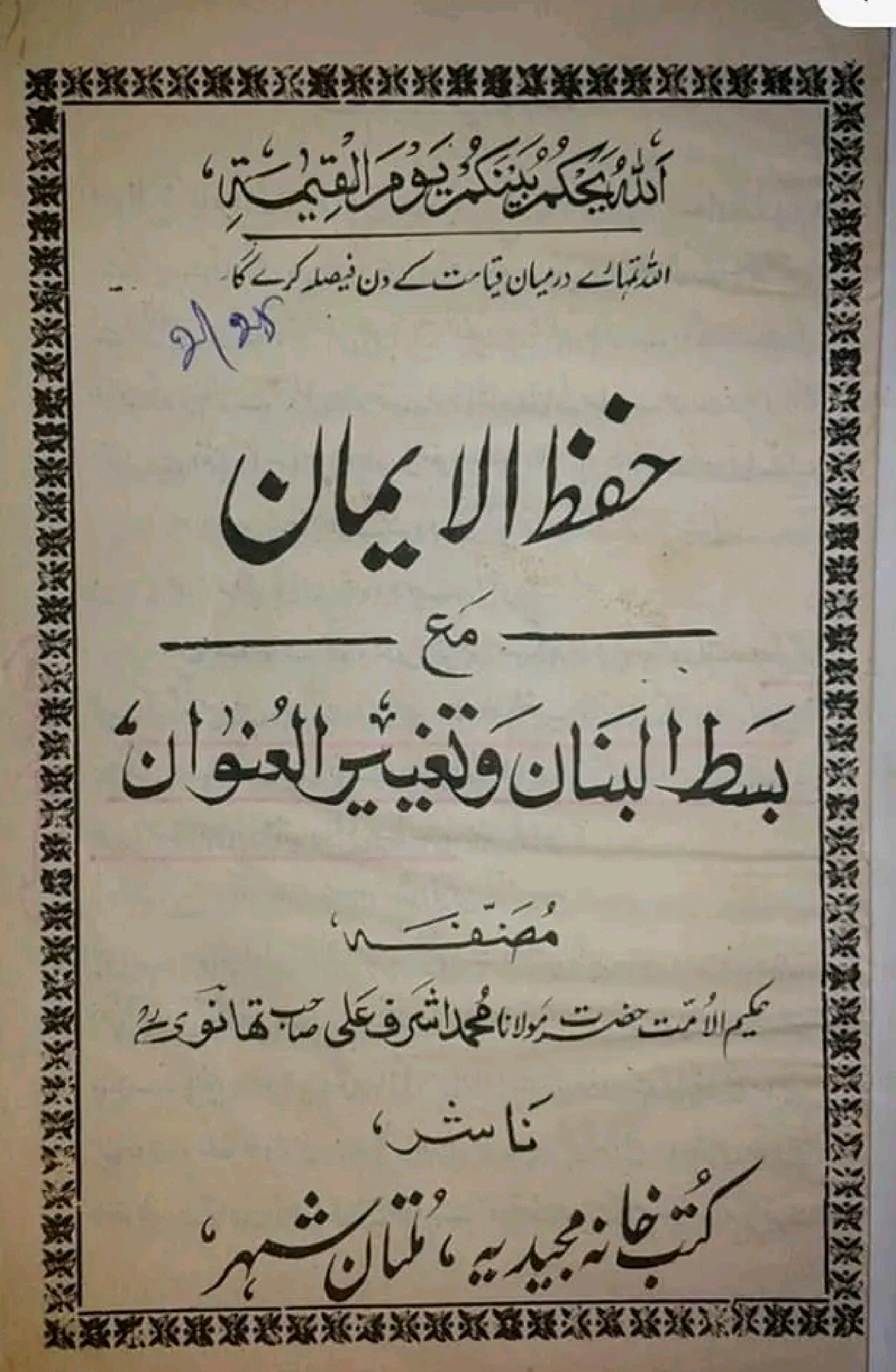
شرح مواقف وطوالع کا خلاصہ

1 نمبر ایک ۔تمام مغیبات (کل علم غیب) پر نبی کے لئے مطلع ہونا ضروری نہیں� ص� (3اوپر)12

2 نمبردو ۔ بعض غیب پر مطلع ہونا نبی کا خاصہ نہیں �ص� 123 (نیچے کی لائن)

3 نمبر تین ۔بعض علم غیب پر مطلع ہونا ہر ایک کے لئے تعلیم و تعلم کے بغیر ممکن ہے (ہر ایک کو حاصل ہے123��

اب ناظرین حفظ الایمان اور شرح مواقف وطوالع کی عبارت میں کس حد تک مماثلت ہے آپنے خود دیکھا مگر رضاخانی کی دس گز کی زبان صرف اہل سنت دیوبند کے لئے باہر آتی ہے ۔



اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

حفظ الایمان

مع

بسط البنان وتغییر العنوان

مصنفہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رح

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ، ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں حامیانِ دین وناصرانِ شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدے کی دو قسمیں ہیں تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے اور کہتا ہے کہ طوافِ قبور جائز ہے۔ دلیلِ جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح کا مقولہ ہے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں

ا؎ پیشانی زمین پر رکھنا ۲؎ ہونٹ کسی چیز پر رکھنا ۳؎ رخسار رکھنا ۴؎ اللہ کے علاوہ آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم کسی کو نہیں۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا نا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنیٰ مالک اور معبود بمعنیٰ مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویلِ خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنیٰ ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تربے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان

کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبویہ سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب

۷۸۶

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم لوگ قطعی طور پر کافر ہو گئے

سُنّی دیوبندی اختلافات

کا

مُنصفانہ جائزہ

از

فقیہ عصر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری
صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ

ناشر

دائرۃ البرکات کریم الدین پور گھوسی ضلع مئو پن ۲۷۵۳۰۴
(یو، پی)
پن کوڈ ۲۷۵۳۰۴

"حفظ الایمان" کی عبارت رد کرنے اور اس کو قبیح کہنے پر اظہار خوشی فرما رہے ہیں۔
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔ ہم تم سے خوش ہوئے۔
تم کیا چاہتے ہو۔ آپ نے عرض کی۔ کہ میری تمنا ہے کہ اپنی باقی ماندہ زندگی مدینہ
منورہ میں بسر کروں۔ اور مدینہ کی پاک مٹی میں مدفون ہوں۔ آپ کی درخواست
منظور ہوئی اور آپ اس کے بعد مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ دس سال وہاں
مقیم رہے اور ۱۳۶۴ھ میں رحلت فرما گئے۔"

حفظ الایمان کی اس عبارت کے سلسلے میں جو حضرات بھی کسی قسم کے تذبذب کے شکار ہوں
ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ ان مولانا حضرت سید پیر محمد صاحب بغدادی کو تھانوی صاحب
سے کیا حسد تھا۔ کیا عداوت تھی۔ کہ انھوں نے اس عبارت کے خلاف فتویٰ دیا وہ بھی تھانوی
صاحب کے محب خاص کے گھر بیٹھکر اور تھانوی صاحب کے روبرو اس کا رد فرمایا اور
صاف صاف فرمایا کہ "اس عبارت سے بوئے کفر آتی ہے۔ اصل بات وہی ہے کہ یہ
عبارت چینی، جاپانی، لاطینی، سنسکرت میں نہیں کہ اسے کوئی نہ سمجھے۔ ہر اردو داں جو معمولی
سمجھ بوجھ رکھتا ہے وہ اسے پڑھ کر اول وہلہ میں کہدے گا اس میں بلا کسی شک و تردد کے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے۔

شرح مواقف اور شرح طوالع کی عبارتیں

تھانوی صاحب نے خود بھی اور ان سے سیکھکر ان کے نیاز مند بھی اس کفر جلی
بلکہ اجلیٰ سے جان بچانے کے لئے شرح مواقف اور شرح طوالع کی عبارتیں پیش کرتے
ہیں۔ اور کہتے ہیں —— للہ انصاف درکار ہے۔ کیا ان عبارتوں کا وہی مفہوم نہیں —— جو
حفظ الایمان کا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان دونوں عبارتوں کو نقل کر کے حفظ الایمان
کی عبارت اور ان کتابوں کے فرق کو واضح کر دیں۔ شرح مواقف میں ہے۔

قلنا ما ذکرتم مردود   اے فلاسفہ تم نے جو کہا وہ کئی وجہ سے

بوجوه اذ الاطلاع علیٰ جمیع المغیبات لایجب لنبی اتفاقا مناومنکم ولهذا قال سید الانبیاء ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ومامسنی السوء والبعض ای الاطلاع علی البعض لایختص به ای بالنبی

مردود ہے کیونکہ اس پر ہمارا تمھارا اتفاق ہے کہ تمام مغیبات پر نبی کیلئے مطلع ہونا ضروری نہیں اسی وجہ سے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں (کل) غیب جانتا تو خیر کثیر جمع فرمالیتا اور مجھ کوئی تکلیف نہ پہنچتی اور بعض غیب پر مطلع ہونا نبی کے ساتھ خاص نہیں۔"

(موقف سادس، مرصد اول، مقصد اول ص ۲۱۹)

مطالع الانظار شرح طوالع الانوار للبیضاوی کی عبارت یہ ہے:

فذهب الحکماء الی ان النبی من کان مختصا بخواص ثلث۔ الاولی ان یکون مطلعا علی الغیب بصفاء جوهر نفسه وشدة اتصاله بالمبادی العالیة من غیر سابقة کسب وتعلیم وتعلم الی قوله قد اورد علی هذا بانهم ان ارادوا بالاطلاع الاطلاع علی جمیع الغائبات فهو لیس بشرط فی کون الشخص نبیا بالاتفاق وان ارادوا به الاطلاع علی بعضها فلایکون ذالك خاصة

فلاسفہ کا مذہب یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس میں تین خاصے ہوں پہلا یہ کہ بغیر تعلیم وتعلم کے اپنے نفس کے جوہر کی صفائی اور مبادی عالیہ کیساتھ شدت اتصال کی بدولت غیب پر مطلع ہو۔ اس پر یہ اعتراض وارد کیا گیا ہے کہ انھوں نے غیب پر مطلع ہونے سے اگر تمام غیوب پر مطلع ہونا مراد لیا ہے تو بالاتفاق کسی کے نبی ہونے کیلئے یہ شرط نہیں۔ اور اگر انھوں نے بعض غیب پر مطلع ہونا مراد لیا ہے تو یہ خاصہ نہیں اس لئے کہ بعض غیب پر مطلع ہونا ہر ایک کیلئے تعلیم وتعلم کے بغیر ممکن ہے اور نیز تمام نفوس بشریہ متحد بالنوع ہیں

لنبی اذمامن احد الاویجوز ان یطلع علی بعض الغائبات من دون سابقة تعلیم وتعلم وایضا النفوس البشریة کلها متحدة بالنوع فلا تختلف حقیقتها بالصفا و الکدر فما جاز لبعض جاز ان یکون لبعض اخر فلایکون خاصة للنبی ۔

تو صفائی اور کدورت سے اس کی حقیقت بدل نہیں سکتی تو جو چیز ایک کے لئے ممکن ہے دوسرے کیلئے بھی ممکن ہے تو یہ نبی کا خاصہ نہ ہوگا۔

(طبع استانبول ص ۴۰۸)

(طبع مصر ص ۱۹۹)

تھانوی صاحب نے بسط البنان میں شرح مواقف کی عبارت نقل کرکے لکھا
" انصاف درکار ہے۔ کیا لا یختص کا وہی مفہوم نہیں جو حفظ الایمان کا ہے؟"
اور حاشئے میں شرح طوالع کی عبارت یہ کہہ کے نقل کی
"اس عبارت سے بھی اصرح حاشیہ مطالع الانظار شرح طوالع الانوار للبیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ذیل ہے۔
مگر ہمیں حیرت ہے کہ تھانوی صاحب نے جس عبارت کو اصرح کہا اسے ان کے مدعی وکالت سنبھلی صاحب نے اپنے کتابچے " فیصلہ کن مناظرہ" میں نہیں نقل کیا۔ کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے۔

ناظرین ! شرح مواقف اور شرح طوالع کی جتنی عبارت تھانوی صاحب نے اپنی تائید میں نقل کردی ہے۔ جو حضرات عربی جانتے ہیں وہ عربی عبارت کو ایک بار پھر بغور پڑھیں۔ اس کے بعد حفظ الایمان کی عبارت سے موازنہ کریں تو ان پر واضح ہو جائیگا۔ کہ دونوں میں کتنا فرق ہے۔

اولاً بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ بطور کلیہ اجمال کیساتھ صحیح اور حق اور ایمان ہیں۔ مگر اس کلئے کی بعض جزئیات کی تفصیل ممنوع بلکہ کفر ہو جاتی ہے۔ مثلاً بلا شبہہ اللہ عزوجل

قسط نمبر دو
حفظ الایمان کی عبارت دو رضاخانی اصول سے ہرگز کفر و گستاخی نہیں

ناظرین ۔
پہلے ہم حفظ الایمان کی عبارت پیش کرتے ہیں

،، پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ

اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور ہی کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع بہائم و حیوانات کو بھی حاصل ہے پھر ۔۔۔۔الخ،،
� حفظ � الایمان۔ ص

اب عبارت میں غور کرتے ہیں
آپ کی ذات پر علم غیب کا حکم اگر بقول زید صحیح

معلوم ہوا کہ یہ عبارت لفظ ،، اگر ،، سے ہے اور لفظ اگر اردو میں فرضی باتوں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے � �
فیروز الغات۔ ص 110.

5

معلوم ہوا کہ یہاں ایک فرضی بات بیان کر کے بات
کو سمجھا جا یا ہے
اور فرض ایسی بات کو کرتے ہیں جو خلاف واقع ہوتا
ہے
چنانچہ رضا خانی مولوی لکھتا ہے
،، فرض تو ایسی چیز کو کرتے ہیں جو خلاف واقع ہو،،
�� مناظرے ہی مناظرے ۔ ختم نبوت ۔ ص
245

پتہ یہ چلا کہ حفظ الایمان کی ہیں‌ازعہ عبارت ایک
مفروضہ اور خلاف واقع عبارت ہے اب جو فرضی
بات ہو خلاف واقع بات ہو اس پر کفر کا فتویٰ دینا یہ
رضاخانی کے نزدیک درست ہے یا نہیں یہ رضا خانی
ہی گھر سے دیکھتے اور
قرآنی آیت اور احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کی روشنی
میں دیکھتے ہیں
احمد رضا بریلوی ،، لو کان فیھما آلھۃ الااللہ لفسدتا ۔۔الخ
،، کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے
،اگر، آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے
۔۔۔الخ،،۔�� نور العرفان

اولا ۔ یہاں احمد رضا فرضی باتوں کے لئے لفظ اگر کا
استعمال کیا جس یہ بھی معلوم ہوا کہ فرضی بات کو
لفظ اگر سے بیان کرتے ہیں۔
دوم۔ فرضی باتیں کفریہ نہیں ہوتی اور نہ اس پر
فتوی کفر دیا جاتا ہے
ورنہ رضا خانی پہلے قرآن کو معاذاللہ کفریہ کہیں اور
احمد رضا بریلوی کو کافر

خلاصہ

ان سب دلائل سے معلوم ہوا کہ حفظ الایمان کی
متنازعہ عبارت رضاخانی اصول سے ایک فرض اور
خلاف واقع عبارت ہے جو نہ کفر ہے اور نہیں اس پر
کفر کا فتویٰ دینا درست ہو سکتا ہے ۔
ایک اور رضاخانی اصول سے حفظ الایمان کی
عبارت غیر کفریہ

قارئین۔

حفظ الایمان کی عبارت اوپر لکھا ہے اور اسکین بھی
پیش کیا ہے مگر یہاں توجہ اس طرف دیں کہ حفظ
الایمان کی شروعاتی عبارت ہی میں یہ ہے
،اگر، بقول زید صحیح ہو تو،،

اب پھر غور کریں اس عبارت پر
صاف لکھا ہے بقول زید صحیح ہو تو یعنی یہ بات حضرت تھانوی اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ زید کے قول اور عقیدہ سے جو لازم آرہا ہے اسے الزامی گفتگو اور جواب کے طور پر عرض کررہے ہیں اور اس پر نقد وارد کررہے ہیں
اور خود مفتی شریف الحق امجدی نے تسلیم کیا کہ
یہاں زید کا عقیدہ اور اسی کا قول بیان ہورہا ہے،،
دیکھئے
سنی دیوبندی اختلاف کی حقیقت، ص۔ 131

اور رضا خانی اصول یہ ہیکہ الزامی جواب اپنا عقیدہ اپنا نظریہ اپنا موقف نہیں ہوتا چنانچہ موجودہ رضائی مناظر انجینئر پلمبر تیمور لکھتا ہے

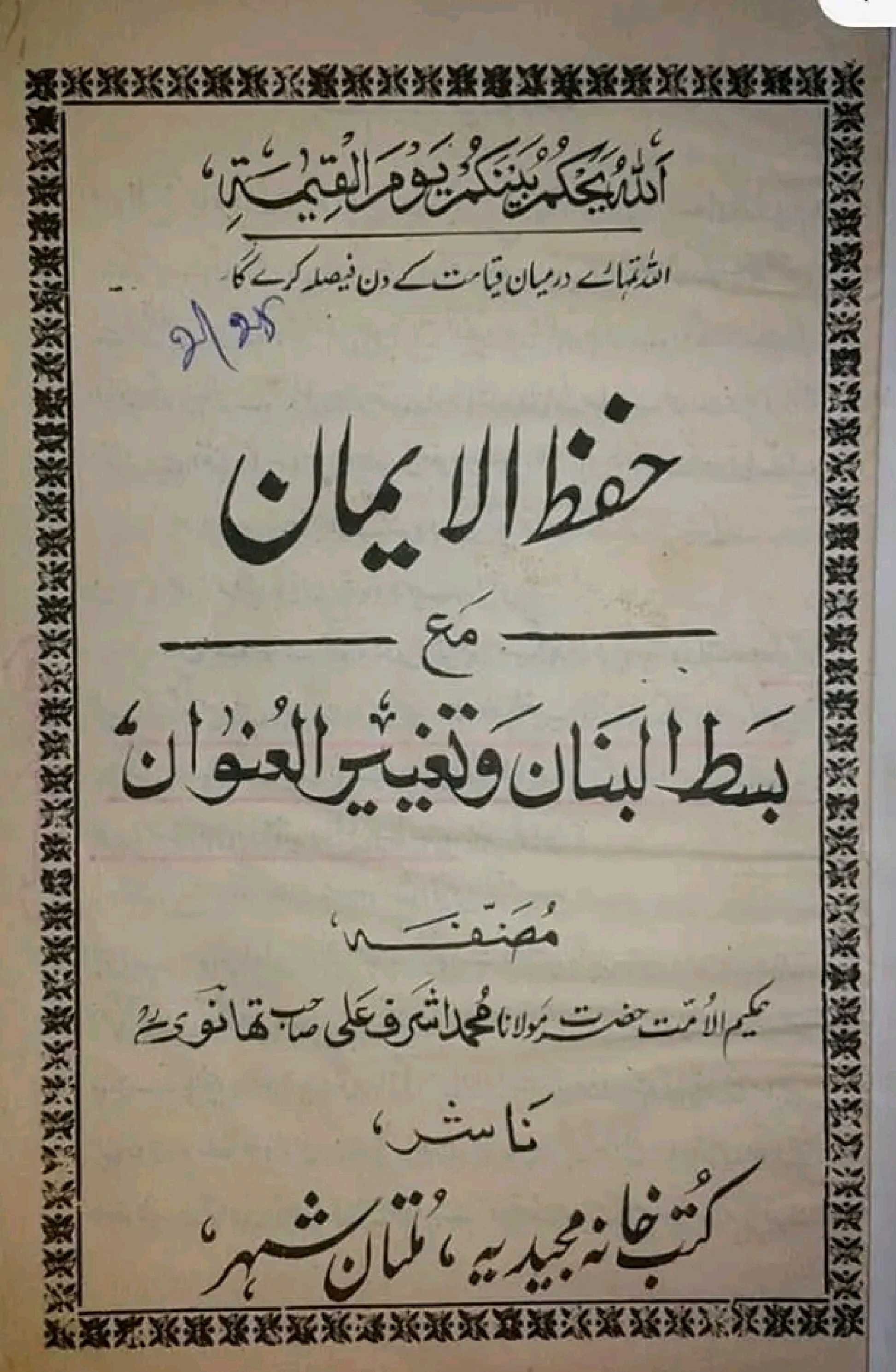
حوالہ نمبر ایک
،یہان، تو سیالوی صاحب نے اپنے مخالف پر نقد وارد کی ہے نہ کہ اس کو اپنا عقیدہ و نظریہ کہا ہے۔۔ ،رد اعتراضات المخبث۔ ص 327

حوالہ نمبر دو
،جناب، یہ حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ یہاں تو انہوں نے قادیانیوں کو الزامی جواب دیا ہے
،رد، اعتراضات المخبث ۔ ص 337

حوالہ نمبر تین

،، یہاں علامہ حسن علی صاحب یہاں الزامی گفتگو کر رہے ہیں ------ یہ علامہ حسن علی صاحب کی اپنی بات ہرگز نہیں،، دست و گریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔ ص 381

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مخالف پر نقد وارد کرنے اور الزامی جواب دینے سے اپنا عقیدہ اور نظریہ نہیں کہلاتا ہے تو حضرت تھانوی کی عبارت میں بھی صاف اور صریح طور متنازع عبارت کے شروعاتی مرحلے میں ہی بقول زید لکھا ہوا جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ حضرت تھانوی کا اپنا نظریہ نہیں بلکہ حضرت تھانوی زید پر نقد وارد کر رہے ہیں اور زید کے قول اور عقیدہ سے جو لازم آرہا ہے اسے الزامی جوابی دے دیکر بتا رہے ہیں جس سے نہ تو حضرت تھانوی کا اپنا نظریہ اپنا موقف اپنا عقیدہ ہوا اور نہیں اس پر فتوی کفر لگے گا۔۔؟



اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا

حفظ الایمان

مع

بسط البنان وتغییر العنوان

مصنفہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ، ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں حامیانِ دین وناصرانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدے کی دو قسمیں ہیں تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے اور کہتا ہے کہ طوافِ قبور جائز ہے۔ دلیلِ جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کا مقولہ ہے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں

۱؎ پیشانی زمین پر رکھنا ۲؎ ہونٹ کسی چیز پر رکھنا ۳؎ رخسار رکھنا ۴؎ اللہ کے علاوہ آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم کسی کو نہیں۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا نا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنیٰ مالک اور معبود بمعنیٰ مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے؟ اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان

کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبویہ سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب

صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کو گستاخی کہہ رہے ہیں جبکہ یہ حوالہ بھی جناب کی تائید نہیں کرتا کیونکہ علامہ حسن علی صاحب اس جگہ الزامی گفتگو کر رہے ہیں، بایں وجہ کہ مولوی یوسف رحمانی نے اس کو گستاخی کہا تھا لہٰذا جواباً اس کو اسی کے مسلم قاعدے کے مطابق جواب دیا جا رہا ہے یہ علامہ حسن علی کی اپنی بات ہرگز نہیں۔

جناب نے اسی بحث میں یہ اعتراض بھی کیا کہ دعوت اسلامی نے جب ملفوظات کو چھاپا تو اس عبارت کو نکال کر گستاخی تسلیم کرلی۔ (دست و گریباں ج ۱ ص ۱۲۷)

اسی قسم کا اعتراض آگے چل کر بھی جناب نے کیا ہے۔ (دست و گریباں ج ۱)

یہ اعتراض بھی لغو ہے، کیونکہ خود دعوت اسلامی والوں نے اگلے ایڈیشن میں یہ عبارات شامل کر کے معذرت کرلی تھی، اس میں موجود ہے:

> مجلس المدینۃ العلمیہ نے کتاب ملفوظات اعلیٰ حضرت مع تخریج و تسہیل جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ مطابق جون ۲۰۰۹ کو شائع کی تھی۔ اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کیں، اس پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ اس ایڈیشن محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق نومبر ۲۰۱۲ میں ان عبارات کو شامل کر دیا گیا ہے۔
>
> (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اب ہم جناب کو گھر کی چار دیواری کی بھی سیر کروا دیتے ہیں، ہم پہلے سرفراز صاحب سے نقل کر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم امتیوں کے جنازوں میں تشریف لاتے ہیں، یہی صاحب لکھتے ہیں:

> "بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھی۔" (احسن الکلام ج ۱ ص ۲۰۲)



ہو گیا ہے۔

دیوبندی اعتراض 14...: آسان کام اللہ کرتا ہے مشکل کام اولیاء اللہ کرتے ہیں۔ معاذ اللہ (ازالۃ الریب)

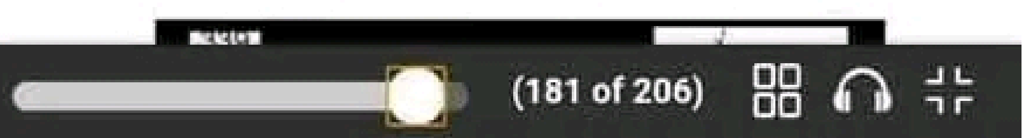
الجواب ...: ناظرین! دیوبندی مولوی نے حسب عادت یہاں بھی دجل سے کام لیا کیونکہ یہاں تو سیالوی صاحب نے اپنے مخالف پر نقد وارد کی ہے، نہ کہ اس کو اپنا عقیدہ و نظریہ کہا۔ خود جناب اشرف سیالوی صاحب نے آگے عبارت معترضہ کی وضاحت کی، چنانچہ وہ اپنے مخالف کو فرماتے ہیں کہ " آپ (مخالف) نے بندہ کے مقالہ میں سے صرف ایک عبارت سیاق و سباق سے کاٹ کر اور پورے مضمون و مفہوم اور بنیادی مطلب و مقصد کو قارئین سے پوشیدہ رکھ کر جس تحکم اور سینہ زوری اور ظلم و تعدی اور ناانصافی و بے اعتدالی کا مظاہرہ کیا اور باری تعالیٰ کی حل مشکلات سے سبکدوشی کا عنوان قائم کر کے اس کو میرا عقیدہ قرار دیا اور کفر کا فتویٰ بھی جڑ دیا اس کے متعلق بندہ کی طرف سے آپ [مخالف] کو چیلنج ہے کہ آپ اس عنوان اور اس کے تحت مندرج ادھوری عبارت کو بندہ کا عقیدہ ثابت کر دیں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا اور آئندہ بھی کچھ لکھنے سے توبہ کر لوں گا اور اگر اس عبارت کا بندہ کا عقیدہ ہونا ثابت نہ ہو سکے بلکہ تمہیں تمہارے دعوے کی رو سے لازم آنے والے غلط اور فاسد نظریے کا بیان ہو تو پھر آپ مصنف بننے کی کوشش ترک فرما دیں" (ازالۃ الریب ص 70) تو قارئین کرام! دیکھ لیجیے کہ مولانا اشرف سیالوی صاحب نے خود اس بہتان کا رد فرما دیا اور جواب میں بھی اپنے مخالف کے دعوے پہ نقد وارد کیا ہے، لیکن کم علم دیوبندی وہابی حضرات اس کو ان کا عقیدہ کہہ کر اور پھر تمام سنیوں کو بدنام کرنے کی کوشش کر



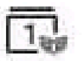
اقوال کا مرجوح ہونا **اظہر من الشمس** ہو جائے گا" (نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ ص ۴۷) مزید لکھتے ہیں" کتب عقائد میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ حضور کے اقوال و افعال کے لئے برے الفاظ سے اجتناب کرنا چاہیے" (ایضاً) ہم اپنا استغاثہ ناظرین کی عدالت میں پیش کرتے ہیں کہ وہ خود انصاف کریں کہ جو شخص بغض میں اس حد تک آگے بڑھ چکا ہے کہ اس بات کو مصنف کا عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے جس کا رد وہ خود کر رہے ہیں، کیا یہ چیز اس بات کی وضاحت کے لئے کافی نہیں کہ دیوبندی مولوی کا مقصد صرف اور صرف الزام تراشی ہے۔

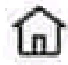
دیوبندی اعتراض 22.....: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تبلیغ رسالت میں ناکام ہو گئے تھے (فتاویٰ نظامیہ)

الجواب.....: عرض ہے جناب یہ حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ یہاں تو انہوں نے قادیانیوں کو الزامی جواب دیا ہے، یہاں "بحث مرزائی عقیدے" کے تحت ہے۔ جب قادیانی نے یہ اعتراض کیا کہ "مسیح علیہ السلام لوگوں کی ہدایت کیلئے دوبارہ اتریں گے حضرت محمد ﷺ نہیں آئیں گے پس افضل کون ہے؟" (اور یہی بات مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں کہی "مسیح اپنی پہلی آمد میں ناکام رہے" ازالہ اوہام محمدیہ پاکٹ صفحہ ۵۸۴) اور مرزائیوں کا یہی عقیدہ خود مرتضیٰ حسن دیوبندی نے بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے لکھا "ان کی کاروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے حاشیہ ازالہ ۵۔۱۲۸" (اشد العذاب ص ۲۵) تو حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب



















نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا، نماز میں بسم اللہ جہر سے پڑھنا
جنازہ میں فاتحہ مع سورت پڑھنا، نماز وتر میں عام دعا کی طرح
ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور مسئلہ رفع الیدین کے موضوعات پر



رشحات قلم

حضرت علامہ محمد عباس رضوی مدظلہ العالی

ریسرچ آفیسر محکمہ اوقاف دوبئی

تدوین و ترتیب: خادم مناظر اسلام

قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی

فیضان مدینہ پبلی کیشنز

جامع مسجد عمر روڈ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ فون: 0435-814266

''دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں''۔

فتویٰ ۱۴۱/۸۶/۷ الجواب:

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ   مہر دار الافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر: محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں، ضلع ملتان۔

(الحق المبین صفحہ 34-33)

ایک دیوبندی صاحب نے نانوتوی صاحب کی عبارت کی تاویل یہ کی کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو حضور خاتم النبیین رہیں گے اور مدعی کا دعویٰ باطل ہوگا۔ یہ عبارت علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ کو بھیجی گئی تو آپ نے فرمایا،

سوال یہ ہے کہ تحذیر الناس کی مذکورہ عبارت میں لفظ نبی سے جھوٹا مدعی نبوت مراد ہے یا سچا نبی؟ اگر سچا نبی مراد ہے تو تاویل کرنے والا اس کے دعویٰ نبوت کو باطل کہہ کر منکرِ نبوت قرار پایا۔ اور اگر (معاذ اللہ) جھوٹا مدعی نبوت مراد ہے تو اس عبارت میں بالفرض کے کیا معنی ہونگے؟

فرض تو ایسی چیز کو کیا جاتا ہے جو خلافِ واقع ہو۔ اور ظاہر ہے کہ بعد زمانہ نبوی

۷۸۶

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم لوگ قطعی طور پر کافر ہو گئے

سنی دیوبندی اختلافات
کا
منصفانہ جائزہ

از

فقیہ عصر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری

صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

ناشر

دائرۃ البرکات کریم الدین پور گھوسی ضلع مئو پن ۲۷۵۳۰۴

(یو۔پی)

پن کوڈ ۲۷۵۳۰۴

ہیں تاویل نہیں اس عبارت کی تبدیل وتحریف ہے۔ اس کی کیا امید کیجا سکتی ہے کہ ان لوگوں کو قبول حق کی توفیق ہوگی۔ ہم ان کے معاملے کو داور محشر کے سپرد کرکے رخصت ہورہے ہیں۔ وہی احکم الحاکمین ہے۔ البتہ جو لوگ اپنے سینے میں ایمان کی ذرا بھی رمق محسوس کرتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اکابر دیوبند کی مذکورہ بالا عبارتیں اوران کے نیاز مندوں کی توجیہیں۔ اور پھر ان پر ہمارے معروضات کو خالی الذہن غیر جانبدار ہوکر پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان پر واضح ہو جائیگا کہ یہ عبارتیں کفری ہیں۔ ان میں ضروریات دین کا انکار ہے۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

حفظ الایمان میں اللہ عزوجل کے عالم الغیب ہونے کا انکار

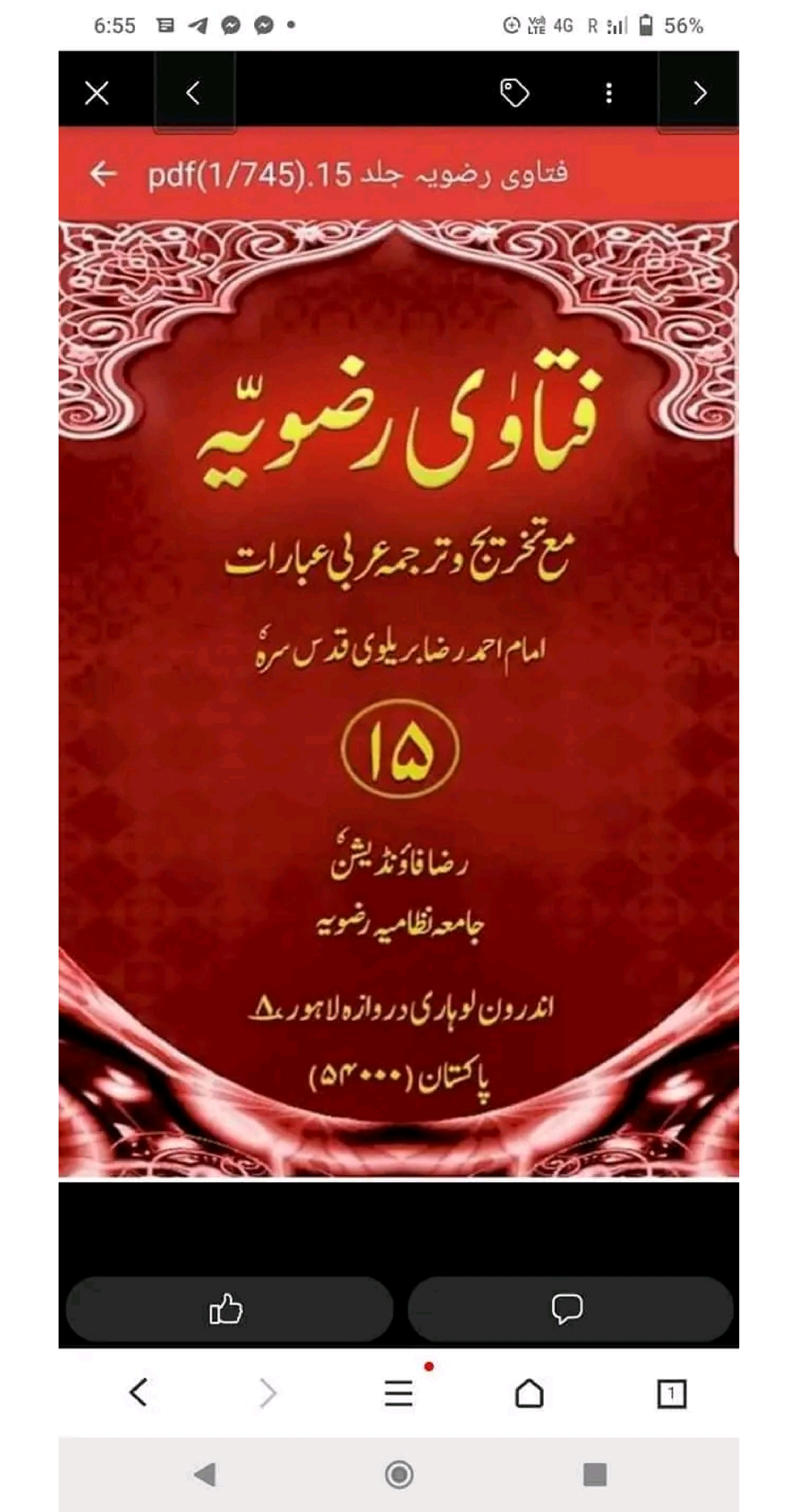
حفظ الایمان جس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے وہ ابھی مذکور ہوا ہے۔ اس پر ایک نظر ڈال لیں۔ زید نے یہ کہا ہے ۔ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ۔ بالذات ۔ اس معنیٰ کر عالم الغیب حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ اس کے جواب میں بعد اللتیا والتی اخیر میں لکھا

> "اجوبۂ مذکورہ سے واضح ہوگیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اس کا قول کرنا کسی کو جائز نہیں۔ زید کو چاہئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے" حفظ الایمان ص۹

جب زید کا عقیدہ اور قول ۔ سراسر غلط ہوا ۔ تو اس کا یہ عقیدہ اور قول بھی غلط ہوا جو اس نے کہا تھا:

اس معنیٰ کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

اس جملے کے چار اجزا ہیں ۔ اول اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہے۔ دوم اللہ عزوجل عالم الغیب ہے۔ سوم اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کا علم بالذات نہیں۔ چہارم یہ کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی عالم الغیب نہیں۔


6:55
56%
فتاوی رضویہ جلد 15.pdf(1/745)
فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۱۵
رضا فاؤنڈیشنؒ
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

چار چھ نیک بندے بے بس بیچارے ترساں ہراساں خوف کے مارے انھوں نے ان کی خدمتگاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے، جس نے روشن کردیا کہ کافری اُس کے نیک بندے ہیں تو وعدہ خلاف دغا باز حق کا چھپانے والا باطل کا چمکانے والا بندوں کو دھوکے دے کر الٹی سمجھانے والا اب کچھ ہُوا ایسے کو جو خود مختار نہیں بلکہ اُس پر واجب ہے کہ یہ یہ کرے اور یہ یہ نہ کرے، اور حد یہ کہ اس پر واجب تھا بندوں کے حق میں بہتر کرنا یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ ان کی ہدایت کو جو کتاب اتری تالوں کے نیچے میں رکھی جائے کہ دواے کتریں بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں چھپادی جائے جس کی وہ ہوا نہ پائیں یہ بندوں کے حق میں اصلح تھا کہ اعدا غالب محبوب مغلوب، باطل غالب حق مغلوب، اچھا واجب ادا کیا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، یہ ہے رافضیوں کا خدا، کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالی اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون○

(۱۰) وہابیوں کے جھوٹے خدا

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے عہ۱ مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعتِ حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے، جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے، ایسے کو عہ۲ جس کی بات پر اعتبار نہیں، نہ اُس کی کتاب قابلِ استناد نہ اُس کا دین لائقِ اعتماد، ایسے کو جس عہ۳ میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیئت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے، چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہوجائے، ایسے کو جس عہ۴ کا علم حاصل کیے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے، ایسے کو جس عہ۵ کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اُس کی شان عہ۶

عہ۱: ایضاح الحق اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۹۷ھ دہلی مع ترجمہ صفحہ ۳۵ و ۳۶۔

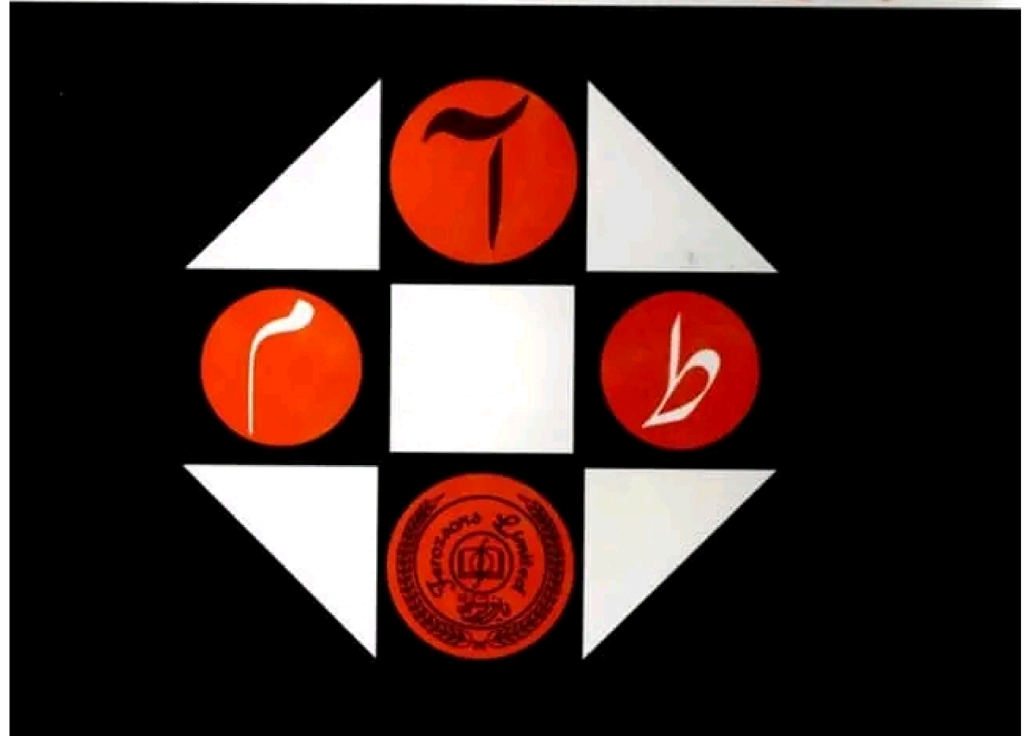
عہ۲: دیکھو سبحٰن السبوح تنزیہ دوم دلیل دوم۔ عہ۳: رسالہ یکروزی اسمٰعیل دہلوی ص ۱۳۵۔

عہ۴: تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۲۰۔

عہ۵: دیکھو یکروزی ص ۱۳۵ مع کوکب شہابیہ ۱۵ و سبحٰن السبوح طبع بار سوم ص ۶۳ تا ۷۴ و دامان باغ سبحٰن السبوح ص ۵۳ تا ۵۶ الایکان جانگداز ص ۱۲۱ وغیرہ۔ عہ۶: یکروزی مردود مع منہ کو ردود۔



ایک لاکھ پچیس ہزار قدیم و جدید الفاظ، مرکّبات، محاورات، ضرب الامثال اور علمی، ادبی، فنّی اصطلاحات





اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ [مثل] تنہا آدمی سے بہت سے لوگوں کے مل کر کرنے کا کام انجام پانا غیر ممکن ہوتا ہے۔
اکیلا جنگل روئے کہ قبر کھودے۔ [مثل] مصیبت اور پریشانی کی حالت میں کام کثرت سے اور کام کرنے والا تنہا ہو۔ تو اس جگہ بولتے ہیں۔
اکیلا دُکیلا۔ تن تنہا۔ بغیر ساتھی کے۔
اکیلا دَم۔ (ا۔ مذ) اکیلی جان۔ تن تنہا۔ اکیلا۔
اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔ [مثل] اکیلے آدمی سے کوئی بات نہیں بن پڑتی۔

روپیہ پیسہ (۳) زمین کا لگان (۴) ایک قسم کے رہنے کا لین دین جس میں ساہوکار روپیہ دے کر ہفتہ وار یا ماہوار اس وقت تک وصول کرتا ہے جب تک سود در سود رقم وصول نہ ہو جائے۔
اَگت۔ (اَ۔ گت) [ق۔ ا۔ مث] حالت۔
اُگٹا پیچی۔ (اُگ۔ ٹا۔ پے۔ چی) [ا۔ مث] غصے کی حالت میں طعنے دینا اور اپنے احسانات جتانا۔
اُگٹنا۔ (اُ۔ گٹ۔ نا) [ف۔ مص] (۱) غصے کی حالت میں طعنے دینا اور اپنے احسانات جتانا (۲) جھلا کے کسی کے عیب کھول دینا (۳) بے جا

بار مناسب بات کو بار بار کہنا۔
اَکّہ۔ (اَ۔ کّہ) [ا۔ مث] ہاتھی کو تیز چلانے اور آگے بڑھانے کی آواز۔
اَگَر۔ (اَ۔ گر) [ا۔ مث] عود ہندی۔ ایک قسم کی لکڑی جو جلانے سے خوشبو دیتی ہے۔
اگربتی۔ وہ بتی جو اگر کی لکڑی پیس کر بنائی جاتی ہے۔
اگردان۔ اگرسوز۔ وہ ظرف جس میں اگر کی بتیاں لگا کر جلاتے ہیں۔
اَگَر۔ (اَ۔ گر) [ف۔ حرفِ شرط] جو۔ جب۔ بشرطیکہ۔ مبادا۔ بالفرض۔
اگرچہ۔ ہرچند۔ باوجودیکہ۔ گوکہ
اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند۔ [مثل] (۱) اگر رہی تو ایک رات دوسری رات تک نہ رہے گی (۲) تھوڑی دیر کی رونق۔
اگر مگر۔ لیت و لعل۔ حیلہ حوالہ۔
اگر مگر کرنا۔ (۱) حجت کرنا۔ جھگڑا کرنا (۲) آگا پیچھا کرنا۔ پس و پیش کرنا۔
اَگْر۔ (اَ۔ گْر) [س۔ صف] (۱) سامنے۔ آگے (۲) پہلا۔ اولین (۲) [مذ] آگے کا حصہ۔ سامنے کا حصہ۔
اگرسوچ۔ دُور اندیشی۔ احتیاط۔
اَگردھوں دھوں۔ (اَ۔ گر۔ دھوں۔ دھوں) [ا۔ مث] (۱) دھونکنی کی سی آواز (۲) [صف] موٹا آدمی۔ بدن کا بھاری اور بھتیس آدمی۔
اُگرنا۔ (اُگ۔ رنا) [ف۔ مص] کنوئیں کا صاف ہو جانا۔ کنوئیں سے مٹی وغیرہ کا نکالا جانا۔
اگروال۔ (اگ۔ گر۔ وال) [ا۔ مذ] بنیوں کی ایک ذات۔
اگرئی۔ (اگ۔ رَ۔ ای) [ا۔ صف] (۱) سیاہی مائل صندلی رنگ کا (۲) [مث] ایک قوم کا نام جو چماروں سے ملتی جلتی ہے (۳) شاہانِ دہلی کی ایک پلٹن کا نام جس کی وردی اگرئی تھی۔
اگری۔ (اگ۔ ری) [ا۔ مث] (۱) ایک قسم کی گھاس (۲) لکڑی یا لوہے کا چھوٹا ڈنڈا جو کواڑ کے پٹے میں کنڈا لگا کر ڈال دیتے ہیں۔ اس کے ادھر اُدھر کھینچنے پر کواڑ کھلتے اور بند ہو جاتے ہیں (۳) بُری بات۔
اگڑا۔ (اگ۔ ڑا) [ا۔ مث] جوار باجرے وغیرہ کی بال جس میں دانہ جھاڑ لیا گیا ہو۔ کھکھری۔ اکھرا۔
اگڑبگڑ۔ (اگڑ۔ بگڑ) [ا۔ صف] انڈبنڈ۔ بے سر پیر کا۔ اُول جلول۔
اگڑدھتا۔ (اَ۔ گڑ۔ دھت۔ تا) [ا۔ صف] (۱) لمبا تڑنگا (۲) اونچا (۳) بڑھا چڑھا
اگڑم بگڑم۔ (اگ۔ ڑم۔ بگ۔ ڑم) [ا۔ صف] (۱) بیکار۔ مہمل بے معنی (تُکبندی) (۲) الم غلم۔ گڈمڈ (۳) [مذ] فضول چیزیں۔ بیکار اشیا۔
اگزامینشن Examination) (اگ۔ زا۔ می۔ نے۔ شن) [انگ] امتحان۔
اگزکٹو۔ (Executive) اگ۔ زک۔ یٹیو) [انگ۔ صف] انتظامی
اگزیبیشن (Exhibition) اگ۔ زی۔ بی۔ شن) [انگ۔ ا۔ مث] نمائش۔
اگزیمنر (Examiner) (اگ۔ زے۔ مِ۔ نر) [انگ۔ ا۔ مذ] امتحان لینے والا۔ ممتحن۔
اگست (August) (اَ۔ گُسْت) [انگ۔ ا۔ مذ] سن عیسوی کا آٹھواں مہینہ۔

اُگل آنا۔ اُگل پڑنا۔ (اُ۔ گل۔ آ۔ نا۔ اُ۔ گل۔ پڑ۔ نا) [ف۔ مص] (۱) نگلی ہوئی چیز کا منہ سے باہر آنا (۲) تلوار کا میان سے باہر نکل پڑنا (۳) دل کی بات کا ظاہر کرنا۔
اُگل دینا۔ (۱) کسی چیز کا منہ سے نکال دینا (۲) سچ سچ کہہ دینا (۳) بُرا بھلا کہنا۔
اُگل نگل کے کھانا۔ (محاورہ) بڑی بے رغبتی سے کوئی چیز کھانا۔
اگلا۔ (اگ۔ لا) [ف۔ صف] (۱) آگے کا (۲) پہلے کا۔ پہلا (۳) پُرانا۔ گزشتہ (۴) آئندہ۔ پیش رو (۵) ہوشیار۔ چلتا ہوا۔ ہشتاد۔
اگلا پچھلا۔ پہلا اور آخری۔ آئندہ اور گزرا ہوا۔
اگلا جنم۔ ہندوؤں کے عقیدے میں اگلی پیدائش۔
اگلا زمانہ۔ گزرا ہوا زمانہ۔ پُرانا زمانہ۔
اگلا کرے پچھلے پر آئے۔ [مثل] قصور بڑے کریں اور سزا چھوٹے پائیں
اگلا کہتا ہو تو آپ چپ رہیئے۔ [مثل] بات کاٹ کر نہ کہنی چاہیئے پہلا بات کہنے والا جب تک ختم نہ کرے چپ رہو۔
اگلا لیپا دے بہا۔ اب کا لیپا آگے لا۔ [مثل] (۱) پہلے احسانوں کی ناشکری کر کے نئے احسان کی اُمید کرنا (۲) پہلے کیے کام کو مٹا کر نئے سرے سے دوبارہ کرنا (۳) فضول محنت کرنا۔ کام کا بڑھانا۔
اگلے دفتر کھولنا۔ گزری ہوئی باتیں کرنا۔ پچھلی شکائتیں کرنا۔
اگلے زمانے والے۔ اگلے لوگ۔ (۱) پہلے وقتوں کے لوگ۔ متقدمین (۲) (مجازاً) بھولے بھالے۔ سادہ لوح۔ بے وقوف۔
اگلے کو گھاس نہ پچھلے کو پانی۔ [مثل] نہایت بدانتظامی ہے بہت گڑبڑ ہے۔ کچھ بندوبست نہیں۔
اگلے نے کیا پچھلے پر آئی۔ [مثل] بڑے نے قصور کیا چھوٹے نے سزا پائی۔ افسر نے خطا کی ماتحت ملزم ٹھہرا۔ بزرگوں نے غلطی کی اولاد کو سزا بھگتنی پڑی۔
اگلے ہوئے پچھلے، پچھلے ہوئے پردھان۔ [مثل] آزمائے ہوئے لوگوں کو غیر آزمائے ہوئے لوگوں پر ترجیح دینا۔ معزز آدمی کو معزول کر کے غیر معزز کو عزت بخشنا۔
اُگل پچھل۔ (اُ۔ گل۔ پ۔ چھل) [ا۔ مث] (۱) آگے پیچھے (۲) پس و پیش (۳) گھوڑے کی جوڑی بجائے برابر جوڑنے کے آگے پیچھے جوڑنا۔
اُگلنی تلوار اور ربیوا لگائی خصم کو مار رکھتی ہے۔ [مثل] ننگی تلوار اور بدکار بیوی سے ہر وقت جان خطرے میں رہتی ہے۔
اُگلنا۔ (اُ۔ گل۔ نا) [ف۔ مص] (۱) منہ سے باہر نکالنا (۲) تھوک دینا (۳) ہضم کیا ہوا مال بے بس ہو کر واپس کرنا (۴) کسی بات کو پیٹ میں نہ رکھنا (۵) بھید کھول دینا۔
اُگلوانا۔ اُگلانا۔ (اُ۔ گل۔ وا۔ نا۔ اُگ۔ لا۔ نا) [ف۔ مص] (۱) منہ سے نکلوانا (۲) اقبال کرانا۔ مجرم کا اقرار کرانا (۳) ہضم کیے ہوئے مال کو نکلوانا۔
اُگلے تو اندھا کھائے تو کوڑھی۔ [مثل] مشہور ہے کہ اگر سانپ چھچھوندر کو اگل دے تو اندھا اور کھا جائے تو کوڑھی ہو جاتا ہے نہ چھوڑتے بنے نہ کھاتے بنے۔ کرنا نہ کرنا دونوں صورتوں کا نا ممکن ہونا۔
اَگَم۔ (اَ۔ گم) [ا۔ مذ] (۱) عاقبت (۲) آئندہ زمانے کی باتیں جو نجوم سے معلوم کی جائیں۔ علم غیب۔

اگم باندھنا۔ آئندہ کا حال بتانا۔
اگم شاستر۔ علم نجوم کی کتاب۔
اگن۔ (اَ۔ گن) [ا۔ مذ] (۱) اگنی۔ آگ (۲) ایک چھوٹا سا خوش آواز پرندہ۔
اگن باؤ۔ (۱) گھوڑوں کا ایک مرض جس میں اُن کی کھال اُدھڑ جاتی ہے اور رو میں گر جاتے ہیں (۲) گرمی۔ آتشک (۳) بادِ سموم۔
اگن بوٹ۔ اسٹیمر۔ دخانی کشتی۔
اگن چڑیا۔ آگ کا کیڑا جسے سمندر بھی کہتے ہیں۔
اگن کے بچے کو چوری بتانا۔ (محاورہ) ٹال مٹول کرنا۔ بہانے کرنا۔
اگُن۔ (اَ۔ گن) [س۔ صف] اناڑی۔ مورکھ۔ بے ہنر۔ پھوہڑ۔ بدسلیقہ۔
اُگنا۔ (اُگ۔ نا) [ف۔ مص] ظاہر ہونا۔ نمود پانا۔ پیدا ہونا۔
اگنی۔ (اگ۔ نی) [ا۔ مث] آگ۔
اگنی بان۔ وہ تیر جس سے آگ لگائی جاتی تھی۔
اگنی کنڈ۔ [س۔ مث] آگ کا تالاب۔ دوزخ (۲) وہ گڑھا جس میں آگ جلائی جاتی ہے (۳) آگ کا وہ الاؤ (ہندو روایت کے مطابق

دیوتاؤں کے پوجنے کے لیے آگ جلا کر اس میں خوشبوئیں، میوہ جات گھی وغیرہ ڈال کر پھونکنا۔
اگیانا۔ (اگ۔ یا۔ نا) [ف۔ مص] دھات کے برتنوں کو پاک کرنے کی غرض سے گرم کرنا۔
اگیانی۔ (ا۔ صف) بے علم۔ نادان۔ بے سمجھ۔ جاہل۔
اَگیتا۔ [ا۔ صف] وقت سے پہلے آگے آنے والا۔
اَگیرا۔ [ا۔ مذ] آگے کا (۲) پہلی پول جو کاشتکار کو دی جاتی ہے۔

ا۔ل

اَل۔ (ع۔ تعریف) عربی زبان میں وہ اسم اور صفت کے ساتھ آ کر اس کے معنوں میں خصوصیت پیدا کر دیتا ہے۔
اَلآن۔ [ع] ابھی۔ اسی وقت۔
اَلآن کما کان۔ [ع۔ فعل] جیسا تھا ویسا ہی رہے جنوں بدستور ہے



بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اس)
کیلئے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جس پر غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔

القرآن الکریم

کنز الایمان مع خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانۂ شمع رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''کنز الایمان شریف'' کے چودہ حروف کی نسبت سے اس ''کنز الایمان'' کے بارے میں ۱۴ وضاحتی مدنی پھول

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، عاشق ماہ نبوت، پروانۂ شمع رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمۂ قرآن ''کنز الایمان'' کو جملہ اردو تراجم قرآن میں جو بلند مقام اور خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْس ہے، نیز اس پر صدر الافاضل، مفسر شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی مختلف عربی تفاسیر کی جامع نہایت ہی علمی و تحقیقی تفسیر ''خزائن العرفان'' نے ''کنز الایمان'' کی اہمیت و افادیت کو مزید بارہ چاند لگا دیے ہیں، اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''کنز الایمان'' کی تلاوت کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے۔ الحمد للہ عزوجل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فیضان سے ''دعوتِ اسلامی'' نے سارے جہان میں ''کنز الایمان'' کی دھوم مچا دی ہے۔

الحمد للہ علی احسانہ... اس غیر معمولی اہمیت و افادیت اور عالمگیر مقبولیت کے پیش نظر ''دعوتِ اسلامی'' کے علمی و تحقیقی



ومشابہ سے جواب دے سکو۔ ف عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا ف کھیتی کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو گئے۔ ف کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت و حکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف و کمال کی معرفت ہو ف مثل زن و فرزند کے جیسا کہ نصارٰی کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا۔ ف کیونکہ زن و فرزند والے زن و فرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں ف حق یہ ہیں کہ ہم اہلِ باطل کے کذب کو بیانِ حق سے مٹا دیتے ہیں ف اے کفار ناہنجار ف شانِ الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو۔ ف وہ سب کا مالک ہے اور سب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہو سکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے۔ ف اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب و منزلت حاصل ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ف کیا انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا

الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

بنالئے ہیں ف کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ ف تباہ ہو جاتے ف

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۲ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ

تو پاکی ہے اللہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف

وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۳ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

اور ان سب سے سوال ہوگا ف کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ ف اپنی دلیل لاؤ ف

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف بلکہ ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ

تو وہ روگرداں ہیں ف اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

ف ہر وقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں۔ حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔ ف جو ایسے ہوں زمین سے نکلے ہوئے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے ف ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ جو خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔ ف آسمان و زمین ف کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیرِ عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف، اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہوں گے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائے گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ اہلِ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا۔ (تفسیر کبیر وغیرہ) ف کہ اس کے لئے اولاد و شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف کیونکہ وہ مالکِ حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہو سکتا ہے اس کے بعد بطریقِ استفہام توبیخاً فرمایا ف اے حبیب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوٰی پر ف اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لا سکتے ہو جیسا کہ براہینِ مذکورہ سے ظاہر ہو چکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کر سکتے ہو کیونکہ تمام کتبِ سماویہ میں اللہ تعالٰی کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے۔ ف ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآنِ کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔ ف یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔ ف اور غور و تامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے۔

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

قسط نمبر تین

احمد رضا بریلوی کا اللہ تعالیٰ کو گالی دینا اور رضاخانی اپنے مجدد کو کفر کی دلدل سے نکلنے کی کوشش جس میں غیر محسوس طریقے سے حفظ الایمان غیر کفریہ ثابت ہو گئ

احمد رضا بریلوی کا اللہ تعالیٰ کو گالی دینا اور رضا خانی کا اپنے مجدد کو کفر کے دلدل سے بچانے کے چکر میں حفظ الایمان کی عبارت کو غیر کفریہ ثابت کرگیا

قارئین کرام۔
احمد رضا بریلوی نے فتاوی رضویہ کے جلد پندرہ میں اللہ کی شان میں ایسی ایسی گالی بکی جو ایک مسلمان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا ہے حتی کہ کسی ملحد و منکر خدا نے بھی اتنی گالیاں اللہ رب العزت کو نہ دی ہوں حتنا مجدد البدعات احمد رضا بریلوی نے رب العالمین کو دیا ہے
پھر جب اہل سنت دیوبند نے برطانوی مجدد کی اس گستاخی کے ساتھ اس کا گریبان پکڑا تو انکے چیلے اور دم چھلے میدان میں کود کر اپنے مجدد کے کفریات کی بےجاتاویل اور بہانے بنانے لگے انہی چیلوں اور دم چھلوں میں سے ایک چیلا فقیر غازی نے اپنے مجدد کے کفریات پر بے جا تاویل اور بہانہ بناتے ہوئے
لکھتا ہے کہ
،یہ، صرف (وہابی دیوبندیوں کو) الزامی جواب تھا ،،
(اسکرین شارٹ دیکھیں)

یعنی رضا خانی صاحب یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہمارے مجدد نے جو اللہ کی شان میں گالی بکی ہے وہ خود دیوبندیوں کے عقیدہ سے لازم آتا ہے اور ہمارے مجدد نے اسے بطور الزام کے کہا ہے۔۔

الجواب سنی دیوبندی

تو اس پر جوابا ہمارا بھی یہ کہنا کہ
اب یہی جواب حفظ الایمان پر بھی قبول کرو
کیونکہ حفظ الایمان میں بھی حضرت تھانوی نے سائل زید کے قول اور اسکے عقیدہ سے جو لازم آرہا تھا اس پر نقد وارد کرتے ہوئے الزامی جواب دیا تھا مگر احمد رضا بریلوی نے وہاں تکفیر کردی
لہذا یہاں بھی احمد رضا بریلوی کے اصول سے احمد رضا بریلوی کو واصل نارجحیم کیا جائے گا
اب یاتو اپنے مجدد کی عبارت کفریہ تسلیم کرو
ورنہ حفظ الایمان کی عبارت بھی غیر کفریہ تسلیم کرو
الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود اپنے دام صیاد آگیا
اب اگر کوئی رضا کا دم چھلا یہ کہے کہ حفظ الایمان کی عبارت میں ثابت کرو کہ کہاں سائل زید کا قول کا ذکر کہاں ہے تو یہ لو ثبوت
1 حوالہ نمبر ایک خود حفظ الایمان سے
،، پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ

اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور ہی کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع بہائم و حیوانات کو بھی حاصل ہے پھر ۔۔۔۔الخ،،
حفظ الایمان۔ ص

یہاں واضح طور سے بقول زید کا جملہ صریح موجود ہے۔
2حوالہ نمبر دو
شریف الحق امجدی صاحب لکھتے ہیں
،حفظ، الایمان جس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے وہ ابھی مذکور ہوا
اس پر ایک نظر ڈالیں زید نے یہ کہا کہ علم غیب کی دوقسمیں ہیں
۔الخ سنی دیوبندی اختلاف ،ص 131

3حوالہ نمبر تین
پلمبر تیمور لکھتا ہے
،اب، تھانوی صاحب سے سائل نے کچھ یوں سوال کیا ۔۔۔۔۔۔پھر
لکھتا ہے اس سوال میں سائل نے علم غیب کی دوقسمیں ذکر
کیں۔۔۔۔الخ ،، الحق المبین کی حقانیت، ص127 .
4۔ حوالہ نمبر چار
فتاوی مفتی اعظم صاحب واقعات السنان میں ہے
،اولا، سائل کا سوال کہ وہ بھی انہی کا خانہ ساز تھا اسکی عبارت ملاحظہ
ہو جس میں صراحتا یہ الفاظ موجودکہ زید کا عقیدہ کیسا
ہے۔۔۔؟،،واقعات السنان، ص، 258

قارئین کرام۔
ہمارے پاس اس پر حوالہ جات کے انبار ہیں مگر
سردست طوالت کے پیش نظر ان حوالہ جات پر ہی
اکتفاء کرتے ہیں
اب دیکھیں ان تمام تر حوالہ جات سے یہ ثابت ہوا
کہ حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت میں جو کچھ بھی
مذکور ہے وہ حضرت تھانوی نے سائل زید کے
سوال اور اسکے عقیدہ پر نقد وارد کرتے ہوئے بطور
الزام کے کہا تو وہاں احمد رضا بریلوی نے حضرت تھا
نوی پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا تو
لہذا یہاں بھی احمد رضا بریلوی کے اصول سے احمد
رضا بریلوی کو واصل نار جحیم کیا جائے گا
اب یا تو اپنے مجدد کی عبارت کفریہ تسلیم کرو
ورنہ حفظ الایمان کی عبارت بھی غیر کفریہ تسلیم
کریں ؟

5:02 • R 19%

Search



Faqeer Ghazi with **Javed Khan** and **32 others**.

Dec 14, 2020 •

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین کرام۔ دیوبندی اکثر اعتراض کرتے ہیں کہ
امام احمد رضا نے فتاوی رضویہ اور سبحان السبوح میں
خدا کو گالیاں دی ہیں ۔ (ساجد قاسمی کا اسکرین شاٹ
ملاحظہ فرمائیں)جبکہ اس میں وہابیہ کے اس قاعدے کا
رد کیا گیا ہے کہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو بندے کی
قدرت خدا سے بڑھ جائے گی اور جیسی برائی بندہ کرسکتا
ہے ویسی خدا بھی کرسکتا ہے، وہابیہ کے اس عقیدہ سے
بندہ دنیا میں جو بھی برائی کررہا ہے وہ خدا بھی کرسکتا
ہے ان برائیوں کو خدا کے لئے ممکن و مقدور ماننا خدا کی
گستاخی ہے ، اس موقف کی قباحتوں کو امام احمد رضا نے
اس قدر کھول کر بیان کیا کہ تمام مخالفین کو بھی تسلیم
کرنا پڑا کہ یہ خدا کی توہین ہیں یہی امام احمد رضا ان سے
منوانا چاہتے تھے جو یہ مان رہے ہیں .(طالب دعا:فقیر
غازی)

یہ صرف الزامی جواب تھا مگر دیوبندیوں کو اپنے اکابرین
کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لئے کچھ چاہئے تھا تاکہ کہہ سکیں
کہ اگر انکے اکابرین نے رسول خدا کی گستاخی کی ہے تو
سنیوں کے امام نے بھی خدا کو گالیاں دی ہیں 😑
اب ہم ان کو ان کے گھر سے الزامی جواب کے بارے میں
بتاتے ہیں (طالب دعا: فقیر غازی)
دیوبند کے فاضل استاد جناب مجیب اللہ گونڈوی صاحب
اپنی کتاب "بیان الفوائد فی شرح العقائد" میں لکھتے ہیں
الزامی سے مراد فریق مخالف کے تسلیم شدہ مقدمات سے
مرکب ایسی دلیل ہے جس سے اس کے مذہب کا بطلان لازم
آتا ہو، اگرچہ دلیل پیش کرنے والے کو خود وہ تسلیم نہ ہوں

میں تاویل نہیں اس عبارت کی تبدیل وتحریف ہے۔ اس کی کیا امید کیجا سکتی ہے کہ ان لوگوں کو قبول حق کی توفیق ہوگی۔ ہم ان کے معاملے کو داور محشر کے سپرد کر کے رخصت ہو رہے ہیں۔ وہی احکم الحاکمین ہے۔ البتہ جو لوگ اپنے سینے میں ایمان کی ذرا بھی رمق محسوس کرتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اکابر دیوبند کی مذکورہ بالا عبارتیں اور ان کے نیاز مندوں کی توجیہیں۔ اور پھر ان پر ہمارے معروضات کو خالی الذہن غیر جانبدار ہو کر پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان پر واضح ہو جائیگا کہ یہ عبارتیں کفری ہیں۔ ان میں ضروریات دین کا انکار ہے۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

حفظ الایمان میں اللہ عزوجل کے عالم الغیب ہونے کا انکار

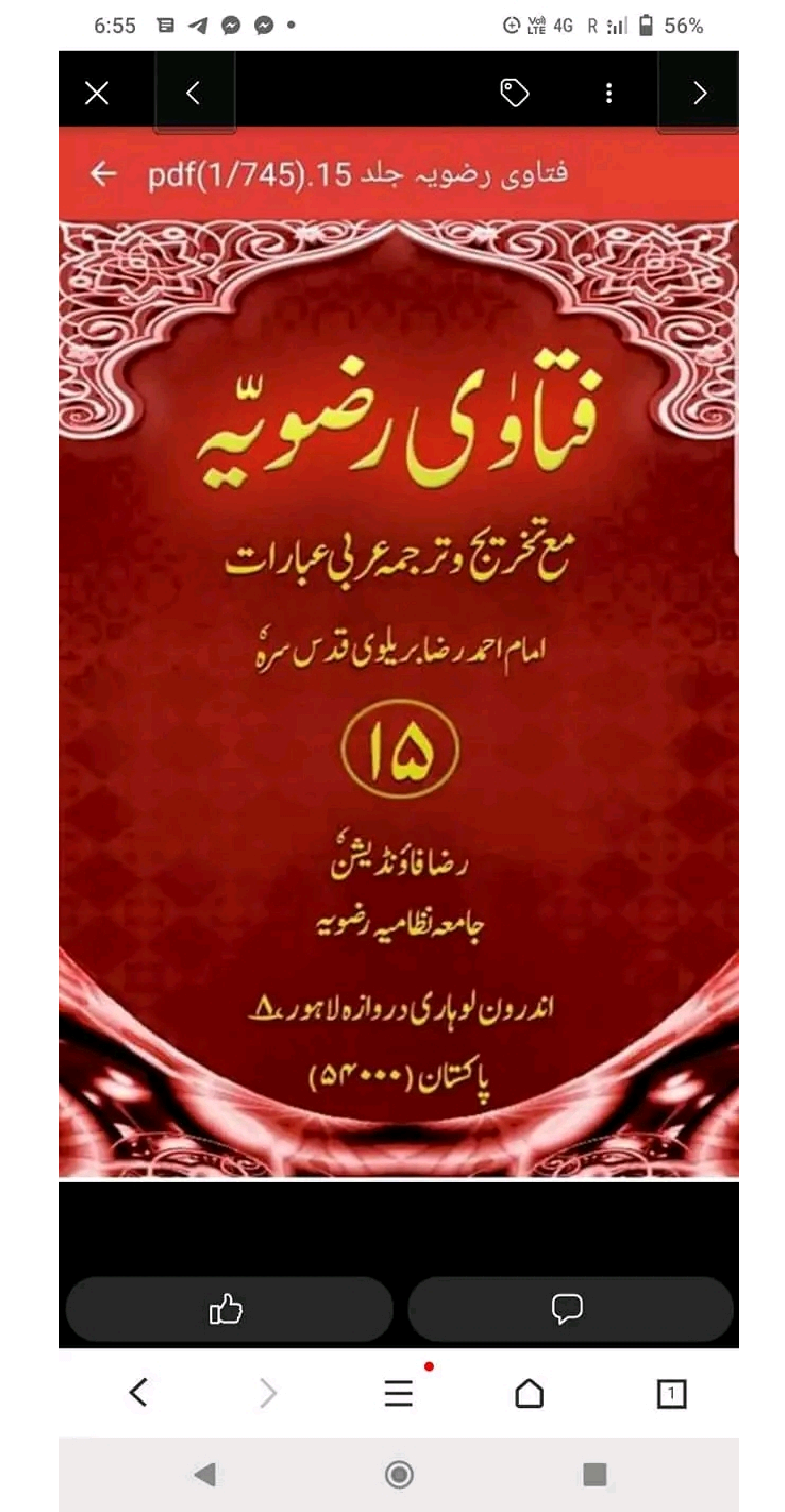
حفظ الایمان جس سوال کے جواب میں لکھی گی ہے وہ ابھی مذکور ہوا ہے۔ اس پر ایک نظر ڈال لیں۔ زید نے یہ کہا ہے ــ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ــ بالذات ــ اس معنی کر عالم الغیب حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ اس کے جواب میں مبدا اللتیا والتی اخیر میں لکھا

"اجوبۂ مذکورہ سے واضح ہوگیا کہ زید کا عقیدہ اور قول سراسر غلط اور خلاف نصوص شرعیہ ہے ہرگز اس کا قول کرنا کسی کو جائز نہیں۔ زید کو چاہئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔" حفظ الایمان صفہ ٩

جب زید کا عقیدہ اور قول ــ سراسر غلط ہوا ــ تو اس کا یہ عقیدہ اور قول بھی غلط ہوا جو اس نے کہا تھا:

اس معنی کر عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔

اس جملے کے چار اجزا ہیں ــ اول اللہ تعالیٰ کا علم بالذات ہے۔ دوم اللہ عزوجل عالم الغیب ہے۔ سوم اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کا علم بالذات نہیں۔ چہارم یہ کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی عالم الغیب نہیں۔


6:55
56%
فتاوی رضویه جلد 15.pdf(1/745)
فتاوٰی رضویّہ
مع تخریج وترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ
۱۵
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸
پاکستان (۵۴۰۰۰)

اشفاق نواز سنگری جنان

چار چھ نیک بندے بے بس بیچارے ترساں ہراساں خوف کے مارے انھوں نے ان کی خدمتگاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے، جس نے روشن کردیا کہ کافری اُس کے نیک بندے ہیں تو وعدہ خلاف دغاباز حق کا چھپانے والا باطل کا چمکانے والا بندوں کو دھوکے دے کر اُلٹی سمجھانے والا اب کچھ ہُوا ایسے کو جو خود مختار نہیں بلکہ اُس پر واجب ہے کہ یہ یہ کرے اور یہ یہ نہ کرے، اور حزویہ کہ اس پر واجب تھا بندوں کے حق میں بہتر کرنا یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ ان کی ہدایت کو جو کتاب اتری ظالموں کے پنجے میں رکھی جائے کہ وہ اسے کتریں بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں چھپادی جائے جس کی وہ ہوانہ پائیں یہ بندوں کے حق میں اصلح تھا کہ اعداء غالب محبوب مغلوب، باطل غالب حق مغلوب، اچھا واجب ادا کیا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، یہ ہے رافضیوں کا خدا، کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالی اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۱۰) وہابیوں کے جھوٹے خدا

وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے[عہ۱] مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے، ایسے کہ[عہ۲] جس کی بات پر اعتبار نہیں، نہ اُس کی کتاب قابلِ استناد نہ اُس کا دین لائق اعتماد، ایسے کو جس[عہ۳] میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے، چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہوجائے، ایسے کو جس[عہ۴] کا علم حاصل کیے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے، ایسے کو جس[عہ۵] کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اُس کی شان[عہ۶]

عہ۱: ایضاح الحق اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۹۷ھ دہلی مع ترجمہ صفحہ ۳۵ و ۳۶۔

عہ۲: دیکھو سبحٰن السبوح تنزیہ دوم دلیل دوم۔ عہ۳: رسالہ یکروزی اسمٰعیل دہلوی ص ۱۳۵۔

عہ۴: تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۲۰۔

عہ۵: دیکھو یکروزی ص ۱۳۵ مع کوکب شہابیہ ۱۵ و سبحٰن السبوح طبع بار سوم ص ۶۴ تا ۶۷ و دامان باغ سبحٰن السبوح ص ۵۳ تا ۵۶ و ایکان جانگداز ص ۱۹ وغیرہ۔ عہ۶: یکروزی مردود مع منہ کو رود و دو۔



غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب

الحق المبین کی
حقانیت



جلد دوم

مولف

محمد ممتاز تیمور قادری

پیشکش: هداية الامة انٹرنیشنل



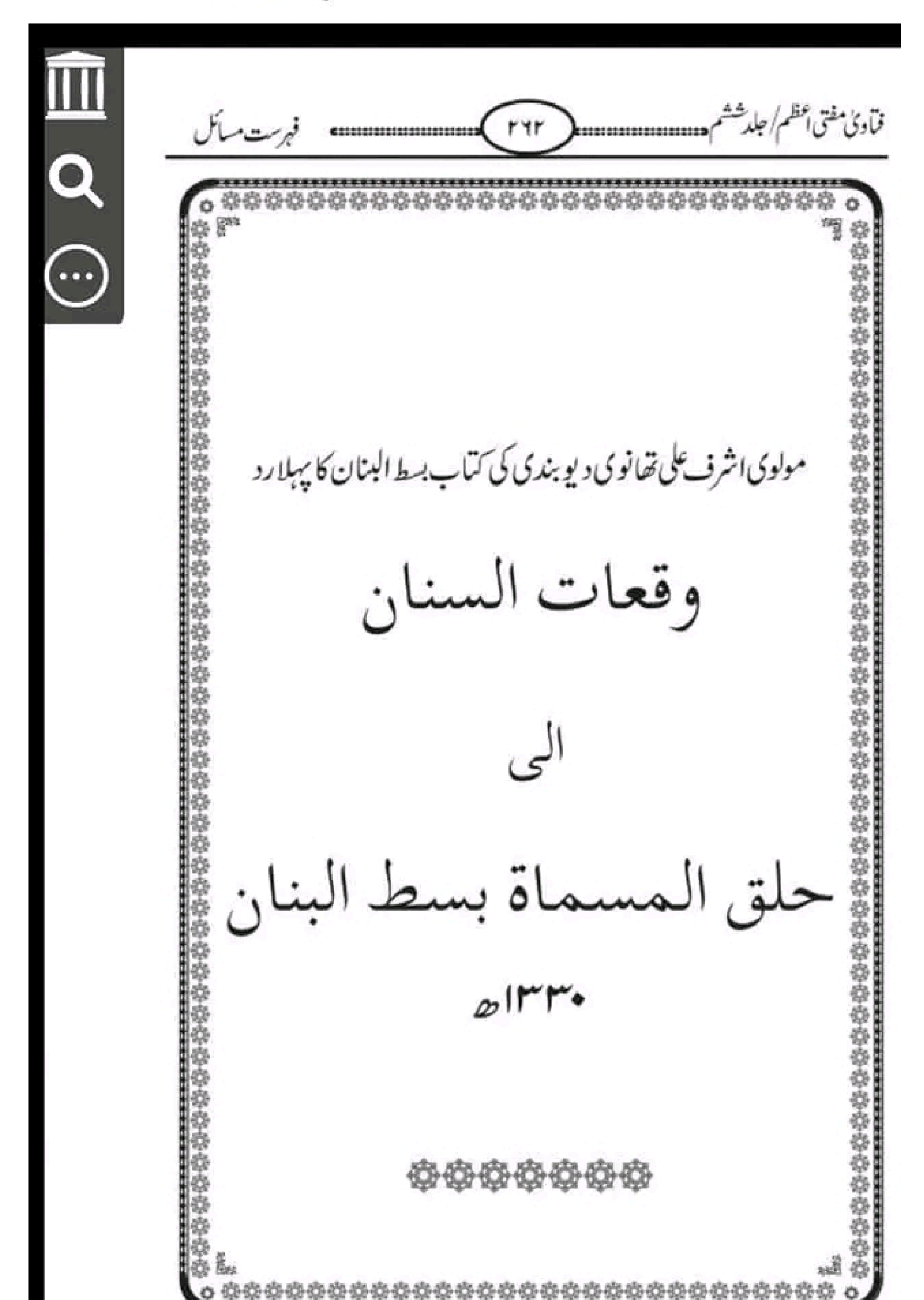
ہیں۔ الغرض ان دونوں عبارات کا حاصل یہ ہے کہ حکم اور اطلاق میں فرق ہوتا ہے بعض دفعہ صفت کے موجود ہونے کے باوجود موصوف پہ اطلاق درست نہیں ہوتا۔ اب تھانوی صاحب سے سائل نے کچھ یوں سوال کیا:۔

اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات۔ اس معنیٰ کو عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور بواسطہ۔ اس معنیٰ کر رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے۔ زید کا یہ استدلال اور عقیدہ و علم کیسا ہے (حفظ الایمان ص 81، ستمبر 1980، انجمن ارشاد المسلمین، لاہور پاکستان)

اس سوال میں سائل نے علم غیب کی دو قسمیں ذکر کی ہیں، ایک ذاتی اور دوسرا عطائی، اس میں کہیں بھی اطلاق کا لفظ موجود نہیں۔ لہذا سائل کا سوال علم غیب کے متعلق تھا، اب اس کا جواب دیتے ہوئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان)

اس عبارت کے آغاز میں تھانوی صاحب نے دوٹوک لکھا ہے کہ علم غیب کا حکم کیا جانا یعنی وہ عالم الغیب کے اطلاق پہ نہیں بلکہ علم غیب کے حکم پہ گفتگو کرتے ہوئے اس کی ہی نفی کے درپے ہیں، اور یہاں علم غیب کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اب تھانوی صاحب نے اس علم غیب کی دو قسمیں بیان کی ہیں، ایک کل علم غیب، جس کو عقلاً و نقلاً باطل قرا دیا، اور دوسری بعض علم غیب جس کو تسلیم کرتے ہوئے یہ خبیث استدلال کیا کہ اگر بعض علو



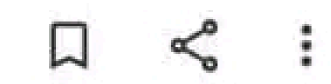
مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب بسط البنان کا پہلا رد

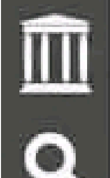
وقعات السنان

الی

حلق المسماۃ بسط البنان

۱۳۳۰ھ





یہ دلیل نہ ہوئی بلکہ طلب دلیل ہوئی، اور یہ قائل مستدل نہ رہا بلکہ مانع ہوگیا، مگر خود اسے اب تک تسلیم ہے کہ وہ مستدل ہے مانع نہیں، اس کی یہ تقریر دلیل بے سوال نہیں، تو اسی کے منہ واضح ہوا کہ اس کی دوشق میں اس تیسری کا دخول "حفظ الایمان" تو "خلفشٔ الایمان" اس "بسط البنان" کے ص ۴ لکھنے تک بھی اس کے ذہن میں نہ تھا، اب خصم کی مار بچانے کو یہ جھوٹا شاخسانہ چھیڑا اور خود اپنے اوپر بھی بہتان جوڑا ہے۔

سوال سی و ہفتم:

جناب تھانوی صاحب! ان دونوں پلید و بلید کی نوین غداری دیکھیے!

اولاً: سائل کا سوال کہ وہ بھی انہی کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ...

زید کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟۔

نہ یہ کہ صرف لفظ کو پوچھتا ہو اگرچہ معنی صحیح ہوں، اسے یہ دسلیا والا یوں بناتا ہے کہ...

"سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے"۔

تھانوی صاحب دیکھیے! یہ بلید کیسا کذاب و دزد بکف چراغ ہے، سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے، یہ نرے اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے۔

ثانیاً: جواب کے لفظ دیکھیے:

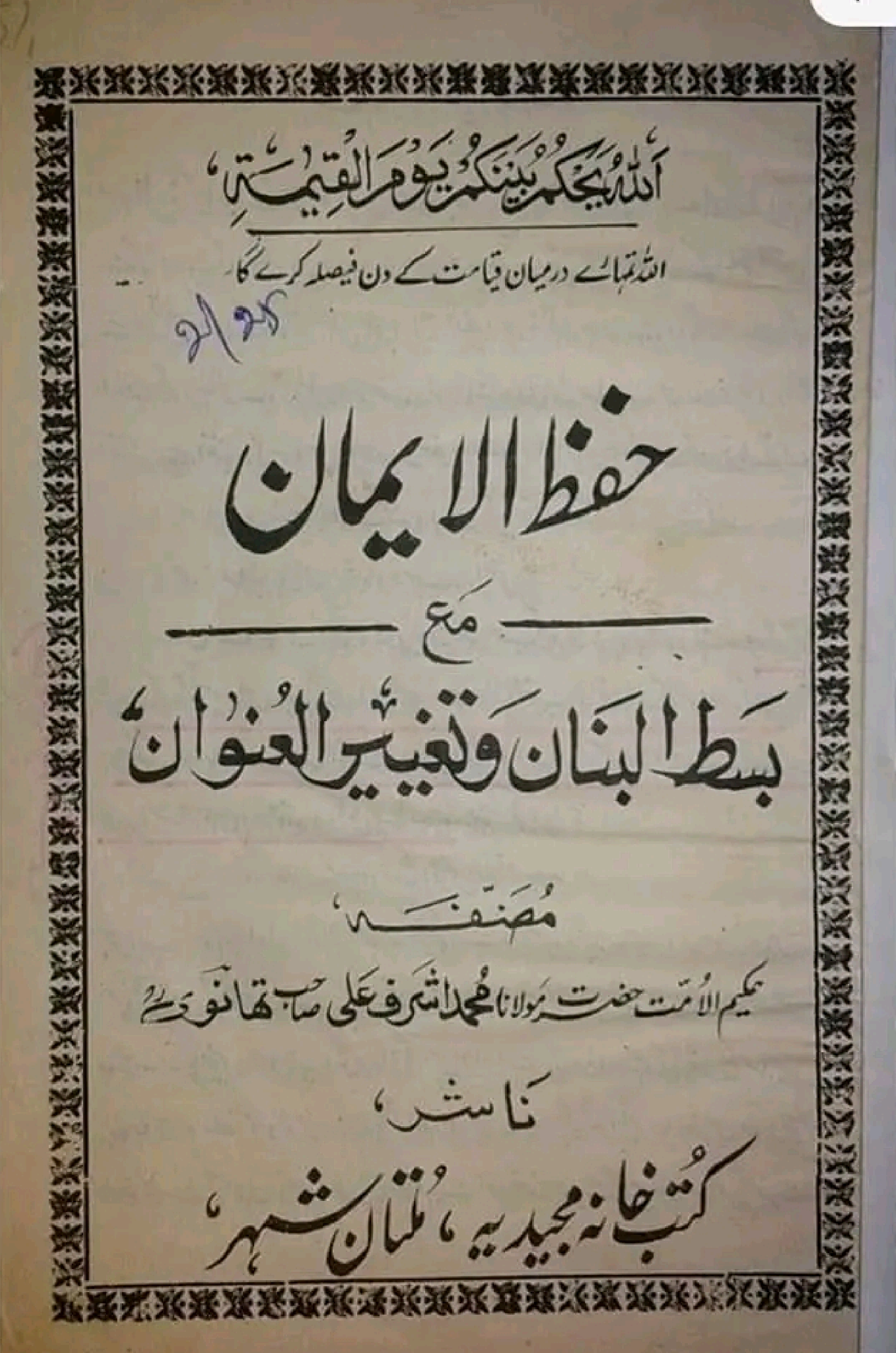
"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے"

ملاحظہ ہو! نفس حکم کو صحیح نہیں مانتا، نہ کہ صرف اطلاق لفظ کو۔

ثالثاً: دلیل ذلیل جو پیش کی اگر ٹھیک پڑتی تو یہ بھی نفس حکم کا ابطال کر رہی ہے، نہ کہ صرف اطلاق لفظ کا، اگرچہ حکم صحیح اور منشا ثابت ہو، اور وہ اس تیسری شق پر منشائے حکم کو خود تسلیم کرتا اور انکار کو صرف اطلاق لفظ کی طرف پھیرتا ہے کہ...

"یہ ثابت کرنا چاہیے کہ عالم علوم شریفہ کثیرہ پر شریعت نے عالم الغیب کو اطلاق کرنے کی اجازت دی ہے"

ملاحظہ ہو! اس شق سوم پر منشائے حکم عالم علوم شریفہ کثیرہ ہوتا تھا، اسے تسلیم کرتا اور صرف اجازت اطلاق لفظ کا ثبوت مانگتا ہے، تو خود اسی کے منہ روشن طور پر واضح ہوا یا نہیں کہ اس کی دوشقی تقریر میں یہ تیسرا کسی طرح داخل نہیں ہوسکتا۔ اس سے تو سائل نے صراحۃً حکم و عقیدہ کا سوال کیا، اور اس نے صاف صاف حکم کو غیر صحیح بتایا، اور اس کی وہ دوشقی تقریر نفس حکم ہی کی نفی کرتی آئی، تو اس میں یہ تیسرا کہ منشا حکم کو صحیح



اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا

حفظ الایمان

مع

بسط البنان وتغییر العنوان

مصنفہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ، ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں حامیانِ دین و ناصرانِ شرع متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدے کی دو قسمیں ہیں تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے اور کہتا ہے کہ طوافِ قبور جائز ہے۔ دلیلِ جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح کا مقولہ ہے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں

۱؎ پیشانی زمین پر رکھنا ۲؎ ہونٹ کسی چیز پر رکھنا ۳؎ رخسار رکھنا ۴؎ اللہ کے علاوہ آسمان اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا علم کسی کو نہیں۔

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنیٰ مالک اور معبود بمعنیٰ مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویلِ خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنیٰ ثانی کو حاضر کرکے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں (نعوذ باللہ منہ) تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کرسکتا ہے؟ اس بنا پر تو بالوافقیروں کی تمام تربے ہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان

کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبویہ سے کب ہوسکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب

قسط نمبر چار

مولانا تھانوی میں نبی رَسُولُ اللّٰہِ خاتَمُ النَّبِیّین ﷺ کے لئے علم غیب تسلیم کیا اور نبی رَسُولُ اللّٰہِ خاتَمُ النَّبِیّین ﷺ کے علم کو ہر کس و ناکس سے تشبیہ دی ہے..

حفظ الایمان میں تھانوی نے پہلے نبی ﷺ کے علم غیب کو تسلیم کیا اور پھر اس کو بہائم چوپایوں وغیرہ سے تشبیہ دی۔

الجواب اول

ہم اس پر ایک نہیں بلکہ سینکڑوں حوالہ جات خود رضا خانی کتاب سے پیش کرسکتے ہیں کہ دیوبندی نبی کے علم غیب کے منکر ہیں نبی کے لئے علم غیب نہیں مانتے

جب ہم علم غیب کے منکر ہیں تو پھر ہم رسول اللہ کے لئے علم غیب کب اور کیسے مان لیا ؟

الجواب دوم

حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت میں جو رضا خانی یہ لفظ نکال کر دکھائے جہاں حضرت تھانوی نے لکھا ہو کہ ہم رسول اللہ کے لئے علم غیب مانتے ہیں تسلیم کرتے ہیں تو اسے ایک روپیہ کا انعام۔

جب حضرت تھانوی سے حفظ الایمان کی متنا زعہ عبارت میں علم غیب ماننا ہی ثابت نہیں ہے تو پھر اسے ہر کس و ناکس جمیع بہائم و حیوانات سے کیسے تشبیہ دے دی ؟

ہمیں معلوم ہے تم ایسے نہیں سمجھو گے جب تک کہ تمہارے گھر سے تم کو ج و تے نہ پڑیں چنانچہ پلمبر تیمور لکھتا ہے
،اس، عبارت کے آغاز میں تھانوی صاحب دوٹوک لکھا ہے کہ علم غیب کا حکم کیا جانا یعنی وہ عالم الغیب کے اطلاق پر نہیں بلکہ علم غیب کے حکم پہ گفتگو کرتے ہوئے اسکی ہی نفی کے در پے ہیں (الحق المبین کی حقانیت۔ ص 127)

پلمبر کے اس حوالہ سے تو معلوم ہوا کہ حضرت تھانوی نے علم غیب کے حکم کی سرے سے نفی کی ۔
اب حکم کا مطلب کیا ہے تو یہ بھی پلمبر تیمور سے ہی دیکھتے ہیں لکھتا ہے
،کسی، چیز کے لئے کسی بات کے ثابت ہونے کو حکم سے تعبیر کیا جاتا ہے،،
(الحق المبین کی حقانیت۔ ص 125)

اب غور کریں ناظرین!
پلمبر تیمور کے ایک حوالہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی بات کو ثابت ہونے کے کو حکم کہتے ہیں۔

اور ایک دوسرے حوالہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت تھانوی سرے سے علم غیب کے حکم کی نفی فرمارہے ہیں خلاصہ یہ کہ حضرت تھانوی حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت میں نبی کے لئے علم غیب مانا ہی نہیں بلکہ حضرت تو نفی فرمارہے ہیں اب رضاخانی کا یہ کہنا کہ حضرت تھانوی نے پہلے نبی کے علم غیب کو تسلیم کیا مانا پھر اس کو ہر کس و ناکس جمیع بہائم و حیوانات سے تشبیہ دی یہ رضاخانی اصول سے باطل ومردود ثابت ہوا پہلے ماننا تو ثابت کرو جبکہ ہم نے انکار کا قول خود پلمبر کی کتاب سے دکھایا۔

یہاں حضور کا علم مراد ہے یا مطلق بعض علم مراد ہے ؟

حوالہ ۔ نمبر ایک

،، ۔۔۔مگر بعض علم غیب اسی کو منہ بھر کر کہدیا کہ اسمیں حضور ہی کی کیا تخصیص ایسا۔۔۔ الخ ،، مناظرہ بریلی۔ ص 198

اس حوالہ میں بھی وضاحت ہے کہ یہاں بعض علم غیب
کے بارے میں کہا ہے نہ کہ نبی کے علم غیب کے
بارے میں۔

حوالہ نمبر دو
،، مولوی اشرف علی تھانوی نے مطلق بعض علم غیب
میں حضور علیہ السلام کی تخصیص نہ رکھی وہ اس بعضیت
کے مطلق میں حضور علیہ السلام کیساتھ زید وعمر کو
شریک کرگیا ،، عجائب انکشاف ، ص 508

یہاں تو بالکل ہی وضاحت ہوگئی کہ بات نبی کے علم کی
نہیں مطلق بعض علم غیب کی ہے پھر رضاخانی کا یہ کہنا
کہ پہلے تھانوی نے نبی کے علم غیب کو تسلیم کیا پھر ہر
کس و ناکس سے تشبیہ دی باطل ومردود ثابت ہوا۔

جاہل عوام جو ان باتوں میں فرق نہیں کرتے جب ان کے سامنے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں وہ اس کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غیب کی چیز کی خبر نہیں جس کا دنیا میں کوئی قائل نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا ہونے سے تو خود نبوت ورسالت کی نفی ہو جاتی ہے جس کا کسی مؤمن سے امکان نہیں۔ (تفسیر معارف القرآن صفحہ 583 جلد 8)

اس اثناء میں جب ان کے باطل عقیدہ کی تردید کی گئی تو ان حضرات کی جانب سے ایک فرضی زید کے نام سے عالم الغیب کے متعلق سوال کر گھڑ کے اس اطلاق کی نفی پہ گفتگو کی بمگر اطلاق کے ساتھ ساتھ حکم کی بھی نفی کر دی۔ قارئین کی آسانی کے لیے عرض ہے کہ اطلاق سے مراد کسی چیز کے لئے کسی لفظ کا بولنا ہے جبکہ کسی چیز کے لئے کسی بات کے ثابت ہونے کو حکم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ منظور نعمانی لکھتے ہیں:۔

کسی صفت کا واقع میں کسی ذات کے لئے ثابت ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ اس کا اطلاق بھی اس پر جائز ہو۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ کو ہر چیز کا خالق بتلایا گیا ہے اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ عالم کی ہر چیز صغیر ہو یا کبیر، عظیم ہو یا حقیر سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن با این ہمہ فقہاء کرام تصریح فرماتے ہیں کہ اس کو خالق القردۃ والخنازیر کہنا ناجائز ہے۔ علیٰ ہذا قرآن مجید میں حق تعالیٰ نے زرع (کھیتی) کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے۔ لیکن اس کی ذات پاک پر زارع کا اطلاق درست نہیں۔ اسی طرح بادشاہ کی طرف سے لشکر کو جو عطایا اور وظائف دیے جاتے ہیں، اہل عرب ان پر رزق کا اطلاق کرتے ہیں۔ چنانچہ لغت کی عام کتابوں میں یہ محاورہ لکھا ہوا ہے کہ رزق الامیر الجند، لیکن با ایں ہمہ بادشاہ کو رازق یا رزاق کہنا درست نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل مبارکہ کے باب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی

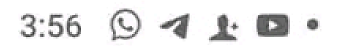
ہیں، خیر ان دونوں عبارات کا حاصل یہ ہے کہ حکم اور اطلاق میں فرق ہوتا ہے، بعض دفعہ صفت کے موجود ہونے کے باوجود موصوف پہ اطلاق درست نہیں ہوتا۔ اب تھانوی صاحب سے سائل نے کچھ یوں سوال کیا:۔

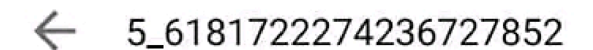
اور کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں۔ بالذات۔ اس معنی کو عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور بواسطہ۔ اس معنی کر رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے۔ زید کا یہ استدلال اور عقیدہ وعلم کیسا ہے (حفظ الایمان ص 81، ستمبر 1980، انجمن ارشاد المسلمین، لاہور پاکستان)

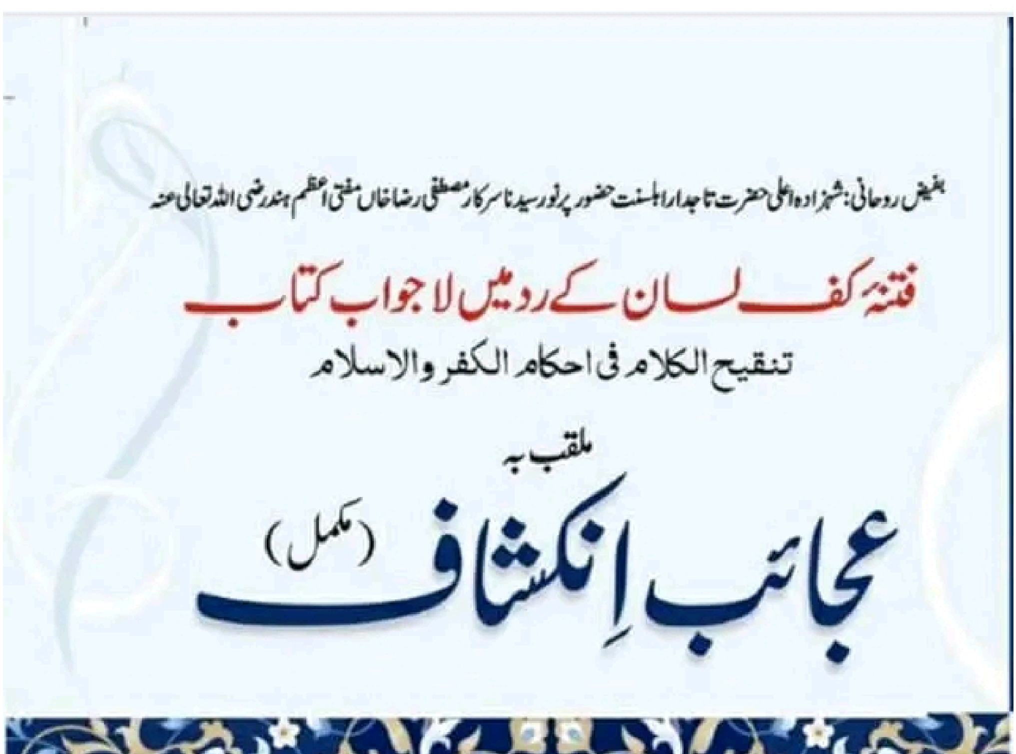
اس سوال میں سائل نے علم غیب کی دو قسمیں ذکر کی ہیں، ایک ذاتی اور دوسرا اعطائی، اس میں کہیں بھی اطلاق کا لفظ موجود نہیں۔ لہذا سائل کا سوال علم غیب کے متعلق تھا، اب اس کا جواب دیتے ہوئے تھانوی صاحب لکھتے ہیں:۔

آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، وعمر بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان)

اس عبارت کے آغاز میں تھانوی صاحب نے دوٹوک لکھا ہے کہ علم غیب کا حکم کیا جانا یعنی وہ عالم الغیب کے اطلاق پہ نہیں بلکہ علم غیب کے حکم پہ گفتگو کرتے ہوئے اس کی ہی نفی کے درپے ہیں، اور یہاں علم غیب کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اب تھانوی صاحب نے اس علم غیب کی دو قسمیں بیان کی ہیں، ایک کل علم غیب، جس کو عقلا ونقلا باطل قرار دیا، اور دوسری بعض علم غیب جس کو تسلیم کرتے ہوئے یہ خبیث استدلال کیا کہ اگر بعض علوم







زیر اہتمام:
جانشین مفتیٔ اعظم مہاراشٹر حضرت
مفتی مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی

ناشر
اشہر اکیڈمی، ناگپور

تنقیح الکلام فی احکام الکفر والاسلام
ملقب بہ



جس سے انکار لازم آتا ہے تو ہرگز نہ ملیں گے، نہ ملا انکشاف نے خود کوئی پتہ دیا نہ وہ دے

سکتے ہیں جو تھانوی صاحب کو ملا انکشاف کے قول پر کفر سے بچا سکے۔

بلکہ الٹا مولوی اشرف علی تھانوی نے بعضیت کے مطلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھلے طور پر شریک کیا ہے اور آپ کی تخصیص کا صاف انکار کیا ہے۔

آپ تھانوی صاحب کی یہ عبارت دیکھیے:

''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب زید وعمرو......کو بھی حاصل ہے'' (حفظ الایمان ص ۱۵)

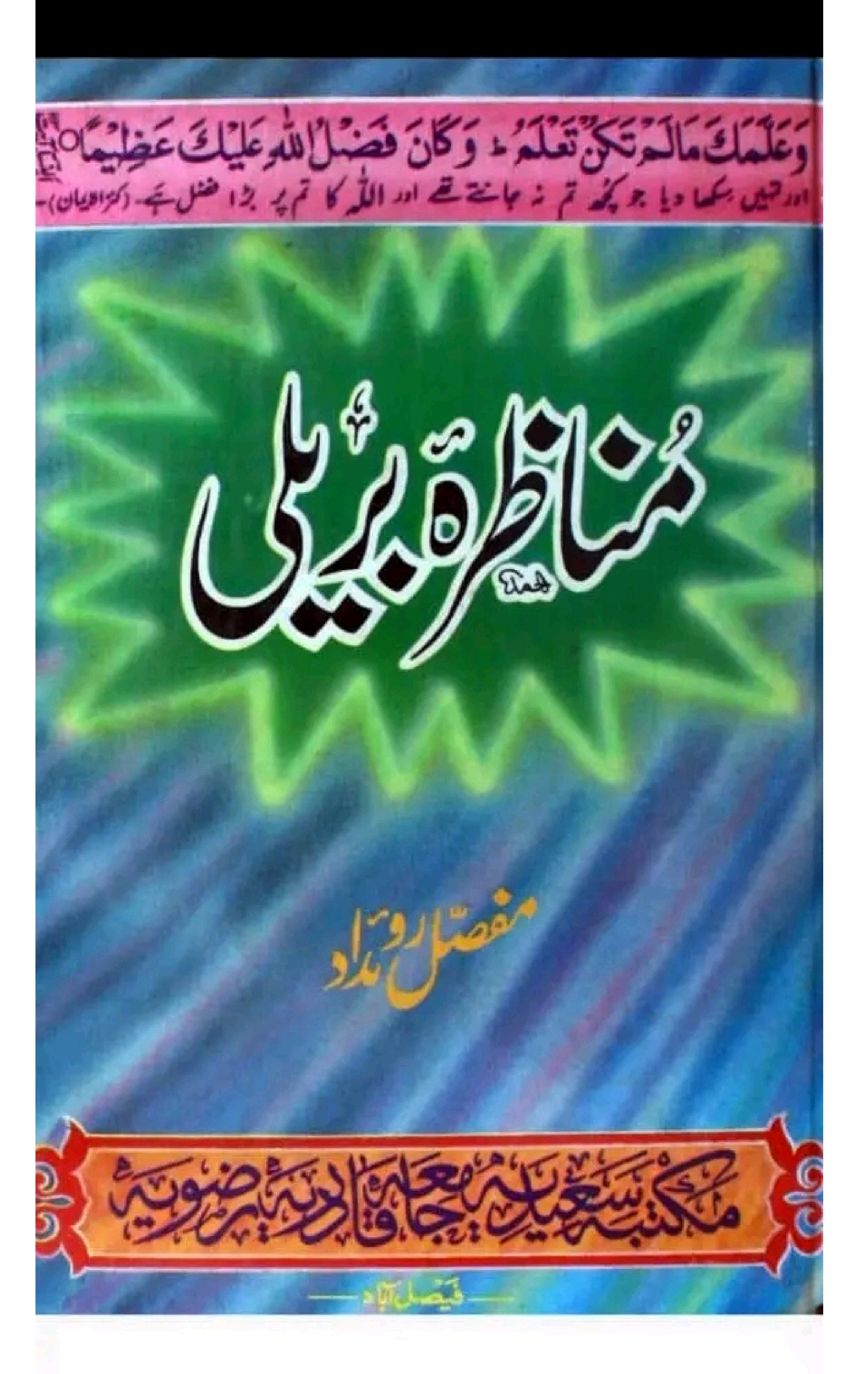
مولوی اشرف علی تھانوی نے مطلق بعض علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی تخصیص نہ رکھی وہ اس بعضیت کے مطلق میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ زید وعمرو وغیرہ کو شریک کر گیا۔ اور ادھر ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی ہیں کہ تھانوی کو بچانے کے لیے ایسی الٹی تاویل کر گئے کہ تھانوی کو اور کفر میں دھنسا کر رکھ دیا اور خود بھی کفر وارتداد میں پھنس کر رہ گئے۔

واقعہ یہ ہے کہ تھانوی کی اس عبارت میں وہ کفر قطعی التزامی ہے کہ جس کی کوئی تاویل بعید وابعد نہیں ہوسکتی اور جس جس نے بھی تاویل کی اس نے الٹا تھانوی صاحب کو کفر وارتداد میں ڈھکیل دیا۔

یہاں تک ملا انکشاف مولوی خلیل احمد بدایونی کے اس الزام کا جواب تھا کہ تھانوی کی متصلہ عبارت کو چھوڑ کر حکم کفر بیان کیا گیا ہے جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا کہ عبارت کو ملا کر ملا انکشاف نے مزید تھانوی صاحب کی مٹی پلید کردی اور حکم کفر پر مہر ہی لگادی۔ یہ خیال رکھیے کہ یہی بعد والی عبارت ''سیاق'' ہی ہے۔

اب آپ ملا انکشاف کے ''الزام سیاق وسباق'' کو ملاحظہ فرمائیے:

509 عجائب انکشاف



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَقَدْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(نصرتِ خداداد)

مناظرہ بریلی کی مفصل روداد



سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کُل علمِ غیب کا حاصل ہونا عقلاً نقلاً باطل بتایا۔ اَب حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ رہا۔ مگر بعض علمِ غیب اسی کو مُنہ بھر کر کہدیا کہ "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچّے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (بچھّو، اُلّو، گدھے وغیرہا) کے لیے بھی حاصل ہے"۔ تو اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ جیسا علمِ غیب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے، ایسا تو ہر بچّہ، ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں، چارپایوں کے لیے بھی حاصل ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس ملعون عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ اقدس کو کیسی ناپاک گالی دی گئی ہے۔ اسی ناپاک عبارت میں گفتگو ہے، اسی پر بحث ہے، اسی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رفیع میں توہین ہے۔ اسی پر عرب و عجم کے علماءِ اہلسنّت وجماعت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ مولوی منظور صاحب تو کیا اُن کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب جو اس عبارت کے خود قائل ہیں، اس عبارت کی صفائی میں آج تک کوئی صحیح تاویل نہ پیش کر سکے اور نہ قیامت تک پیش کر سکتے ہیں۔ منافقین نے بھی پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین کی اور پھر بہانے بنانا اور تاویلیں گڑھنا شروع کیں۔ مگر اللہ عزّوجل نے اُن کے سب بہانوں اور تاویلوں کو ردّ فرما دیا۔ اور لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔ منافقین کی پیروی کرتے ہوئے مولوی اشرف علی نے بھی اس ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیع میں صریح

قسط نمبر پانچ

حفظ الایمان میں حکم یا اطلاق۔۔۔؟

ناظرین۔

رضا خانی اعتراض عام طور سے حکم اور اطلاق پر الجھاتے ہیں کہ تم اطلاق اطلاق کی بات کرتے ہو یہاں تو حکم کی بات ہے ، اور اسکے پیچھے لوگوں کو باور کرانا ہوتا ہے کہ اسمیں گستاخی اسی لئے یہ لوگ الٹ پلٹ کررہے ہیں

الجواب ۔اولا

جناب والا حفظ الایمان میں چاہے بات حکم کی ہو یا اطلاق اس سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ تھانوی صاحب نبی کے علم کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی ؟

آپ کو تو پہلے یہ ثابت کرنا ہے کہ تھانوی صاحب نے نبی کے لئے علم غیب تسلیم کیا پھر اسی علم کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی

لہذا اس بحث میں الجھانا کہ یہاں اطلاق کی نہیں حکم کی بات ہے لوگوں دھوکہ دینا ہے ۔

نوٹ۔ رضا خانی اس پر چاند پوری صاحب کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ (حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا نبی کو علم غیب ہے وغیرہ)

تو پیش گی عرض ہے جناب یہاں نہیں چلے گا کیونکہ چاند پوری صاحب کی عبارت میں متنازعہ عبارت کی صراحت نہیں ، اور جہاں ہے تو انباء واطلاع واظہار غیب وغیرہ کو علم غیب سے تعبیر کیا ہے یعنی تعبیر کا فرق ہے یا پھر تسامح ہوا ہے جو بریلوی اصول سے حجت نہیں۔

دوم ۔ یہ کوئی تضاد نہیں

یہاں بات اطلاق کی ہی ہے اس کا قرینہ خود اسی حفظ الایمان کی عبارت میں موجود ہے

لکھا ہے

،پھر، چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے ،، حفظ الایمان۔

اس واضح ہوا کہ بات یہاں اطلاق کی ہے

اور جنہوں نے حکم اور اطلاق کو الگ الگ بیان کیا ہے وہ موقع مناسبت سے ہے اسی لئے خود فرق بیان کرنے والوں نے بھی حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت میں اطلاق کی ہی بحث کی اور سب اس پر متفق ہیں کہ یہاں بات اطلاق کی ہے اسی وجہ سے

ہمارے کسی عالم سے یہاں اطلاق کی نفی ثابت نہیں لہذا اعتراض رفع ہوا۔

مگر پھر ہمیں معلوم ہے کہ جب تک تم کو تمہارے گھر سے پٹخ پٹخ کر نہ دھویا جائے تب تک تم کو بات کہاں سمجھ آتی ہے

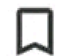
چنانچہ مظہر اعلی حضرت حشمت گالی باز مناظر لکھتا ہے۔

،حکم، اور اطلاق کبھی دونوں جمع ہوتے ہیں ،، رد المھند ۔68

حوالہ نمبر دو
مولوی انس لکھتا ہے
،۔۔۔ہمارا، اختلاف تو یہ ہے کہ تھانوی صاحب
نے حضور علیہ السلام کو عالم الغیب کہنے کی نفی
ثابت کرتے ہوئے بعض علوم غیبیہ میں ۔۔الخ
حسام الحرمین اور مخالفین۔428

انس قادری نے بھی وضاحت کردی کہ بات
عالم الغیب کہنے کی ہے عالم الغیب کے اطلاق
کی ہے ۔

لو حشمت علی اور انس رضا خانی نے اس کھیل
کو ہمیشہ کے لیے مرگھٹ رضا میں دفن کردیا۔۔





کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

رَدُّ المُهَنَّد

علیٰ

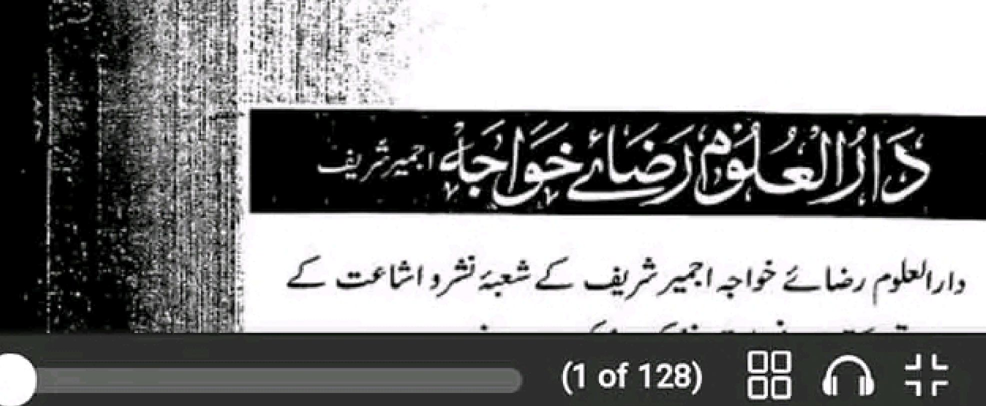
النَّهِيقُ الاَنبَهتی المُفَنَّد

۱۳۴۵ھ

مؤلفہ

ناصر الاسلام مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہلِ سنت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر
ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی قدس سرہٗ

ناشر: دارالعلوم رضائے خواجہ مسجد بڑی ہتائی محلہ شورگران درگاہ شریف اجمیر اقدس


دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف

دارالعلوم رضائے خواجہ اجمیر شریف کے شعبۂ نشر و اشاعت کے

دواؤں کی کیفیت اور حالات کا بہت زیادہ علم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور مزے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون وجالینوس کاان ردی

(۲) ایک نئی عبارت گڑھی جس کے الفاظ یا معانی کسی کا وجود براہین قاطعہ میں نہیں۔

(۳) اور اُسے براہین قاطعہ کی عبارت کا خلاصہ بتایا۔

(۴) اپنا عقیدہ براہین قاطعہ کے خلاف لکھا۔

(۵) بلکہ جو شخص براہین قاطعہ کی عبارت کے موافق عقیدہ رکھے اُس پر صاف صاف کفر کا فتویٰ دے دیا۔

(۶) بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ تمام دیوبندی مولویوں نے ایسا عقیدہ رکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ **الا لعنة الله علی الدجالین۔**

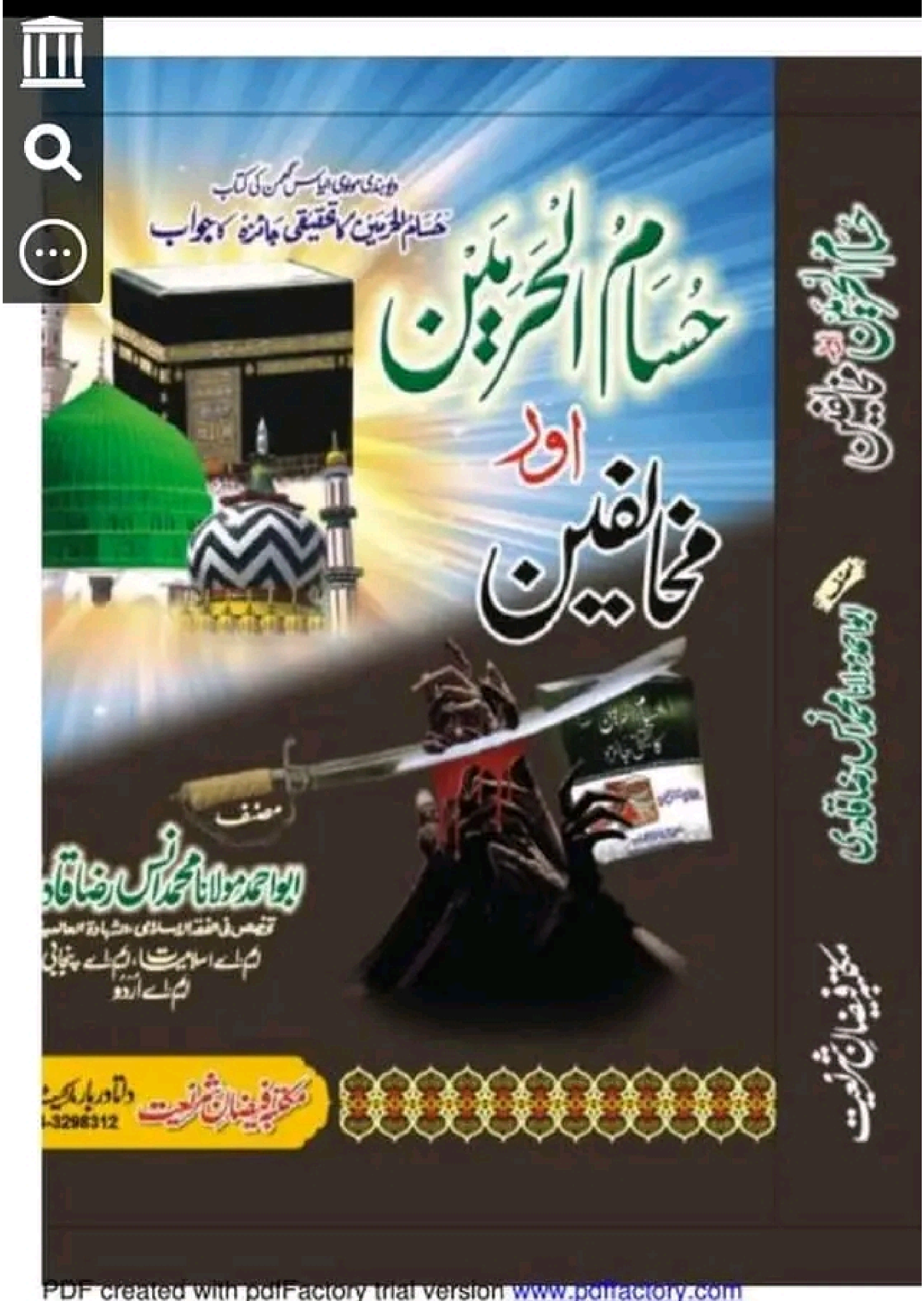
نمبر20. تھانوی اشرف علی نے حفظ الایمان مع بسط البنان ناشر قدیمی کتب خانہ کراچی صفحہ نمبر13 پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں اور چار پاؤں کے علم غیب کے مثل بتایا جس پر حرمین طیبین سے کافر مرتد ہونے کا فتویٰ پایا۔ اصل عبارت اگرچہ لطمۂ شیر میں گزر چکی ہے مگر ہم اُسے پھر یہاں ذکر کئے دیتے ہیں۔ تھانوی نے لکھا:

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو وبکر ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

اس مقام پر انبہٹی جی کی بے ایمانی دیکھنے سے پہلے حکم اور اطلاق کا فرق سمجھ لینا ضروری ہے۔

اس چیز کے لئے کسی بات کا ثابت ہونا اس کو حکم کہتے ہیں اور ایک چیز کے لئے کسی لفظ کا بولنا اُسے اطلاق کہتے ہیں۔

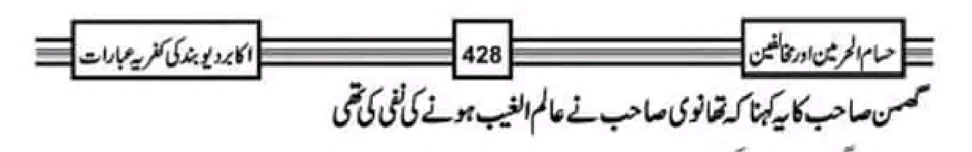
حکم اور اطلاق کبھی دونوں جمع ہوتے ہیں اور کبھی حکم صحیح ثابت ہوتا ہے مگر


دیوبندی مولوی الیاس گھمن کی کتاب
حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ کا جواب
حسام الحرمین
اور
مخالفین
مصنف
ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری
مکتبہ فیضان شریعت









گھمن صاحب کا یہ کہنا کہ تھانوی صاحب نے عالم الغیب ہونے کی نفی کی تھی

گھمن صاحب لکھتے ہیں:

اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ گفتگو حکیم الامت رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم مبارکہ کے متعلق نہیں کر رہے بلکہ وہ تو لفظ عالم الغیب پر گفتگو کر رہے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بعض علم کی وجہ سے کہا جاتا ہے تو پھر تو ہر ایک کو کہنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ معلومات ہوتی ہے جو کہ بعض علم کہلاتی ہے۔ آخری جملہ جو فاضل بریلوی نے اڑا دیا اس سے یہ بات مفہوم ہو رہی تھی وہ ٹکڑا یہ ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہوتی ہے اگر ٹکڑا لکھ دیا جاتا تو ہر آدمی اس ٹکڑے کو دیکھ کر بات سمجھ لیتا ہے کہ لفظ "ایسا علم" سے نبی پاک علیہ السلام کے علم مبارک کی طرف اشارہ نہیں بلکہ اس آخری ٹکڑے والے علم کی طرف اشارہ ہے۔ مگر فاضل بریلوی تو فاضل تھے۔

اور دوسری خیانت فاضل نے یہ کی کہ ایک ٹکڑا عبارت کا آخر سے اڑا دیا جو یہ تھا کہ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے تاکہ لوگوں کا دماغ اس طرف جائے کہ بات اس پر ہو رہی ہے کہ آپ علیہ السلام کو عالم الغیب کہا جاسکتا ہے یا نہیں۔ اب ٹکڑا اڑانے سے لوگوں کو دھوکہ دیا کہ بات آپ علیہ السلام کے علم مبارک کی ہو رہی ہے۔ (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 192، 193، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا)

گھمن صاحب آپ پھر وہی رونا رونا شروع ہو گئے کہ یہ شامل نہیں کیا وہ شامل نہیں کیا۔ اب آپ دیوبندیوں کو راضی کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے آخری جملہ اڑا دیا، ذرا یہ تو بتائیں اس آخری جملے سے فرق کیا پڑا؟! اگر آخر جملہ بھی شامل کر لیں تو بھی عبارت کفریہ ہی رہے گی۔ قارئین کے سامنے وہ پوری عبارت پیش کرتے ہیں اور قارئین خود فیصلہ کریں: "اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔"

● ہمارا اختلاف یہ نہیں کہ حضور (علیہ السلام) کو تھانوی صاحب نے عالم الغیب کیوں نہیں کہا۔ ہمارا اختلاف تو یہ ہے کہ تھانوی صاحب نے حضور (علیہ السلام) کو عالم الغیب کہنے کی نفی ثابت کرتے ہوئے بعض علوم غیبیہ میں حضور (علیہ السلام) کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دی۔

قسط نمبر چھے

لفظ ایسا پر رضا خانی اچھل کود کی حقیقت۔۔

ناظرین۔
رضا خانی کا حفظ الایمان کی عبارت میں دعویٰ صریح کفر کا ہے
صریح میں بھی صریح متعین کا ہے اور کفر میں بھی کلامی اور
التزامی کا ہے۔
اب اس کو ذہن نشین رکھتے ہوئے بات سمجھیں
رضا خانی جب حفظ الایمان کی عبارت کو کفریہ ثابت نہیں کر پاتے
تو ان کا آخری حربہ ہوتا ہے لفظ ایسا کس لئے
لفظ ایسا سے مراد کیا ہے پھر اسکے بعد لفظ ایسا کا معنی نعمانی یہ کہا
اور چاندپوری نے یہ کہا اور مدنی نے یہ کہا لو کفر ثابت ہوگیا
حالانکہ ناظرین حفظ الایمان پر رضا خانی
دعویٰ کفر صریح کا ہے صریح میں بھی صریح متعین
پھر کفر کلامی و التزامی ۔ دعویٰ تو یہ سب تھا مگر ثبوت دیکھیں۔

اب ناظرین ۔ کفر صریح ،کفر کلامی والتزامی ، صریح متعین ، کیا ایسے ہی ثابت ہوتا ہے ؟
لہذا رضا خانی سے گفتگو کرتے وقت پہلے اس کی تعریف کروائیں اور پھر اس کے دعویٰ کے مطابق ثبوت مانگیں رضا خانی زہر کا پیالہ ہی نہیں پورا سمندر تو پی سکتا ہے مگر کفر ثابت نہیں کرسکتا ۔اب دیکھیں دعویٰ صراحت کا
مگر اب سوال یہ ہیکہ کیا لفظ،، ایسا ،، خود صریح ہے ؟
ہم نے نیچے دو تین اردو ڈکشنری رکھی ہے ہر ایک نے لفظ ایسا کے کئ معنی لکھیں
تو جب یہ لفظ ایسا جو گستاخی اور تشبیہ کی بنیاد تھی رضا خانی کے نزدیک اب یہ خود ہی صریح نہیں تو رضا خانی کا دعویٰ صراحت مرگھٹ رضا میں دفن اب یا تو رضا خانی لفظ ایسا کو صریح ثابت کرے یا پھر گستاخی سے توبہ کرے۔ مگر یہ مرگھٹ رضا پر الٹا لٹک جائیں پھر بھی اس لفظ کو صریح ثابت نہیں کرسکتے ۔

رضاخانی کا لفظ ایسا پر ایک اور دھوکہ حضرت مدنی کی عبارت سے رضا خانی بہت برداشت کرکے اب وہ پائجامہ سے باہر نکل کر یہ بولے گا لو حسین مدنی نے مانا ,لفظ, ایسا تشبیہ کا ہے,,(شہاب ثاقب)

الجواب۔اولا
جناب حضرت مدنی نے بالکل صحیح لکھا لفظ ایسا تشبیہ کا ہے اگر نہ ہوتا پھر حضرت مدنی لکھتے تو غلط کا احتمال ہوتا یہ تو عمومی بات ہے ۔
دوم۔ حضرت مدنی نے بھی کہیں یہ نہیں کہا کہ یہ صرف تشبیہ کے لئے ہی آتا ہے یعنی لفظ ایسا صریح ہے۔

سوم یہ کہاں لکھا ہے کہ حفظ الایمان کی متنازعہ عبارت میں جو لفظ ایسا ہے وہ تشبیہ کا ہے ؟
لہٰذا حضرت مدنی کی عبارت بھی رضا خانی کو ہرگز مفید نہیں اور ہمیں مضر نہیں ۔

رسائل چاند پوری سے لفظ ایسا پر رضاخانی اعتراض
،اول، ہم نے لفظ،، ایسا ،کے، معنی اتنا کے معنی میں متعین کردیا ہے۔

الجواب سنی دیوبندی
غور کریں یہاں یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ مرتضی چاندپوری نے لفظ ایسا کو اتنا کے معنی میں متعین کرکے اسے صریح بنادیا۔

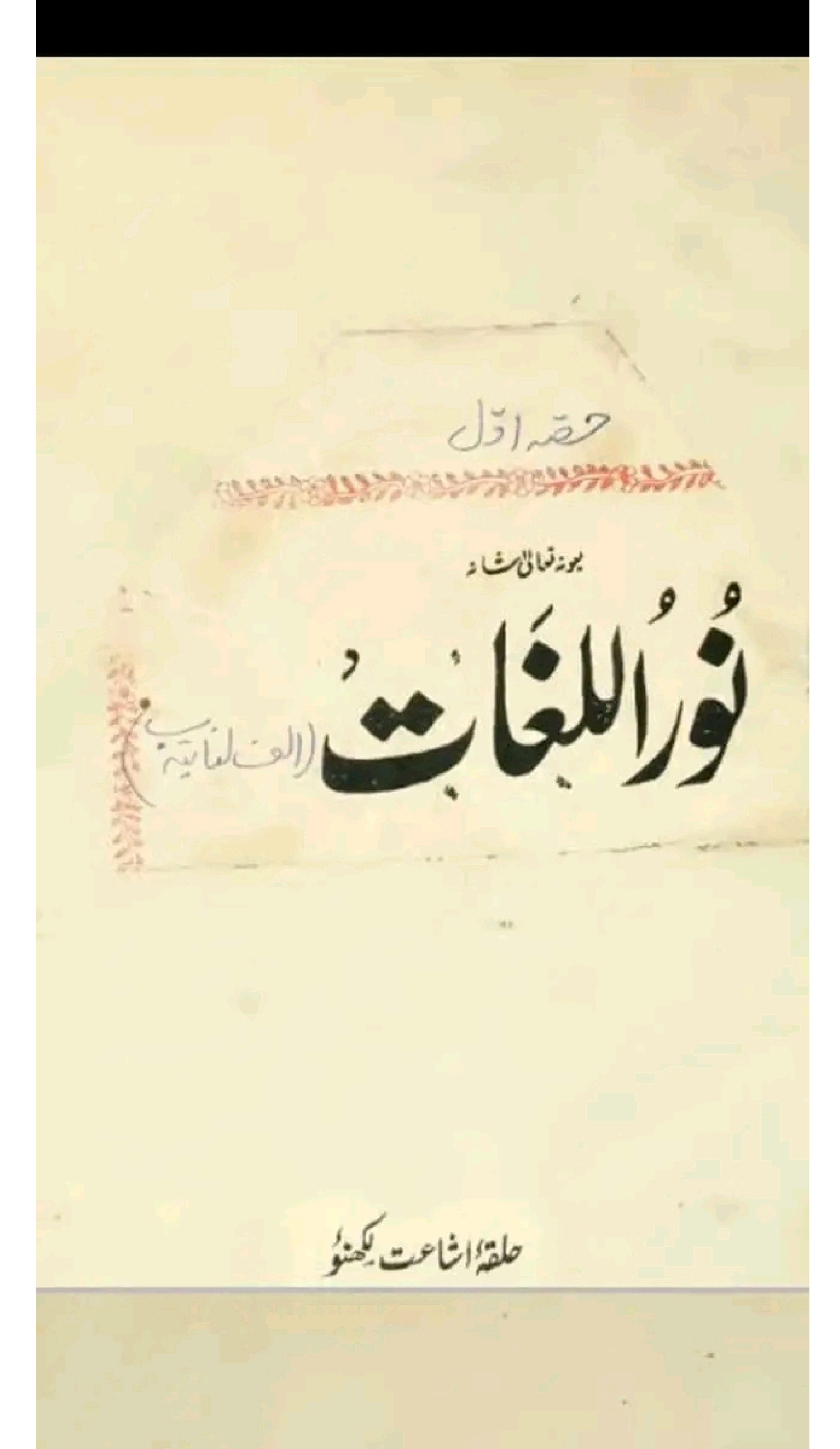
اب رضا خانی جو مرتضی چاندپوری کا حوالہ پیش کرتا ہے اسمیں کیا لکھا ہے دیکھیں

،واضح، ہوکہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی ہیں جو اس جگہ متعین ہیں (رسائل چاند پوری۔ص 118)

ناظرین ۔
رضاخانی کے لکھے ہوئے پیش کئے ہوئے رسائل چاند پوری کے حوالہ پر غور کریں۔
نمبر ایک ۔
چاند پوری صاحب نے یہ بول کر ،ایسا، کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوتا۔۔۔الخ،،
انہوں خود لفظ ایسا کے چار معنی بتادیے
پہلا ۔ مانند
دوسرا ۔ مثل
تیسرا۔ اسقدر
چوتھا ۔اتنے ۔
اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ لفظ ایسا کو صریح نہ سمجھ رہے ہیں نہ یہاں انہوں نے لفظ ایسا کو صریح ثابت کیا ہے ۔

نمبر دو ۔اور جب متعین کی بات کی تو وہاں بھی کسی ایک
معنی کے بارے میں یہ نہیں کہا کہ اسقدر کے معنی میں
متعین ہے یا اتنا کے معنی میں متعین ہے بلکہ صاف لکھا
,,بلکہ اس کے معنی اسقدر اور اتنے کے بھی ہیں جو اس جگہ
متعین ہے ,,(اسکرین شارٹ دیکھیں)
تو حضرت چاند پوری نے دو معنی لفظ ایسا کے متعین بتائے
ایک اسقدر اور دوسرا اتنے مگر رضا خانی گ ا نڈ کا اندھا
حضرت چاند پوری کی عبارت میں دجالی کرکے صرف لفظ
اتنا کے بارے میں کہتے ہیں کہ چاند پوری نے لفظ ایسا کو اتنا
کے معنی میں متعین کیا جبکہ حضرت چاند پوری دو معنی
اسقدر اور اتنے کو متعین کہرہے ہیں۔
خلاصہ-:ناظرین ان دجالوں کا دجل کھلی آنکھوں سے
دیکھیں کس طرح بغض دیوبند میں انکے دل احمد رضا
بریلوی کے د بر سے بھی زیادہ سیاہ اور کالے ہوچکے ہیں کہ
جب کفر ثابت نہیں کر پاتے اہل سنت دیوبند کے اکابرین کا تو
عبارت میں دجالی دھوکہ اور فراڈ کرکے عوام کی آنکھوں
میں دھول جھونکتے ہیں۔

آخر میں ایک ایسا حوالہ لاینحل سمجھ کر پیش کرتے ہیں
تمہارے فلاں فلاں نے مانا ہے کہ تشبیہ نفس بعضیت میں ہے ،،
الجواب سنی دیوبندی :-،
جناب والا یہ آپکی دلیل بن ہی نہیں سکتی کیونکہ آپکا دعویٰ
تو یہ ہے کہ تشبیہ نبی کے علم کی ہرکس وناکس سے دی گئی
ہے
اور دلیل میں پیش کررہے نفس بعضیت میں تشبیہ ہے
دوم ۔ جب نبی کا علم مراد ہی نہیں لیا اور پھر نفس میں
بعضیت میں تشبیہ مانا ہے تو پھر یہ آپکے نزدیک بھی
گستاخی نہیں کیونکہ آپکے علماء لکھ چکے ہیں گستاخی تو
نبی کے علم کو ہرکس وناکس سے تشبیہ دینے میں ہے
لہذا یہ آپکی دلیل نہیں بنتی اس لئے یہ حوالہ باطل ومردود
ثابت ہوا
سوم- اگر بالفرض تشبیہ کے لئے مان بھی لیا جائے پھر بھی
تیموری اصول سے گستاخی نہیں کیونکہ
پلمبر تیمور لکھتا ہے
،، جبکہ تشبیہ میں غرض تشبیہ کو دیکھا جاتا ہے اگر وہ
کسی مسئلہ کی توضیح یا کسی خصوصیت کو سمجھانے کے
لئے ہو تو قابل اعتراض نہیں۔،،الحق المبین۔ 141
لو بھائی پلمبر نے معاملہ ہی کلیئر کردیا
اب حفظ الایمان کی عبارت میں اگر تشبیہ مان بھی لیں تو یہ
مسئلہ کی توضیح اور بات سمجھانے کے لئے ہے جو کہ پلمبر
کے اصول سے نہ تو گستاخی ہے اور نا ہی کفر۔



حصہ اول
نور اللغات
(الف لغایت ب)
حلقۂ اشاعت لکھنؤ

ایسا ویسا	ایڑی

تر ے صدقے اُتارتے تلوے ۔ ایڑی سے چوٹی تک ۔ سر سے پاؤں تک (فقرہ) لڑکی ایڑی سے چوٹی تک زیور سے لدی ہوئی ہے ۔ ایڑیاں رگڑ رگڑ کے مرجانا (یا رگڑ رگڑ کے مرنا) لازم ۔ بے بسی اور سخت اذیت کے ساتھ مرجانا (شوق) چار پائی پہ کون پڑ کے مرے ۔ کون یوں ایڑیاں رگڑ کے مرے ۔ ایڑیاں رگڑنا ۔ لازم ۔ نہایت مصیبت اور تکلیف میں زندگی کاٹنا (داغ) نہ رہتا ہے نہ منزل کا ہے پتا کوسوں ۔ طریق عشق میں ہم ایڑیاں رگڑتے ہیں ۔ جاں کنی کی اذیت اُٹھانا (بحر) جبتک کہ تم نہ آؤ گے رگڑوں گا ایڑیاں ۔ میں بھی ہوں سخت جان جو تجھکو ترس نہیں ۔ دوڑ دھوپ اور نہایت کوشش اور جستجو کی جگہ ۔ (نکہت) اُس کے تلوے کے مقابل پڑ نہ پایا روئے پھر ۔ ایڑیاں رگڑیں زمیں پر لاکھ چرخ پیر نے ۔ بچوں کا ضد کرنا ۔ مچلنا ۔ (جان صاحب) رو نی بچپن میں ہوں جب سُنتی ہوں طوفان آیا ۔ ایڑیاں ہٹ سے جہاں رگڑیں ہیں چشمہ نکلا ۔ ایڑیاں رگڑوانا ۔ ایڑیاں رگڑنا کا متعدی ۔ ایڑی کا پسینا سر کو آنا ۔ حد سے سوا دوڑ دھوپ محنت مشقت کرنے یا کسی کام میں انتہائی کوشش کرنے یا کسی چیز کی تلاش یا انتظاری میں دن کو دن رات کو رات نہ سمجھنے یا آندھی پانی سردی گرمی کا خیال نہ کرنے کی جگہ بولتے ہیں ۔ ایڑیاں گھس گئیں ۔ انتہائی دوڑ دھوپ کرنے اور گردش اُٹھانے کی جگہ کہتے ہیں (ناسخ) مُدتوں سے رات دن پھرتا ہوں کوئے یار میں ۔ گھس گئی ہیں ہائے مجھ بیتاب دُخور کی ایڑیاں ۔

ایزد ۔ (ف بکسر اول و سوم و سکون یائے مجہول) جناب باری تعالےٰ کا نام ۔

ایزاد ۔ (عم ۔ مذکر ۔ زیادہ ۔ (فقرہ) اصل اتنی تھی اُنہوں نے کچھ اپنی طرف سے ایزاد کر دیا ۔ یہ لفظ عربی نہیں ہے عوام نے بنا لیا ہے ۔

ایسا ۔ (ہ ۔ ص ۔ ایدرش) ۱ اس قسم کا ۔ اس شکل کا (فقرہ) ایسا قفل ان میں ہر ایک سے بننا دشوار ہے ۲ اسقدر ۔ اتنا ۔ (فقرہ) ایسا مارا کہ ادھ موا کر دیا ۳ مانند ۔ مثل ۔ (فقرہ) تم ایسے بہتیرے مل جائینگے ۴ اسطرح ۔ یوں ۔ (فقرہ) تم اتنے صاف صاف کہہ دینا کہ میر صاحب یہ کہتے تھے ۵ کبھی اچھائی یا برائی کی جگہ بطور مبالغہ بھی استعمال کرتے ہیں (فقرے) ایسا وقت قسمتوں سے ملتا ہے ۔ کوئی ایسی بات منہ سے نکالنا ہے ۔ ایسا تیسا ۔ تحقیر کا کلمہ جو اکثر آزردگی اور غصے کی حالت میں کسی کی نسبت کہتے ہیں ۔ (داغ) اے چرخ فرقت میں تو نے ہی اٹھایا کیسا ۔ تجھ سے آئندہ ملیگا کوئی ایسا تیسا ۔ ایسا کیا شہر شملہ ہے ۔ (عو) ایسا کیا اندھیر ہے ۔ ایسی کیا لوٹ مچی ہے ۔ ایسی کیا پریشانی ہے کہ کوئی کسی کی داد کو نہ پہنچے ۔ ایسا مُنہ نہیں ۔ اتنی ہمت نہیں ۔ اتنا حوصلہ نہیں ۔ (منیر) اتنے بیدہنوں میں جو بچے کوئی مزے عشق ۔ ایسا نہیں مُنہ اے لب پیمانہ کسی کا ۔ ایسا میٹھا کیا ہے ۔ کچھ فائدہ نہیں ۔ نفع کیا ہے ۔ (منیر) جان شیریں وہی دم بھر کے مزے میں کھو دوں ۔ وہ ہے لوں ہونٹوں کے ایسا مجھے میٹھا کیا ہے ۔ ایسا گیا گزرا ہے ۔ ایسا کمزور نہیں ہے ۔ اتنا ذلیل و خوار نہیں ہے ۔ (سرور) بنائیں ٹھیک اگر وہ ادا پچی بن بن کے سب نکلیں ۔ ہم ایسے کیا گئے گزرے ہیں جو غیروں سے دب نکلیں ۔ (امیر) جب کوچے سے اب نہ گزرینگے ۔ ہم بھی ایسے نہیں گئے گزرے ۔ ایسا نہو بہادا ۔ خدا نخواستہ ۔ (صبا) کس سے ملتا ہے دیکھو اے دل ۔ غافل ایسا نہو [illegible] ۔

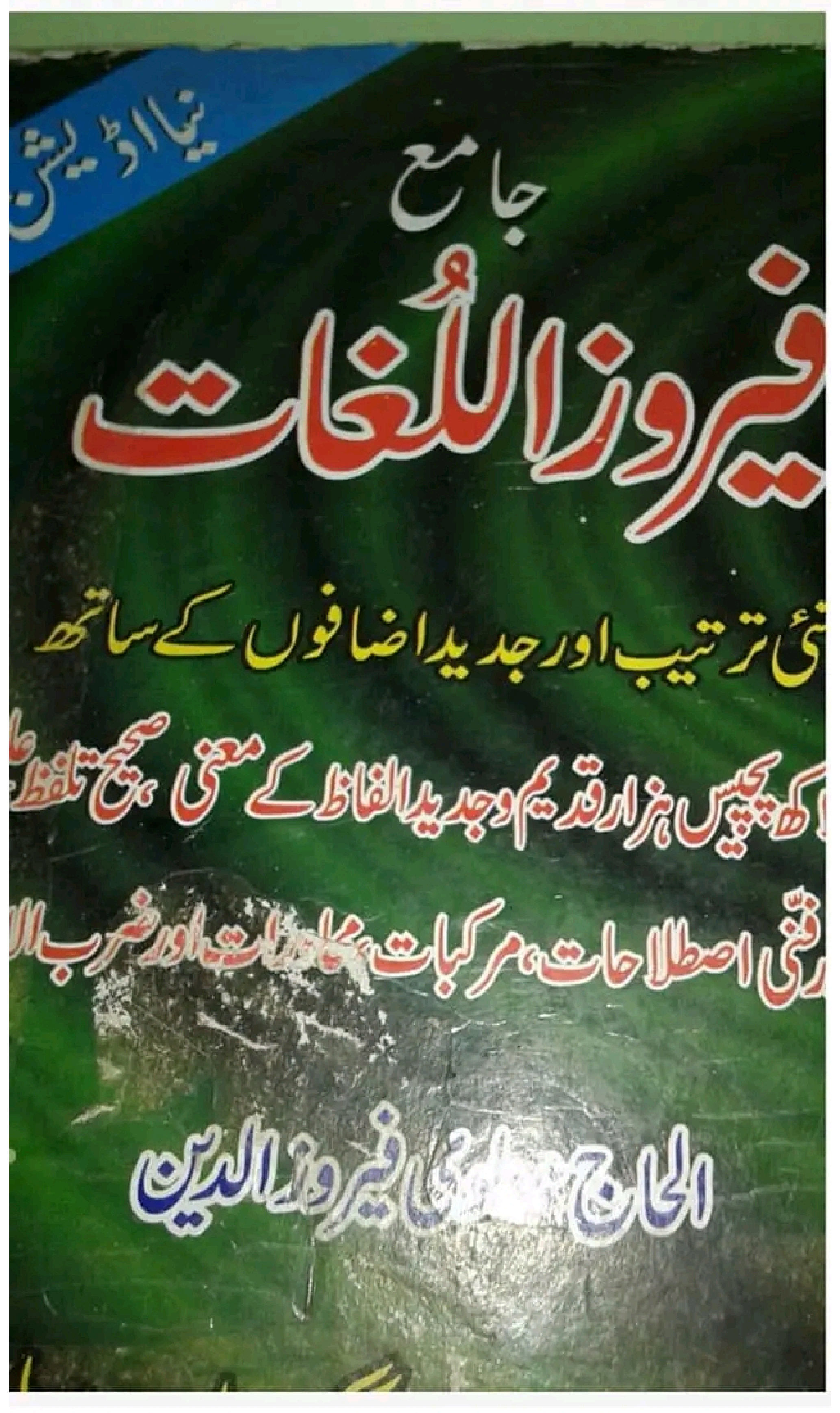
ایسا ویسا ۔ ایسی ویسی ۔ ایسے ویسے ۔ معمولی ۔ نکمی ۔ بے حقیقت ۔ ذلیل

ایشر	ایسی

فیروز اللغات اردو

ایزد ۔ (اے ۔ زد) [ف ۔ امث] اللہ تعالیٰ ، خدائے کریم ۔

سینئر اینگلو ورنیکلر کا مخفف۔ ایک امتحان جسے دسویں
پاس کرنے سے اُمیدوار سکول میں مدرس ہو سکتا ہے



بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایجاد

ایزد۔ (اے۔ زد) [ف۔ا۔مث] اللہ تعالیٰ خدائے کریم۔
ایزدی۔ (اے۔ زَ۔ دی) [ف۔صف] ایزد سے منسوب۔ خُد
اَیسا۔ (اے۔سا) [ہ] اس قسم کا۔ اس ڈھنگ کا۔ اس طر
اَیسا تیسا۔ معمولی۔ فضول۔ کمینہ۔ نالائق۔ کلمۂ حقارت۔
اَیسا جیسے روپے کے ٹکے بھنا لیئے [مثل] صاف معاملہ
ایسا کیا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما تو نہیں ہے۔ اتنا ذلیل دخوا
اَیسا گیا گزرا ہے۔ بالکل نکما ہے۔ فضول ہے۔
ایسا مُنہ نہیں۔ اتنا ہمت نہیں۔ اتنا حوصلہ نہیں۔
ایسا میٹھا کیا ہے۔ کچھُ فائدہ نہیں۔ نفع کیا ہے۔
اَیسا نہ نکلنا۔ جواب نہ ہونا۔ ہمسر نہ ہونا۔
اَیسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔ خدانخواستہ۔ مُبادا۔
ایسا ویسا۔ (۱) بُرا بھلا (۲) ادنیٰ۔ کم قدر۔ کمینہ۔ گھٹیل (۳
ناکارہ۔ ناچیز (۴) واہیات۔ بیہودہ۔
ایسا ویسا بھانا نہیں خوان ملو کا آنا نہیں [مثل] جو میسر
بادشاہی کھانا نصیب نہیں۔ محتاج ہیں شاہی مزاج ہیں
...س۔اے۔وی (Senior Anglo Vernacular)
سینیئر اینگلو ورنیکلر کا مخفف۔ ایک امتحان جسے دسویں
پاس کرنے سے اُمیدوار سکول میں مدرس ہو سکتا ہے۔
... (East India Compan...



قال تعالیٰ

وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ

بسلسلہ رد بدعت

رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین

المشہور بہ

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

مولفہ مجاہد العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر جانشین شیخ الہند حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

ناشر

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کسی کو کسی سے تشبیہ دیا کرتے
ہیں تو سب چیزوں میں مراد نہیں ہوا کرتی مثلاً لوگ کہتے ہیں کہ زید شیر جیسا ہے تو اس کے معنی نہیں
ہوتے کہ زید کے ہاتھ پاؤں دم سر وغیرہ مثل شیر کے ہیں فقط شجاعت میں تشبیہ دینی مقصود ہے
دیکھئے خود حضرت سرور کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم قیامت میں اپنے رب کو ایسا دیکھو
گے جیسا سورج کو دیکھتے ہو اور بعض روایتوں میں لفظ بدر کا ہے اب یہاں پر بھی یہ معنی نہیں ہیں
کہ معاذ اللہ باری تعالیٰ کے واسطے تدویر اور رنگ اور کثافت اور شعاع اور مقابلہ اور تقیید بالمکان
وغیرہ ایسی ثابت ہوں جیسے کہ یہ چیز شمس و قمر میں پائی جاتی ہیں بلکہ فقط اتنی بات میں تشبیہ دینی
منظور ہے کہ جیسے آفتاب اور ماہتاب کے دیکھنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوتی اور سب کے سب
اُن کو دیکھ لیتے ہیں ایک دوسرے کا حاجب نہیں ہوتا اسی طرح قیامت کے دن جملہ مومنین کو رویت
باری تعالیٰ عز اسمہٗ نصیب ہوگی بلا حجاب مانع کے بلکہ نفس وجہ شبہ یعنی انجلاء و ظہور کی مقدار میں بھی بہت
بڑا فرق ہے دیکھئے باری تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ یعنی کفار کو خطاب کرکے کہہ دو
کہ حرج ایں نیست کہ میں تم جیسا بشر ہوں مجھ پر وحی کیجاتی ہے، اب دیکھئے کہ کفار جن کی نجاست کا
صریح اظہار قرآن میں آگیا ہے ان کی بے عقلی و نقائص کا آیتوں میں بار بار ذکر کیا گیا ہے ان کی
مماثلت ظاہر کیجاتی ہے مگر چونکہ یہ مماثلت فقط بشریت میں ہے اور دوسرے اوصاف سے کوئی غرض
و تعلق نہیں ہے اس لئے کوئی امر خلاف نہ ہوگا حضرت امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں
ایمانی کایمان جبرئیل اور بعض نصوص میں کایمان الانبیاء فرمایا گیا حالانکہ ایمان انبیاء اور ملائکہ
کا اس درجہ میں قوت رکھتا ہے جسمیں شائبہ شک اور وہم کا نہیں درجہ عین الیقین سے بھی متجاوز ہو کر
حق الیقین تک پہنچا ہوا ہے اور ہم افراد امت کا ایمان اور یقین جو کچھ بھی ہے معلوم ہے سے

پائے استدلالیاں چوبیں بود　　　پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

اسکی صریح نص ہے مگر چونکہ امام رحمۃ اللہ علیہ نے نفس الایمان میں تشبیہ دی ہے اسلئے جمہور علماء نے
اس کلام کی تصدیق کی، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ معاذ اللہ حضرت امام اعظمؒ نے احاد امت کو جبرئیل علیہ السلام
اور انبیاء کے برابر کر دیا نفس ایمان سب مومنین میں موجود ہے اگرچہ ایمان انبیاء اور رسل و ملائکہ
کا نہایت قوی ہے اور ہمارا ایمان نہایت ضعیف چنانچہ ظاہر ہے جس طرح سات سمندر پر پانی کا اطلاق
ہوتا ہے ویسے ہی ایک قطرہ پر بھی علیٰ ہذا القیاس بشریت انبیاء علیہم کی اگرچہ کامل تھی اور ہم بنی آدم
بشریت میں بھی وہ کمال نہیں رکھتے لیکن بوجہ تحقیق نفس بشریت مثل کہا گیا الغرض اسکی بہت سی

غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب

الحق المبین کی حقانیت



جلد دوم

مولف

محمد ممتاز تیمور قادری

پیشکش: ھدایۃ الامۃ انٹرنیشنل

غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ہے اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو
اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص، ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوب بلکہ
جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے'' یہ سن کر آپ نے مولوی
اشرف علی صاحب سے کہا **کیا یہی دین کی خدمت ہے**۔ تمہارے
بڑے تو ہمارے طریقہ پر تھے۔ تم نے اس کے خلاف کیوں
کیا۔ مولوی [اشرفعلی تھانوی] صاحب نے کہا میں نے اس عبارت کی
توضیح اپنے دوسرے رسالہ میں کر دی ہے آپ نے بجواب ارشاد کیا
**تمہارے اس رسالہ [حفظ الایمان] کو پڑھ کر کتنے لوگ گمراہ ہوئے ہم
دوسرے رسالہ کو لے کر کیا کریں**'' (بزم خیر از زید در جواب بزم
جمشید: ص ۲۰)

اعلیٰ کو ادنیٰ سے تشبیہ

حفظ الایمان کی عبارت کا دفاع کیا جاتا ہے، جبکہ تشبیہ میں غرض تشبیہ کو دیکھا جاتا ہے اگر وہ کسی مسئلہ کی توضیح اور کسی خصوصیت کو سمجھانے کے لئے ہو تو قابل اعتراض نہیں، لیکن اگر مقصد کسی خصوصیت کی نفی تو جیسے تھانوی صاحب نے تخصیص کی نفی کی ہے تو وہ قابل اعتراض و گستاخانہ ہے۔

علماء دیوبند کی جانب سے کچھ امثال پیش کر کے جن میں اعلیٰ کو ادنیٰ سے تشبیہ موجود ہو، حفظ

ترغیم حزب الشیطان پر ایک نظر

دیوبندی مولوی عطاء اللہ قاسمی نے مولانا سردار احمد صاحب کے رسالہ موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی اس پر بھی مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے۔ جناب لکھتے ہیں:۔

قسط نمبر سات
ٹانڈوی چاندپوری تضاد سے
تھانوی کافر (استغفِرُاللّٰه)

قارئین۔ رضا خانی اب جب کفر ثابت کرنے سے عاجز ہو جائیں گے تو ایک اور لومڑیانہ چال چلیں گے۔تضاد تضاد کا کھیل شروع کریں تاکہ احمد رضا بریلوی کی مکاری دجل وفریب کسی طرح لوگوں کے سامنے نہ آئے

اسی تضاد میں سے ایک تضاد حضرت مدنی اور حضرت چاند پوری کا تضاد دکھاتے ۔

حضرت چاند پوری نے لکھا

لفظ ایسا کا معنی اس جگہ اس قدر اور اتنے کے معنی متعین ہے توضیح البیان۔

حضرت مدنی لکھا

،حضرت، مولانا عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرمارہے اگر لفظ اتنا ہوتا تو البتہ اس وقت یہ احتمال ہوتا کہ معاذاللہ اس وقت حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کردیا، (شہاب ثاقب)

اب رضا خانی ریمارکس دیکھو مدنی کے فتوی سے چاند پوری اور تھانوی کافر .

الجواب سنی دیوبندی عبارت پڑھتے وقت چشمہ رضا اتار کر پڑھا کرو...

اولا۔حضرت چاند پوری دو معنی کو متعین کیا ہے ایک اسقدر اور دوسرا اتنے لیکن رضاخانی دجالی کرکے صرف ایک معنی کے متعین کی بات کرتا ہے وہ ہے اتنا کی، اور اسی پر تضاد دکھاتا ہے۔لہذا رضا خانی کے دجل وفریب کا پردہ چاک۔

دوم۔حضرت مدنی نے حضرت تھانوی کی عبارت کی بات کی ہے نا کہ حضرت چاند پوری کی .

اور حضرت چاند پوری نے بھی کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا حضرت تھانوی کی حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ اتنا موجود ہے .حضرت مدنی عبارت کی بات کر رہے ہیں اور حضرت چاند پوری معنی کی بات کررہے ہیں پھر تضاد کیسا؟

لہذا تضاد یہاں نہیں بلکہ رضا خانی عقل میں ہے ۔

سوم ۔ حضرت مدنی نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اگر اتنا کے معنی میں ہو تو کفر یا گستاخی بنتی ہے ۔

چہارم ۔ حضرت مدنی خود لکھ رہے ،، البتہ اس وقت یہ احتمال ہوتا۔۔الخ،،

اب حضرت مدنی تو خود کہرہے ہیں کہ پھر بھی کفر اور گستاخی نہیں ہو گا بلکہ احتمال ہوگا اب کیا احتمال پر بھی رضائی کفر کا فتویٰ لگائیں گے ؟

اور رضا خانی اصول ہے

،،اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال،،

لہذا یہاں بھی تضاد سے کفر ثابت نہیں ہو گا ۔



توضیحُ البیان
فی
حفظِ الایمان

تصنیف لطیف

رئیس المناظرین حضرت مولانا سیّد مرتضیٰ حسنؒ چاندپوریؒ ناظم تعلیمات
وشعبۂ تبلیغ دار العلوم دیوبند وخلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

ناشر

انجمن ارشاد المسلمین لاہور

۶- بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ

تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ کیونکہ جس قدر علم غیب کو عالم الغیب کہلانے کی علت زید نے اس تقدیر پر فرض کیا ہے وہ سب میں موجود ہے پھر وہ سب عالم الغیب کیوں نہ کہلائیں گے زید کے نزدیک عالم الغیب کے یہ معنی ہیں کہ کم سے کم ایک غیب کی چیز کو بھی جانے تو جب زید و عمرو وغیرہ سب ہی کم سے کم ایک غیب کی چیز کو جانتے ہیں تو زید کے نزدیک عالم الغیب کہلانے کے کیوں نہ مستحق ہوں گے ورنہ افتراق معلول کا علت سے لازم آتا ہے۔

واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں، نہ معلوم اس قدر صاف اور سیدھے مطلب کو کس غرض سے الٹا کیا جاتا ہے۔ یعنی زید اگر عالم الغیب کے اطلاق کی وجہ مطلق بعض کو قرار دیتا ہے گو وہ ایک ہی کیوں نہ ہو تو اس بعض میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا اور اس قدر علم جو ابھی مذکور ہوا اور جو ایک کو بھی شامل ہے چاہے وہ لاکھوں اور کروڑوں کے ضمن میں متحقق ہو یا غیر متناہی کی آغوش میں تربیت پائے یا فقط تن تنہا بذات خود موجود ہو، یہ بعض سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جملہ افراد انسانی میں متحقق ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی غائب چیز کا علم تو ہوتا ہی ہے جو دوسروں سے مخفی ہوتی ہے تو چاہیئے کہ زید اپنے مقولہ کی بنا پر سب کو عالم الغیب کہے اور یہ باطل ہے کیونکہ اس صورت میں عالم الغیب ہونا صفت کمال نہ رہا۔ اور یہ بالکل خلاف مدعی ہے۔

غرض گفتگو اس مطلق بعض میں ہو رہی ہے جس کو زید نے اطلاق لفظ عالم الغیب



قال تعالیٰ

وحفظنٰها من کل شیطان رجیم الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبین

بسلسلہ رد بدعت

رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین

المشہور بہ

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

مولفہ مجاہد العلماء مرکز دائرۃ التحقیق وحید العصر جانشین شیخ الہند حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

ناشر

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

ہوں گے کہ جن کو مجدد صاحب کی سات پشت نے خواب میں حضور علیہ السلام کے فضائل کی بابت نہ دیکھا ہوگا خود قرآن شریف کا علم جو کہ لازم نبوت ہے وہ اس قدر ہے کہ ہزاروں کتابیں تفسیر میں لکھی گئیں مگر اب تک اس کا احاطہ نہ ہو سکا حضرت شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے قریب اسی جلد کے تفسیر قرآن میں لکھی تھیں اور نصف قرآن تک نہ پہنچ سکے اور پھر وفات ہو گئی حالانکہ ان جملہ معانی کا جو قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جاننے والا بالاتفاق کوئی دنیا میں نہیں اور جو کوئی کچھ جانتا ہے وہ ایک قطرہ آپ کے بحر ناپیدا کنار سے لاتا ہے۔

الحاصل جبکہ جملہ علوم لازمہ نبوت بتمامہا آپ کے واسطے حاصل ہیں اور اسکی تصریح خود مولانا تھانوی ذکر فرما رہے ہیں تو اب کونسی مخلوق آپ کے درجہ علمی کے قریب بھی پہنچ سکتی ہے خود انبیا علیہم السلام تو پہونچ ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ کوئی مخلوق دیگر ہو کہ بتمامہا علوم کا جاننا مخصوص آپ کے ہی ساتھ ہے ولنعم ما قیل۔

فکلھم عن رسول اللہ ملتمس قطرا من البحر او رشفا من الدیم

پس سب کے سب رسول اللہ ہی سے چاہ رہے ہیں نہ قطرہ دریا سے یا ذرا سا پانی ابر بلاں سے، افسوس صد افسوس کہ باوجود اس تصریح کے خائنین خذلہم اللہ تعالیٰ مولانا کی نسبت یہ تہمت لگاتے ہیں کہ وہ زید و عمر و بکر بلکہ مجنون و بہائم و چوپاؤں کے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو برابر کہہ رہے ہیں اور خدا اور رسول سے شرم تو تھی ہی نہیں خلق سے بھی شرم نہیں کرتے صاف عبارت کو حذف کئے ڈالتے ہیں اور تہمتیں لگاتے ہیں پھر اگر ہم اس سے بھی قطع نظر کر لیں تو انکی دھوکہ دہی پر نظر ڈالئے کہ گفتگو کس بات میں ہو رہی تھی اور بات کونسی لا نکالی صاحبو! گفتگو اس بات میں تھی کہ حضور علیہ السلام پر اطلاق لفظ عالم الغیب جائز ہے یا نہیں حضور علیہ السلام کے علم اور مقدار علم میں تو بحث ہی نہیں ہو رہی ہے آپ ابتداء سے لیکر آخیر تک عبارت دیکھیں کہ مولانا تھانوی دامت برکاتہم اسمیں بحث کر رہے ہیں کہ اس لفظ کا بولنا آپ کی ذات مقدسہ پر جائز نہیں ہے اسمیں تو یہاں گفتگو ہی نہیں کر رہے ہیں کہ آپ کو مغیبات میں سے کسی چیز کا علم ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کتنے مغیبات کا ہے اور ہر عاقل کسی چیز کے ثابت ہونے اور لفظ کے اطلاق کرنے میں فرق جانتا ہے جس کی تفصیل میں آگے لکھوں گا پھر اس سے بھی قطع نظر کریں تو جناب یہ تو ملاحظہ کیجئے کہ حضرت مولانا عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کی برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے

قسط نمبر آٹھ
فلاں فلاں دیوبندی نے اور غیر جاندار نے بھی حفظ الایمان کی عبارت کو کفریہ مانا ہے پلمبر تیمور کو جواب۔

رضا خانی اب ہر طریقے سے عاجز آجائیں گے تو کہیں گے فلاں بھی اس عبارت کو کفریہ کہتا ہے فلاں بھی اس کو گستاخی کہتا ہے اس کا بھی اصولی جواب ملاحظہ فرمائیں

حوالہ نمبر ایک

کوکب ستاروی لکھتا ہے ،، پہلی بات تو یہ ہے کہ توبہ کا خیال اس کو آئے گا جو ان عبارات کو کفریہ تسلیم کرے گا جب دیوبندی وہابی علماء اپنی ان کفریہ عبارات کو کفریہ ہی نہیں مانتے ۔۔الخ دیوبند سے بریلی۔ ص 44

حوالہ نمبر دو

بریلوی غزالی زماں لکھتا ہے

،علماء، دیوبند کہتے ہیں ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا ،الحق، المبین ۔ص 12

ان دو حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ علماء دیوبند ان عبارات کو کفریہ سمجھتے ہی نہیں حتی کہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اسمیں کفر کا شائبہ تک نہیں ہے

پھر اب یہ کونسے دیوبندی ہے جو کفریہ مانتے ہیں ؟

نیچے اختر رضا بریلوی اور پلمبر تیمور کا اصول ملاحظہ فرمائیں

اصول نمبر ایک - عقائد: اہلسنت سے اختلاف کرنے والا قابل حجت نہیں۔دلچسپ مناظرہ ۔ص 103

اصول نمبر دو :- اتفاقی موقف کے خلاف کسی بھی عالم کی تحریر اسکی ذاتی رائے اس کا اپنا تفرد اور اسکے اپنے قلم کی لغزش ہوگی ۔ (ملخص) دلچسپ مناظرہ۔ص 108

اصول نمبر تین :- پلمبر تیمور لکھتا ہے مخالف مسلک سے حسن ظن رکھنے والے (غیر جانبدار) کو ہمارے خلاف پیش کرنا درست نہیں۔(ملخص) (الحق المبین کی حقانیت)
اصول نمبر چار :- پلمبر تیمور لکھتا ہے،، فیض احمد گولڑوی صاحب کی ہمارے میں یہ پوزیشن نہیں کہ انکا دفاع کیا جائے انکی کوئی بات ہم پر حجت نہیں ،(الحق، المبین کی حقانیت، ص 63)

جب تیرے مسلک کا مولوی ہوکر یہ تیرے لئے حجت
نہیں تو جو غیر جانبدار ہے وہ ہمارے لئے کب اور
کیسے حجت ہوگیا ؟؟

لہذا فلاں دیوبندی بھی اسے گستاخ کہا فلاں دیوبندی
نے بھی اسے کفر کہا یا فلاں غیر جانب دار اسکو کفریہ
مانتا ہے آج رضا خانی اصول اس کا بھی
The end.
جملہ عبارات اکابر میں استعمال کریں ۔
نوٹ ۔ پلمبر جن لوگوں کو اپنی کتاب میں دیوبندی لکھا
ہے انس رضا خانی اس کو غیر جانبدار لکھتا ہے
جس سے پلمبر کے دجل وفریب کا اندازہ لگایا جاسکتا

ہے۔

بیشک فتوائے علمائے حرمین شریفین حق ہے کہ یہ شخص کافر مطلق

[illegible] بھی کافر (الطاری الداری ص 33)

[illegible] نہیں۔ محمد عبدالمجید صدیقی [illegible] تھانوی کی اس

[illegible] دیوبند کا اعتراض [illegible] چھاپ لکھتے ہیں کہ

گستاخانہ عبارت کے بارے میں [illegible] مت، مجدد ملت حضرت

''قیام پاکستان [illegible]

مولانا اشرف [illegible] تھانوی نے اپنے [illegible] رسالے ''حفظ

[illegible] اندر علم غیب کی بابت **ایک ایسا جملہ لکھ دیا** [illegible]

[illegible] مسلمان نے اعتراض کیا تھا، پس مجروح قلوب پر مجروح

قلوب پر مرہم کی خاطر مولانا تھانوی نے ۱۳۲۹ھ میں رسالہ ''بسط

البنان'' تحریر فرمایا مگر اس کا خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ کچھ عرصے بعد

حضرت تھانویؒ حیدر آباد دکن تشریف لے گئے، جہاں اس زمانے

میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے خلف الرشید حضرت مولانا

حافظ محمد احمد چیف جسٹس تھے۔ حافظ صاحب کے مکان پر علماء کا

اجتماع تھا اور حضرت تھانویؒ بھی موجود تھے اور پیر صاحب حضرت

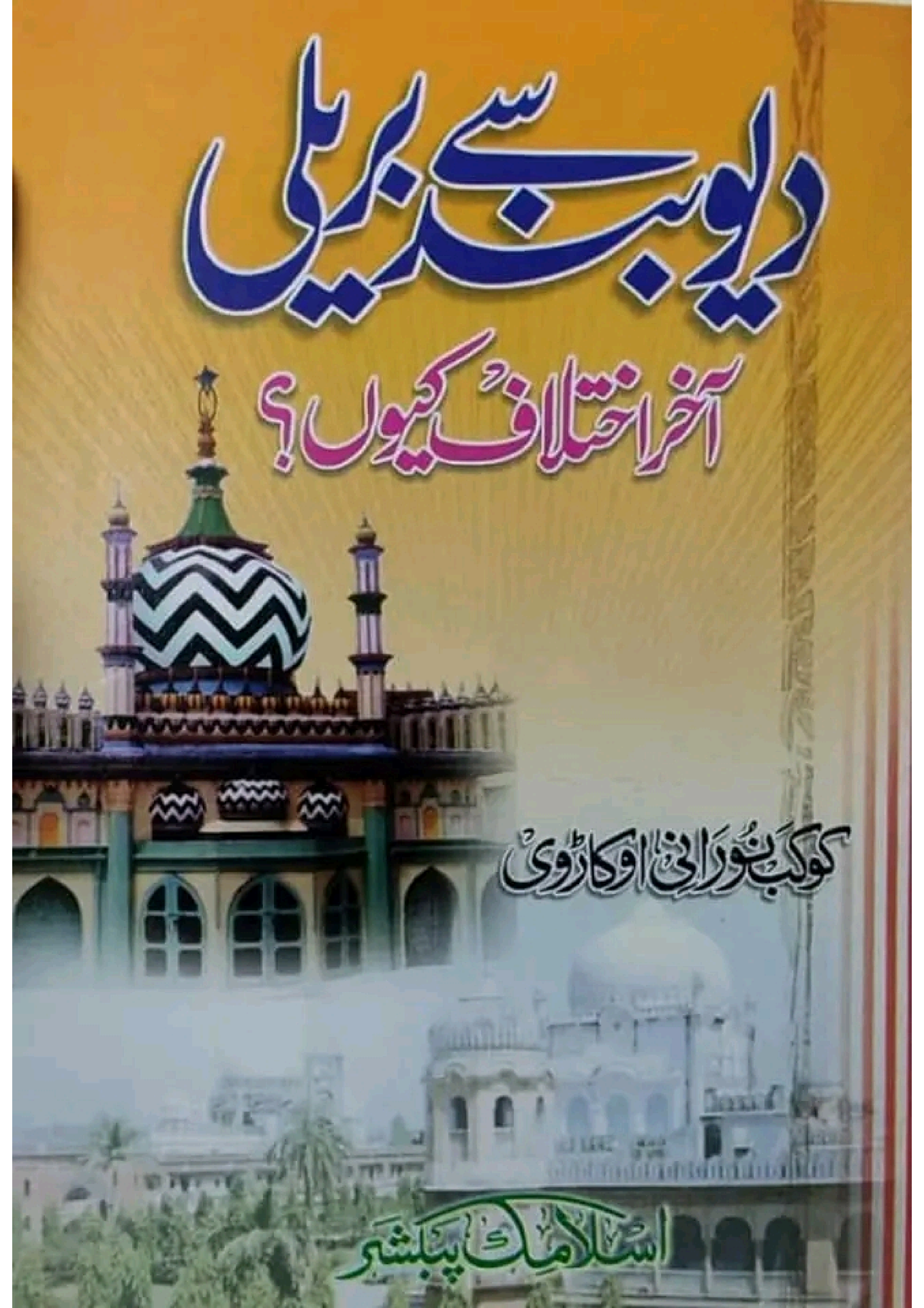
سید محمد بغدادی حیدر آبادیؒ بھی مدعو تھے۔ ان کی خدمت میں رسالہ

''حفظ الایمان'' پیش کیا گیا جس میں اس جملے کو پڑھ کر آپ نے

فرمایا کہ اس عبارت سے تو بوئے کفر آتی ہے اور [اس عبارت کے

خلاف فتویٰ دیا۔

چند روز بعد حضرت بغدادیؒ نے حضرت رسول مقبول ﷺ کو



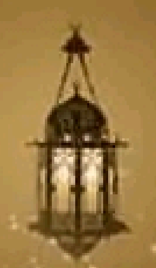
دیوبند سے بریلی
آخر اختلاف کیوں؟
کوکب نورانی اوکاڑوی
اسلامک پبلشر

جن میں یہ غلط باتیں لکھی ہوئی ہیں آگ لگا دو یا سمندر میں پھینک دو اور ان عبارتوں سے توبہ کرلو۔ مگر ان کے جانشینوں نے بھی اپنے لئے توبہ کے دروازے بند کر لئے اور اس ضد پر قائم رہے اور ابھی تک قائم ہیں کہ یہ عبارات ہرگز غلط نہیں بالکل درست ہیں، چناں چہ قرآن وسنت کے اصول کے مطابق علمائے حق کا فیصلہ یہی ہے کہ کفر کی تائید وحمایت بھی کفر ہے۔(الرضا بالکفر کفر)۔ کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے)

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ان عبارتوں کے غلط اور کفریہ ہونے کے باوجود ان کے لکھنے اور ماننے والوں کو کافر کہنے میں ہمیں کتنی رکعت کا ثواب ملے گا؟ ہم مرجانے والوں کی برائی کیوں کریں اور پھر کیا پتا کہ ان مرنے والوں نے توبہ کرلی ہو؟

اس کے جواب میں عرض ہے کہ کفر اور اسلام میں امتیاز کرنا، ضروریات دین میں سے ہے۔ کسی کافر کو آپ عمر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب اس کا کفر سامنے آجائے تو اس کے کفر کی بنیاد پر اسے کافر ماننا اور کافر کہنا ضروری ہوگا۔ اور یہ اصول ہے کہ کفر کو کفر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ ☆رہی یہ بات کہ وہ لوگ مر گئے تو اب ان کی برائی کیوں کی جائے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے چچا ابولہب نے گستاخی وبے ادبی کی، ولید بن مغیرہ اور دوسرے گستاخوں کو قیامت تک ملامت کی جاتی رہے گی کیوں کہ جو گستاخ رسول ہے اس کی تعریف اور مدح نہیں کی جائے گی بلکہ اس کی مذمت ہی کی جائے گی اور یہ کہنا کہ کیا پتا انہوں نے توبہ کرلی ہو؟ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ توبہ کا خیال اس کو آئے گا جو ان عبارات کو کفریہ تسلیم کرے گا، جب دیوبندی وہابی علماء اپنی ان کفریہ عبارات کو کفریہ ہی نہیں مانتے اور صریح قول کو بھی قابل تاویل سمجھتے ہیں تو ان کی توبہ کیسی؟ اس کے باوجود عرض ہے کہ اگر ان علمائے دیوبند

☆واضح رہے کہ علمائے دیوبند کے نام ظاہر کیے بغیر یہ کفریہ عبارات نقل کر کے جس کسی دیوبندی وہابی عالم سے فتویٰ چاہا گیا اس عالم نے ان عبارات کو کفریہ اور عبارات کے قائل وقائل کو کافر قرار دیا۔





جامعات المدینۃ (للبنات) کے نصاب میں شامل اسلامی عقائد کی اہم کتاب

اَلْحَقُّ الْمُبِیْن



تصنیف:

غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ

سید احمد سعید کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی







اختلاف کا مُوجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے۔ علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماءِ اہلِ سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔

اس رسالہ میں علماءِ دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظِہا مع حوالۂ کُتُب و صفحہ و مطبع[1] پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تمحیص نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر مُتعدِّد عُنوانات محض سہولتِ ناظرین اور تنوع فی الکلام[2] کی غرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عُنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کرام کو علماءِ دیوبند اور اہلِ سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

---

1 — علمائے دیوبند کی عبارات کے اصل الفاظ، کتاب کا نام، صفحہ نمبر اور چھاپنے والے مکتبہ کا نام سب بہت احتیاط سے لکھا گیا ہے۔ 2 — کلام کو مختلف انداز میں لانا

عالمی میڈیا انٹرنیٹ
کے ذریعہ ایک
دلچسپ مناظرہ

مناظر اسلام فیضیاب فیضان اعلیٰ حضرت
مفتی محمد اختر رضا خان مصباحی مجددی
(صدر شعبۂ افتاء دار العلوم مخدومیہ اوشیورہ برج جوگیشوری ممبئی)

المتوطن

رضا نگر چھپیا بازار، پوسٹ سمرا چندرولی، ضلع مہراج گنج یو پی (انڈیا)

عقائد اہل سنت سے اختلاف کرنے والا قابل حجت نہیں

جو شخص بھی اہل سنت والجماعت کے عقائد و معمولات سے اختلاف کرے گا خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم اور محدث ہو اس کی بات ہم اہل سنت والجماعت کے خلاف ہرگز حجت نہ ہوگی۔ یہ ایک اصولی بات تھی مگر اس کے باوجود آپ کی لاچاری اور دسیسہ کاری ہے کہ بار بار آپ اپنے اسی فراڈ کو دہرا رہے ہیں۔ اس لئے آیئے اب ہم آپ کو آپ کے گھر تک پہونچا دیتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے ایک سوال کا جواب دیجئے کہ آپ نے اپنے تیسرے کلپ میں ہمارے چند علماء کی باتوں کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اقتدار احمد نعیمی اہل سنت کے جید عالم ہیں۔

سوال یہ ہے کہ چند علماء کا کسی کی تعریف کر دینا یا اس کو عالم یا محدث لکھ دینا، کیا اس بات کی سند ہوگئی کہ اب یہ مستقبل میں اہل سنت سے اختلاف نہیں کرے گا۔ کیا یہ اس بات کی ضمانت ہوگئی کہ اب وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا؟ تو پھر اہل سنت سے خروج سے قبل علماء کے تاثرات پیش کر کے انھیں معتبر قرار دینا آپ کا فراڈ نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ بھی تو ممکن ہے کہ جن علماء نے ان کی تعریف کی اس وقت تک ان علماء کو ان کے خروج کی خبر نہ پہونچی ہو۔ مگر جب تک آپ لوگوں کو آپ کے گھر تک نہ پہونچا دیا جائے دماغ ٹھکانے نہیں آتا۔ اس لئے اب آیئے ہم آپ کو آپ کے گھر تک پہونچاتے ہیں۔

سکے۔ میری دوسری آڈیو کلپ پھر سے سن لیجئے۔ میرے جواب کا حاصل یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جولکھا ہے وہ جمہور فقہائے احناف کا مذہب ہے اور وہی درست ہے اور اسی کی تائید میں، میں نے آپ کے علماء کے کچھ فتاوے بھی پیش کئے تھے۔ اس سے صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ مسئلہ جو اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے، اتفاقی ہے۔ یہی جمہور فقہائے احناف نے بھی لکھا ہے۔ حتیٰ کہ خود تمہارے علماء نے بھی وہی لکھا ہے۔ اور اسی لئے میں نے آپ کے حکیم الامت صاحب کی بہشتی زیور والی عبارت بھی پیش کی تھی، تا کہ آپ خود اپنی زبان سے اس مسئلے کا اتفاقی ہونا تسلیم کرلیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔ تو ثابت ہوگیا کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے۔

لہٰذا اس موقف کے خلاف کسی بھی عالم کی تحریر خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو، یہ اس کا اپنا تفرد اور اس کے قلم کی لغزش ہے۔ اس لئے اگر آپ مولانا فیض احمد اویسی کے حوالہ سے اعتراض کرتے ہیں تو دراصل یہ صرف اعلیٰ حضرت پر ہی نہیں بلکہ جمہور فقہائے احناف، بلکہ خود تمہارے علماء پر اعتراض ہوگا۔ اور یہ آپ کی پرلے درجہ کی جہالت ہوگی۔

مولوی صاحب! کیوں بلاوجہ بات کو گھمار ہے ہیں؟ اعتراض تو جب بنتا کہ ہم مولانا فیض احمد اویسی کی عبارت کو جمہور کے خلاف درست قرار دیتے اور اس کا دفاع کرتے۔ میرے اس واضح جواب کو تیسرے کلپ میں دجل بتانا یہ خود آپ کا دجل اور فراڈ ہے۔ مگر آپ نے جو یہ بات کہی کہ آپ اٹھائیے شامی اور عالمگیری، اس کے اندر بھی یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔ ہم آپ کی غیرت علم کو چیلنج کرتے ہیں کہ اسی اطلاق کے ساتھ شامی اور عالمگیری تو کیا، فقہائے

دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب

الحق المبین کی حقانیت

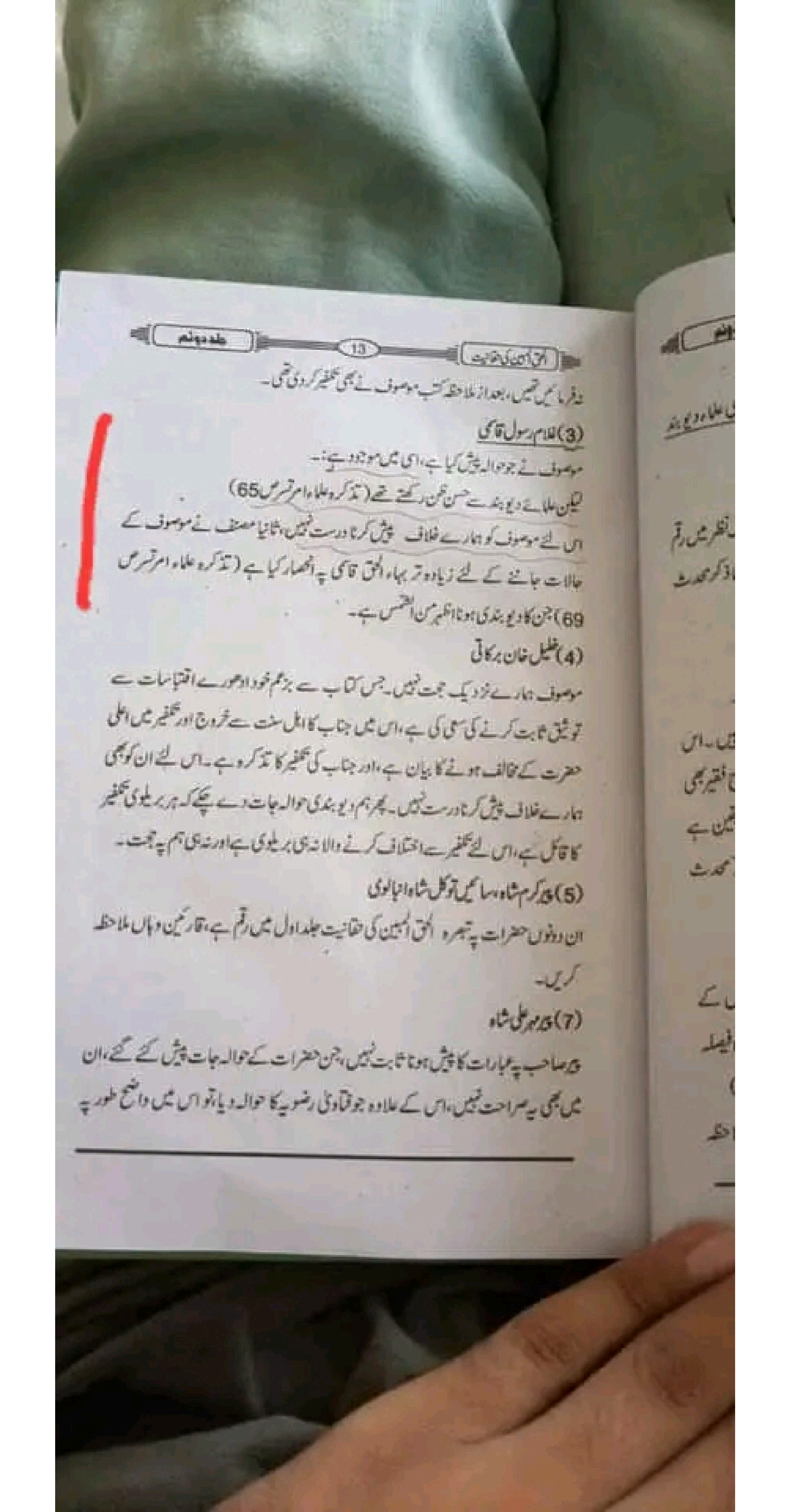


جلد دوم

مولف

محمد ممتاز تیمور قادری

پیشکش: هدایة الامة انٹرنیشنل



ذ فرمائیں تھیں، بعد از ملاحظہ کتب موصوف نے بھی تکفیر کر دی تھی۔

(3) غلام رسول قاسمی

موصوف نے جو حوالہ پیش کیا ہے، اسی میں موجود ہے:۔

لیکن علمائے دیو بند سے حسن ظن رکھتے تھے (تذکرہ علماء امرتسر ص 65)

اس لئے موصوف کو ہمارے خلاف پیش کرنا درست نہیں، ثانیاً مصنف نے موصوف کے حالات جاننے کے لئے زیادہ تر بہاء الحق قاسمی پہ انحصار کیا ہے (تذکرہ علماء امرتسر ص 69) جن کا دیو بندی ہونا اظہر من الشمس ہے۔

(4) خلیل خان برکاتی

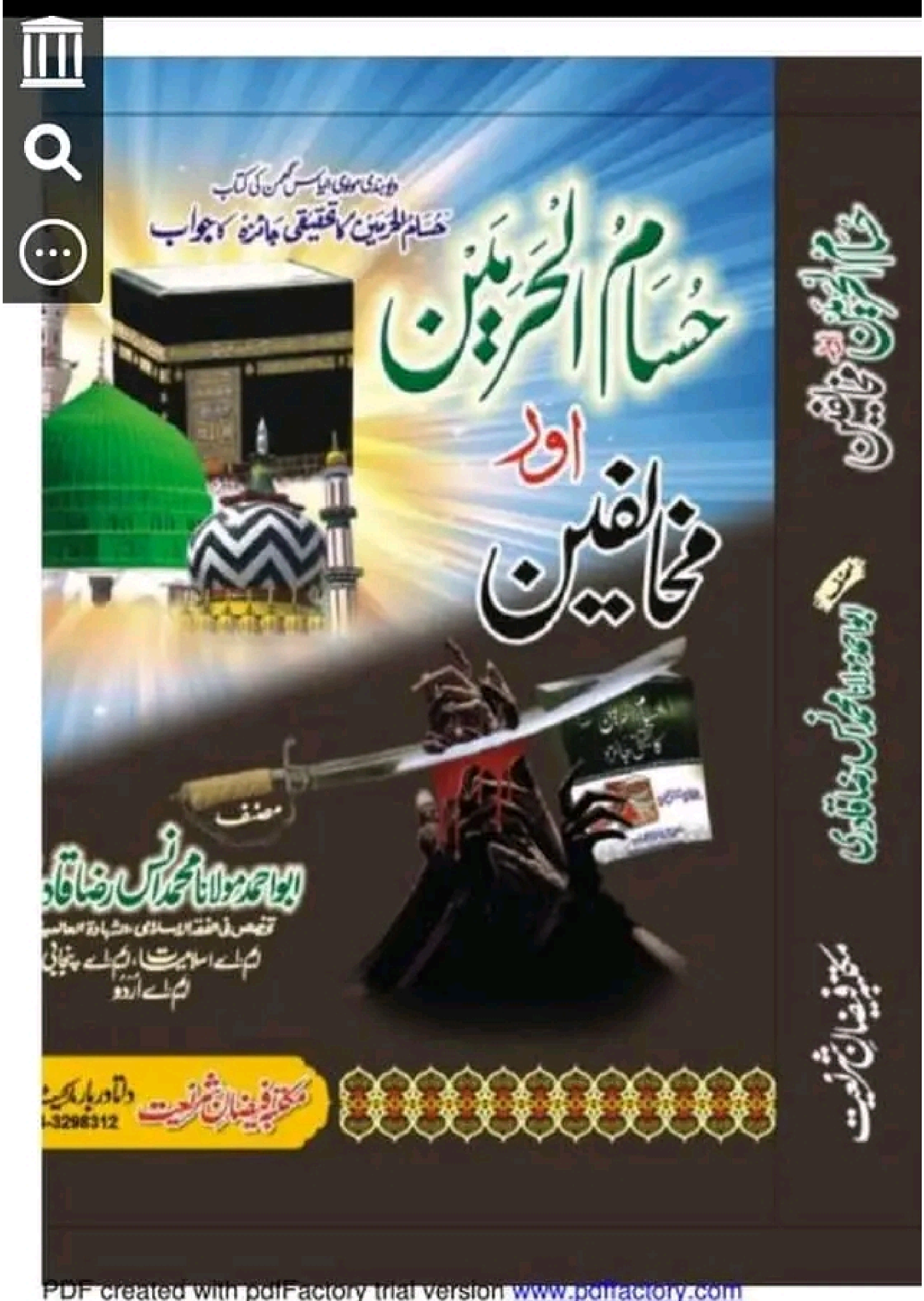
موصوف ہمارے نزدیک حجت نہیں۔ جس کتاب سے بزعم خود ادھورے اقتباسات سے توثیق ثابت کرنے کی سعی کی ہے، اس میں جناب کا اہل سنت سے خروج اور تکفیر میں اعلیٰ حضرت کے مخالف ہونے کا بیان ہے، اور جناب کی تکفیر کا تذکرہ ہے۔ اس لئے ان کو بھی ہمارے خلاف پیش کرنا درست نہیں۔ پھر ہم دیو بندی حوالہ جات دے چکے کہ ہر بریلوی تکفیر کا قائل ہے، اس لئے تکفیر سے اختلاف کرنے والا نہ ہی بریلوی ہے اور نہ ہی ہم پہ حجت۔

(5) پیر کرم شاہ، سائیں توکل شاہ انبالوی

ان دونوں حضرات پہ تبصرہ الحق المبین کی حقانیت جلد اول میں رقم ہے، قارئین وہاں ملاحظہ کریں۔

(7) پیر مہر علی شاہ

پیر صاحب پہ عبارات کا پیش ہونا ثابت نہیں، جن حضرات کے حوالہ جات پیش کئے گئے، ان میں بھی یہ صراحت نہیں، اس کے علاوہ جو فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا تو اس میں واضح طور پہ


دیوبندی مولوی الیاس گھمن کی کتاب
حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ کا جواب
حسام الحرمین
اور
مخالفین
مصنف
ابو احمد مولانا محمد انس رضا قادری
مکتبہ فیضان شریعت

(دیوبندی مذہب، صفحہ 608، ضیاء القرآن لاہور)

جی محسن صاحب سمجھ آئی یا پہلی بھی گئی؟ اب یہ ڈھکو سلے چھوڑ دیں کہ عبارت پوری نہیں لکھی، یہ نہیں کیا، وہ نہیں کیا۔

حفظ الایمان کی کفریہ عبارت کے متعلق غیر جانب داروں کی شہادتیں

دیوبندی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی عبارت میں کفر صرف بریلویوں کو ہی نظر آتا ہے ورنہ اس عبارت میں کفر نہیں ہے۔ دیوبندیوں کے اس شیطانی خیال کو مردود ثابت کرتے ہوئے چند ایسے اشخاص کا حوالہ دیا جاتا ہے جو غیر جانب دار ہیں اور انہوں نے واضح طور پر تھانوی کی اس عبارت کو کفر و گستاخی قرار دیا ہے۔

دہلی کے مشہور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت مولانا شاہ ابوالخیر دہلوی میرٹھ الٰہی بخش صاحب کی کوٹھی میں تھے وہاں امام المناظرین حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری کے حامی ایک بزرگ پیر سید گلاب شاہ اور تھانوی صاحب اور قاری طیب کے والد حافظ احمد بھی تھے۔ اب آگے قضیہ مولانا زید ابوالحسن صاحب کی زبانی سنئے:

''پیر سید گلاب شاہ نے مولوی اشرف علی صاحب کی کتاب **''حفظ الایمان''** کے صفحہ 7 کا حوالہ دیتے ہوئے سنایا: دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔۔۔الی آخرہ۔ (یعنی تھانوی کی پوری کفریہ عبارت پڑھ کر سنائی۔)

یہ سن کر آپ (مولانا ابوالخیر صاحب) نے مولوی اشرف علی سے کہا، کیا یہی دین کی خدمت ہے؟ تمہارے بڑے تو ہمارے طریقہ پر تھے، تم نے اس کے خلاف کیوں کیا؟ مولوی صاحب (اشرف علی تھانوی) نے کہا میں نے اس عبارت کی توضیح اپنے دوسرے رسالے (بسط البنان) میں کردی ہے۔ آپ (مولانا ابوالخیر صاحب) نے جواباً ارشاد فرمایا: تمہارے اس رسالے کو پڑھ کر کتنے لوگ گمراہ ہوگئے۔ ہم دوسرے رسالے کو لے کر کیا کریں گے۔

(مقالات شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 45، دائرۃ البرکات گھوسی بحوالہ بزم خیر از زید صفحہ 11 مقالات خیر، صفحہ 249)

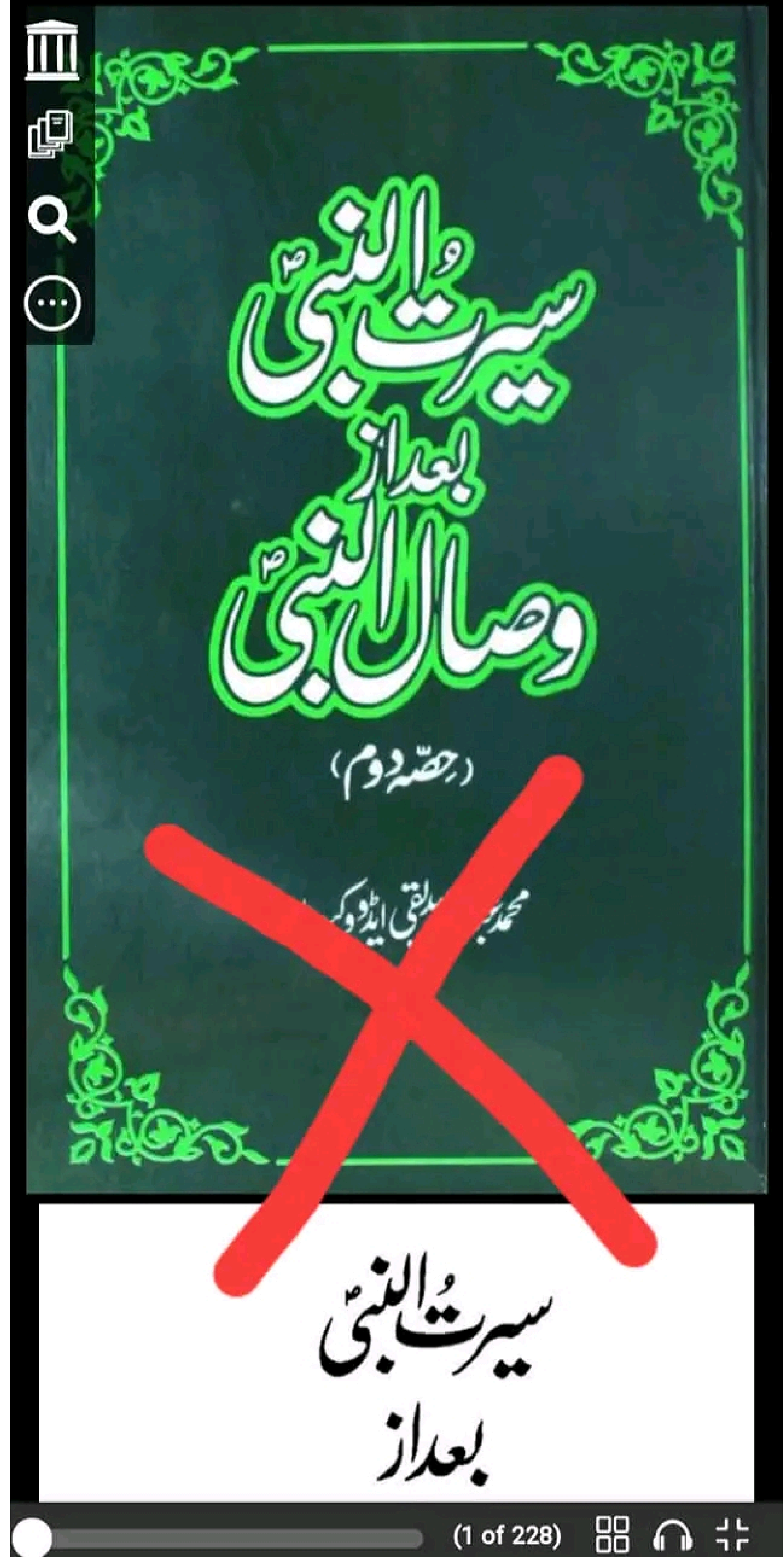
خود تھانوی صاحب نے اسے بیان کیا کہ مولانا ابوالخیر صاحب نے تھانوی صاحب کو اپنی جماعت میں شریک ہونے سے روک دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اپنی فطری موروثی خوش اخلاقی کی وجہ سے خوش اسلوبی کے ساتھ لکھتے ہیں: ''جب جماعت تیار ہوگئی تو مولانا ابوالخیر صاحب نے مصلے پر جاتے ہوئے فرمایا: میری جماعت والوں کے سوا جو لوگ ہوں وہ علیحدہ ہو جائیں۔''

(بزم جمشید)

حالانکہ جب تھانوی صاحب آئے تھے تو شاہ ابوالخیر صاحب باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے کھڑے ہو کر ملے تھے۔ مگر محبوب خدا کی شان میں گستاخی پر مطلع ہونے کے بعد نماز میں شریک نہ ہونے دیا۔

(ماخوذ از مقالات شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 46، دائرۃ البرکات گھوسی)

دوسری شہادت: انہیں حضرت مولانا ابوالخیر صاحب کے صاحبزادے جناب مولانا ابوالحسن زید صاحب لکھتے ہیں: ''حفظ الایمان کی عبارت براہین قاطعہ کی (کنہیا) والی عبارت سے قباحت و شناعت میں بڑھی ہوئی ہے، وہ (تھانوی) لکھتے ہیں کہ ذات مقدسہ پر علم غیب (حفظ الایمان کی کفریہ عبارت)۔۔الی آخرہ۔ اس رسالے کے چھپتے ہی ہندوستان کے طول و عرض میں عام طور پر مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی، اللہ کے نیک بندے متحیر تھے کہ مولوی صاحب نے کیا لکھا ہے؟ کہاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علم شریف چاہے وہ علم شریف ایک بدیہی امر کا کیوں نہ ہو اور کہاں زید و عمرو بکر اور صبی و


سیرت النبیؐ
بعداز
وصال النبیؐ
(حصّہ دوم)
سیرت النبیؐ
بعداز
(1 of 228)



بزم خیر از زید
درجوابِ بزم جمشید
مصنف
مولانا حضرت شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی
حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی دہلی ۶

المسائل کے آخر میں خود اس کا جواب کہ یہ قبل از اطلاع ہے بعد ازاں تکفیر کر دی گئی تھی۔ اس پہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ کیسے شاگرد تھے جنہیں استاذ کے مذہب کا علم نہیں تھا جواباً عرض ہے کہ یہ کہاں لکھا ہے ہر شاگرد اپنے استاد کے ہر نظریہ سے واقف ہوتا ہے؟ پھر جن کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین تک علم نہ تھا، وہ اس حوالہ سے اعتراض کریں انتہائی غیر درست بات ہے۔ عبارات اکابر کا تحقیقی جائزہ میں یہ ہرگز نہیں کہ ہر شاگرد اپنے استاد کے ہر نظریہ سے واقف ہے۔ پھر کہا کہ کیونکہ تمہارے نزدیک دیوبندیوں کی تعظیم کرنے والا کافر ہے لہذا دیدار علی شاہ کافر ہوا، جبکہ عرض ہے کہ جناب تعظیم قبل از اطلاع ہے جس کا نافی الوقت آپ کے نقل کردہ اصول سے تعلق نہیں۔ پھر کہا کہ رجوع صرف رشید احمد کے متعلق تھا جبکہ یہ بھی جھوٹ ہے، بلکہ وہاں دیگر دیوبندی عقائد پہ مطلع ہونے کی بات بھی موجود ہے، اس لئے معاند کا اسے رشید احمد کے ساتھ مخصوص کرنا درست نہیں۔ الصوارم الہندیہ کے متعلق یہ کہنا کہ وہ دیوبندیوں کے نزدیک حجت نہیں، عجیب قسم کی مخبوط الحواسی و دیوانہ پن کا اظہار ہے۔ جس پہ ہم اسی کتاب میں کلام نقل کر چکے ہیں کہ جب ہماری کتاب پہ اعتراض ہوگا تو جواباً ہم اپنی کتاب ہی پیش کریں گے۔ الغرض معاند کے سارے استدلال کا تعلق اطلاع سے ہے، جس کی نفی خود دیدار علی شاہ صاحب کر چکے ہیں، اس لئے پہلے تعظیم اطلاع کے بعد ثابت کریں مگر

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

پیر کرم شاہ کے حوالہ سے گفتگو رقم کی جا چکی ہے اور فیض احمد گولڑوی صاحب کی ہماری مسلک میں یہ پوزیشن نہیں کہ ان کا دفاع کیا جائے، ان کی کوئی بات ہم پہ حجت نہیں۔ رہ گئی یہ بات

قسط نمبر نو
تھانوی نے اور تھانوی کے دوستوں نے مانا کہ اسمیں گستاخی ہے۔

رضاخانی اب پھر کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی مثال کے مصداق اب دجالی کی آخری انتہا کو پار کرتے ہوئے کہیں گے تھانوی کے دوستوں نے حفظ الایمان میں گستاخی تسلیم کی اور اس کی شناعت و قباحت کو بیان کرنے بعد اس کو بدلنے کا مشورہ دیا۔۔

الجواب سنی دیوبندی

اولا اصولی جواب قسط 8 میں دیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

دوم۔ یہاں حضرت تھانوی کی عبارت کی شناعت وقباحت اور گستاخی بیان کرکے بدلنے کو نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ اوپر ہی لکھا یہ بعض مہربانوں کا اعتراض ہے

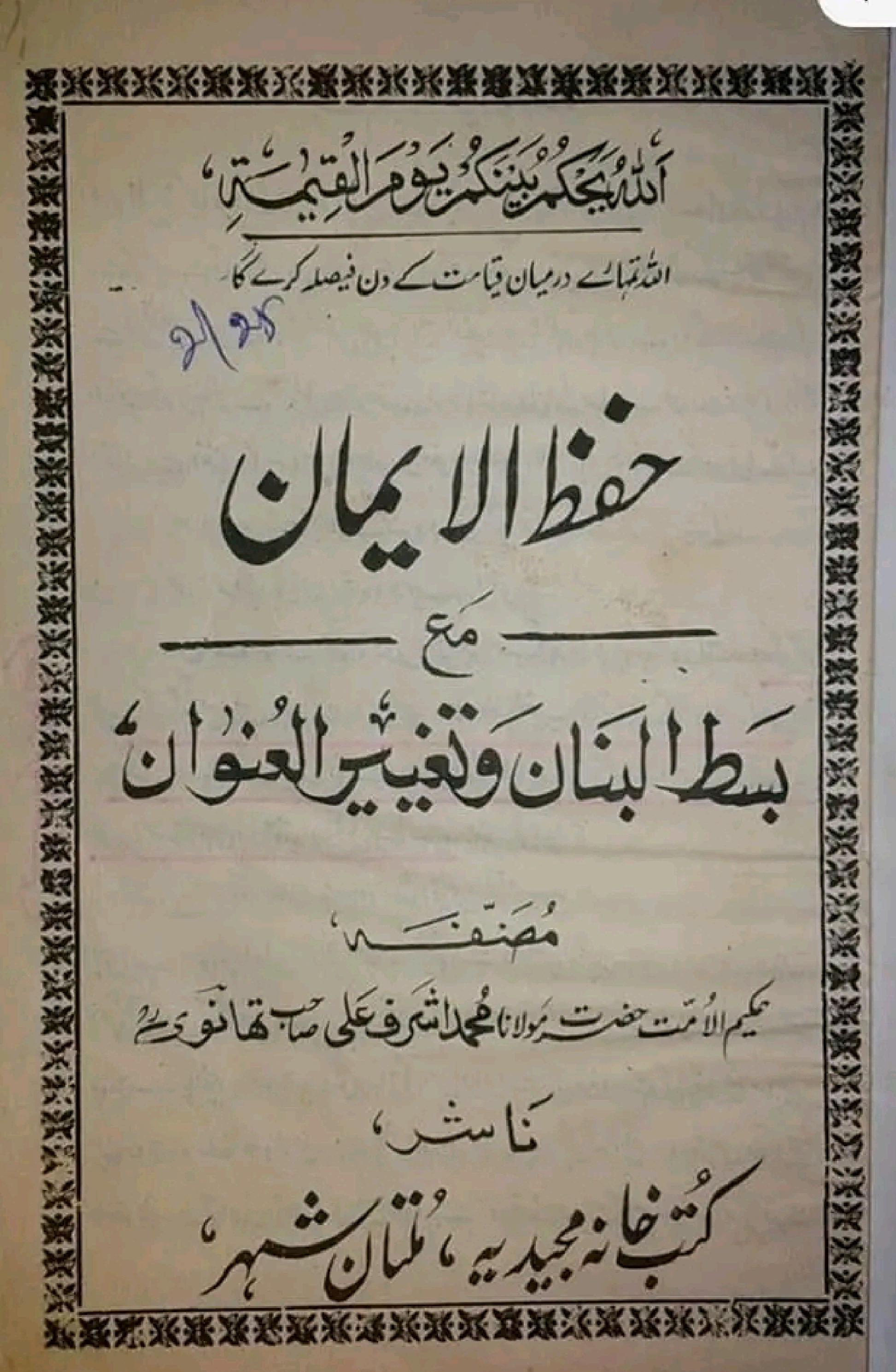
جو آپنے دجالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھپا لیا تھا

تو جناب یہاں تو مہربانوں کا اعتراض نقل کررہے ہیں ناکہ حفظ الایمان پر اپنا نظریہ بیان کررہے ہیں۔

سوم۔اس کا قرینہ یہ ہے کہ اگر تھانوی صاحب کے دوست خود گستاخی اور اس عبارت کو کفریہ سمجھتے تو عبارت ترمیم کے بجائے اس سے توبہ کرنے کو کہتے

لہذا یہاں دوستوں نے گستاخی تسلیم نہیں کی بلکہ رضاخانی نے دجالی کرکے حضرت تھانوی کے دوستوں کی طرف اس عبارت کو گستاخی سمجھنے کی طرف منسوب کر دیا۔

حالانکہ حضرت کے دوستوں نے بعض مہربانوں کا اعتراض بول کر انکے پروپیگنڈا کو دیکھتے ہوئے عبارت بدلنے کا مشورہ دیا تھا۔
پلمبر نے اپنے ایک ویڈیو میں کہا خود حفظ الایمان میں لکھا ہے اس میں جو بناء بیان کی گئ وہ واقعی تھی یعنی عبارت میں مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئ تھی اس لئے عبارت بدل دی گئ۔
الجواب سنی دیوبندی
اولا ۔ جب تک آپ لوگ دجل وفریب نہ کریں ہماری عبارت میں اس وقت تک آپ کا کام کیسے چلے گا لیکن ہم لوگوں کی نظر آپکے مجدد سے ہی آپکی دجالی پر ہے اور اسکے پرخچے اڑا نے پر ہے ۔
دوم ۔: جناب والا مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئ یہ بنا بیان ہی نہیں کی گئ یہ تو بعض مہربانوں کا مشہور اعتراض نقل کیا گیا ہے ۔
سوم۔: بناء خود لکھی ہے اسمیں کہ وہ (حفظ الایمان) کی عبارت کوئی آسمانی یا الہامی نہیں ہے کہ اس کا باقی رکھنا ضروری ہے جبکہ مہربان (رضاخانی) لوگ گستاخی گستاخی کا رٹ لگا رہے ہیں یہ بناء تھی جسکو دیکھ کر علامہ تھانوی نے عبارت بھی ترمیم کر ڈالی مگر جنکا مقصد امت مسلمہ میں انگریز کے اشارے پر فتنہ کرنا تھا بھلا وہ عبارت ترمیم۔ کرنے سے کیسے مانتے۔۔۔
لہذا پلمبر کی یہ دجالی بھی پکڑی گئ۔



اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا

حفظ الایمان

مع

بسط البنان وتغییر العنوان

مُصنفہ

حکیم الاُمت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کُتب خانہ مجیدیہ، مُلتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں حامیانِ دین وناصرانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ سجدے کی دو قسمیں ہیں تعبدی اور تعظیمی۔ تعبدی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اور تعظیمی کسی کے ساتھ مختص نہیں۔ لہٰذا تعظیماً سجدۂ قبور جائز ہے اور کہتا ہے کہ طوافِ قبور جائز ہے۔ دلیلِ جواز حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا منقول ہے انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ ۱۰۰ سطر ۱۲ بیان ذکر کشف قبور فرماتے ہیں

کرتے ہو۔ کیونکہ ہم تو خدا سے سروکار رکھتے ہیں مخلوق کے ساتھ نہیں۔

بفضلہ تعالیٰ میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں بزرگ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

اب میں اس تحریر کو ختم کرتا ہوں اور لقب بسط البنان لکف اللسان من کاتب حفظ الایمان سے ملقب کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ کتبہ اشرف علی ۲۴ شعبان ۱۳۲۹ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان

واقعہ تمہید یہ ہے: ۱۷ر صفر ۱۳۴۲ھ کو ایک خط حیدرآباد دکن سے جس کے کاتب کا عنوان از زمرۂ مخلصین حیدرآباد دکن تھا اور ذریعہ جواب منگانے کا ایک معین مولوی صاحب تھے آیا اس میں حفظ الایمان کی ایک مشہور عبارت کے متعلق (جس پر مہربانوں کا اعتراض مشہور ہے) رائے دی تھی کہ اس کی ترمیم کر دی جائے اور مقتضیات ترمیم کا اجتماع اور موانع ترمیم کا ارتفاع ان جملوں میں ظاہر کیا تھا نمبر (۱) ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیہ غیبیہ محمدیہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی کو مشعر ہے کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کر لیا جائے نمبر (۲) جس میں مخلصین حامیین جناب والا کو حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے نمبر (۳) وہ عبارت آسمانی اور الہامی عبارت نہیں کہ جس کی مصدرہ صورت اور ہیئت عبارت کا بحالہ یا بالفاظہ باقی رکھنا ضروری ہو۔ نمبر (۴) یہ سب جانتے ہیں کہ جناب والا کسی دباؤ سے متاثر ہونے والے نہیں اور نہ کسی سے کوئی طمع جاہ و مال جناب کو مطلوب ہے بجز اس کے کہ عام طور پر جناب کی کمال بے نفسی کا اعتراف

لہ مختصر بات یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ہی سب سے افضل ہیں ۱۲۔

لے سلامتی ہے ان لوگوں کے لئے جو ہدایت کا اتباع کریں ۱۲۔

ہو۔ اور حکیم الامۃ کی شان سے جو توقع تھی وہ پوری ہو سکے گی۔ اور اس مشورہ کے ساتھ ہی یہ

ہو۔ اور حکیم الامۃ کی شان سے جو توقع تھی وہ پوری ہو سکے گی۔ اور اس مشورہ کے ساتھ ہی یہ
سوال بھی تھے کہ (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ جزیہ محمدیہ زید وعمرو وغیرہ کے
مماثل ہیں یا نہیں اور نمبر (۲) جو شخص اس مماثلت کا قائل ہو اس کا کیا حکم ہے۔ اور نمبر (۳) علوم غیبیہ
جزیہ محمدیہ کمالات نبوت میں داخل ہیں یا نہیں انتہی المکتوب ملخصاً چونکہ یہ مشورہ اور سوال سب کا
مبنی تھا دلالت علی المماثلت پر اور وہ خود منفی ہے۔ اس لئے اس خط کے جواب میں مشورہ نیک
پر شکر گذاری کے ساتھ اس دلالت کی تقریر دریافت کی گئی کہ اس کے بعد جواب کا استحقاق
ہو سکتا ہے اس خط کو دیکھ کر چونکہ مشورہ نیک تھا گو بنا ضعیف تھی یہاں بعض دینی خیر خواہوں
اور اسلامی مصلحت اندیشوں نے سوال کو بدل کر پیش کیا چونکہ اس میں جو بنا بیان کی گئی واقعی تھی
اس لئے جواب میں اس مشورہ کو قبول کر لیا گیا بوجہ نافع عام ہونے کے وہ سوال وجواب ذیل
میں مسئول ہے سوال حفظ الایمان کے سوال سوم کے جواب میں ایک شق میں یہ عبارت ہے
آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ
اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی کیا
تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی
حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو
چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے الخ۔ اس عبارت پر بعض حضرات شبہ کرتے ہیں کہ اس میں
نعوذ باللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو مماثل اور مشابہ ٹھہرا دیا علوم مجانین وبہائم
کے اور یہ استخفاف ہے اور یہ استخفاف کفر ہے اور اس شبہ کا جواب رسالہ بسط البنان میں
لکھا گیا ہے وہ بالکل کافی وافی جامع مانع اور اساس شبہ کا بالکلیہ قالع ہے جس کے ملاحظہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ معترضین کے شبہ کا منشاء دو امر کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت

قسط نمبر دس
تھانوی نے تخصیص کی نفی کی جس مشارکت و مماثلت علم نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ہر کسی و ناکسی میں ثابت ہوا پلمبر تیمور کو منہ توڑ جواب۔

ناظرین۔۔موجودہ مناظر پلمبر تیمور آئے دن کوئی نہ کوئی بلنڈر کرتا رہتا ہے اس نے بھی حفظ الایمان کو کفریہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی دن ورات صرف کیا کہ حفظ الایمان میں تشبیہ ہے حفظ الایمان میں تشبیہ جیساکہ سوسال سے انکے اکابر واصاغر یہ کہر کر مٹی میں مل گئے مگر کچھ ہاتھ نہ آیا اور اہل سنت دیوبند نے جب ایک سے بڑھ کر ایک تشبیہ انکی کتابوں سے اعلام امت کی کتابوں سے پیش کئے تو خود کے گلے پڑنے لگے تو پلمبر شریف الحق امجدی کی طرح ڈیڑھ شانہ نکلا اس نے بچنے کے لئے کہا کہ اجی صرف تشبیہ نہیں ہے تخصیص کی نفی ہے جس سے مشارکت مماثلت ثابت ہوا۔

الجواب سنی دیوبندی

اولا -؛جناب: والا پہلے آپ اس بات کا اقرار کریں کہ تھانوی صاحب نے نبی کے علم کو ہر کس و ناکس سے تشبیہ نہیں دی ہے اور اس وجہ سے گستاخ نہیں ہیں بلکہ تخصیص کی نفی سے مماثلت ثابت ہوتی ہے اس لئے گستاخ کافر ہیں پھر دیکھیں آپکے گھر سے آپکا دب ر شریف کس طرح لال کیا جاتا ہے۔

دوم :- تشبیہ کفر تب ہوگا جب تخصیص کی نفی بھی ساتھ ہو اس پر قرآن وسنت سے دو چند حوالہ جات پیش کریں۔

اور جناں آپ کو تو یہ ہمت نہیں ہو سکی آپ اسکو صراحت کیساتھ واضح کرتے کہ تخصیص کی نفی حضرت تھانوی نے کس چیز میں کی ہے ؟

سوم -اگر: پلمبر صاحب آپکی مراد بعض علم غیب میں ہے کہ تھانوی صاحب کو نبی علیہ السلام سے تخصیص کی نفی نہیں کرنی چاہئے تھی توہمیں اسلاف امت سے چند حوالہ جات پیش کریں جہان انکا واضح قول موجود ہو کہ بعض علم غیب نبی کا خاصہ ہے -

چہارم :- پیر چشتی کہتا ہے

،، بعض (غیب) پر اطلاع نبی کیساتھ خاص نہیںں ،،

اصول تکفیر۔ص 411

پنجم -اگر: بعض علم غیب نبی کا خاصہ اور نبی سے بعض علم غیب کی تخصیص کی نفی صرف تن تنہا تھانوی صاحب آپ کو نظر آتے ہیں تو یہ آپکے مولوی لکھتے ہیں

شیطان کو علم غیب ہے--

دجال کو علم غیب ہے--

اولیاء کرام کے جانوروں کو علم غیب ہے

(اسکین میں دیکھیں)

اور ایک ویڈیو میں رضاخانی پیر افضل قادری خادم حسین رضوی کے سامنے کہتا ہے کہ انبیاء کے گدھوں کو بھی علم غیب ہوتا ہے---

لو اس نے بھی بعض علم غیب میں نبی کی تخصیص کی نفی کردی.

یہ سب ان میں بعض علم غیب مانتے ہیں یا کل ؟
اگر بعض مانتے ہیں تو بعض علم غیب میں نبی کی تخصیص کی
نفی آپکے گھر کے مولوی سے ثابت ہوئی یانہیں اور جب
دجال شیطان جانوروں کو علم غیب مانا تو تخصیص کی نفی
ہونے کیسا تھ ان سب میں مماثلت و مشارکت ثابت ہوئی یا
نہیں ؟ اور جب مماتلث و مشارکت ثابت ہوئی تو پھر آپکے
قول کے مطابق یہ حضرات بھی گستاخ ثابت ہوگئے ۔

ششم :۔ مطالع شرح طوالع للبیضاوی پلمبر تیمور کے اصول
سے گستاخ مطالع کی عبارت کا ترجمہ شریف الحق امجدی کی
کتاب سے ،فلاسفہ، کا مذہب یہ ہے کہ نبی وہ جسمیں تین
خاصے ہوں پہلا یہ کہ بغیر تعلیم و تعلم کے اپنے نفس کے
جوہر کی صفائی اور مبادی عالہ کیساتھ شدت اتصال کی بدولت
غیب پر مطلع ہو اس پر اعتراض وارد کیا گیا ہے کہ انہوں
نے غیب پر مطلع ہونے سے تمام غیوب پر مطلع ہونا مراد لیا
ہے تو یہ کسی کے نبی ہونے کے لئے یہ شرط نہیں اور اگر
انہوں نے بعض غیب مطلع ہونا مراد لیا ہے تو یہ نبی کا
خاصہ نہیں اس لئے کہ بعض غیب پر مطلع ہونا تو ہر ایک
کے لئے تعلیم و تعلم کے بغیر ممکن ہے،،، منصفانہ
جائزہ۔123

اب دیکھیں اس عبارت میں وضاحتا وصراحتا بعض غیب میں نبی کی تخصیص کی نفی کی اور پھر ساتھ ہی بعض علم غیب کو بغیر تعلیم و تعلم کے ہر ایک (جانور ، صبی مجنوں)کے لئے ممکن مانا

لہذا پلمبر نے گستاخی ثابت کرنے کی کوشش حضرت تھانوی کی اور پلمبر کے اصول سے گستاخ ثابت ہوئے مطالع شرح طوالع للبیضاوی صاحب

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا

جو کچھ کیا پلمبر تیمور نے کیا بے خطاء ہوں میں۔

تخصیص پر رضا خانی کا دیوبندی حوالہ پیش کرنے کا منہ توڑ جواب۔۔۔

رضاخانی اعتراض ۔

تھانوی کہتا ہے بعض علم غیب میں حضور کی کیا تخصیص ہے جبکہ قاسم نانوتوی لکھتا ہے مجھے اولین و آخرین کا علم دیا گیا ہے (تحذیر الناس) جس سے تخصیص ثابت ہوگئی

الجواب سنی دیوبندی (اولا)

قاسم العلوم کی عبارت میں میں نبی علیہ السلام کے جملہ مخلوقات پر علم کی برتری کی بات ہے جسکا اہل سنت میں نہ کوئی منکر ہے اور نا ہی اس خصوصیت میں اہل سنت دیوبند مخلوق میں کسی اور کو شریک مانتے ہیں جبکہ حضرت تھانوی کی عبارت میں مطلق بعض علم غیب کی بات ہے اور قاسم نانوتوی صاحب کی عبارت میں علم کی برتری کی بات ہے لہذا کوئی تضاد نہیں ۔

دوم :- اگر قاسم العلوم نے کہیں یہ لکھا ہوکہ بعض علم غیب نبی کا خاصہ ہے تو پیش کریں لیکن مجھے معلوم ہے صبح قیامت تک کوئی رضاخانی قاسم العلوم سے یہ نہیں دکھا سکتا کیونکہ قاسم نانوتوی کیا اہل سنت کے سلف و خلف میں کوئی بھی بعض علم غیب کو نبی کا خاصہ نہیں لکھتے

لہذا قاسم نانوتوی صاحب کی عبارت میں الگ بات ہے اور حضرت تھانوی کی عبارت میں الگ بات ہے۔

٧٨٦

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم لوگ قطعی طور پر کافر ہو گئے

سنی دیوبندی اختلافات
کا
منصفانہ جائزہ

از

فقیہ عصر علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری
صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ

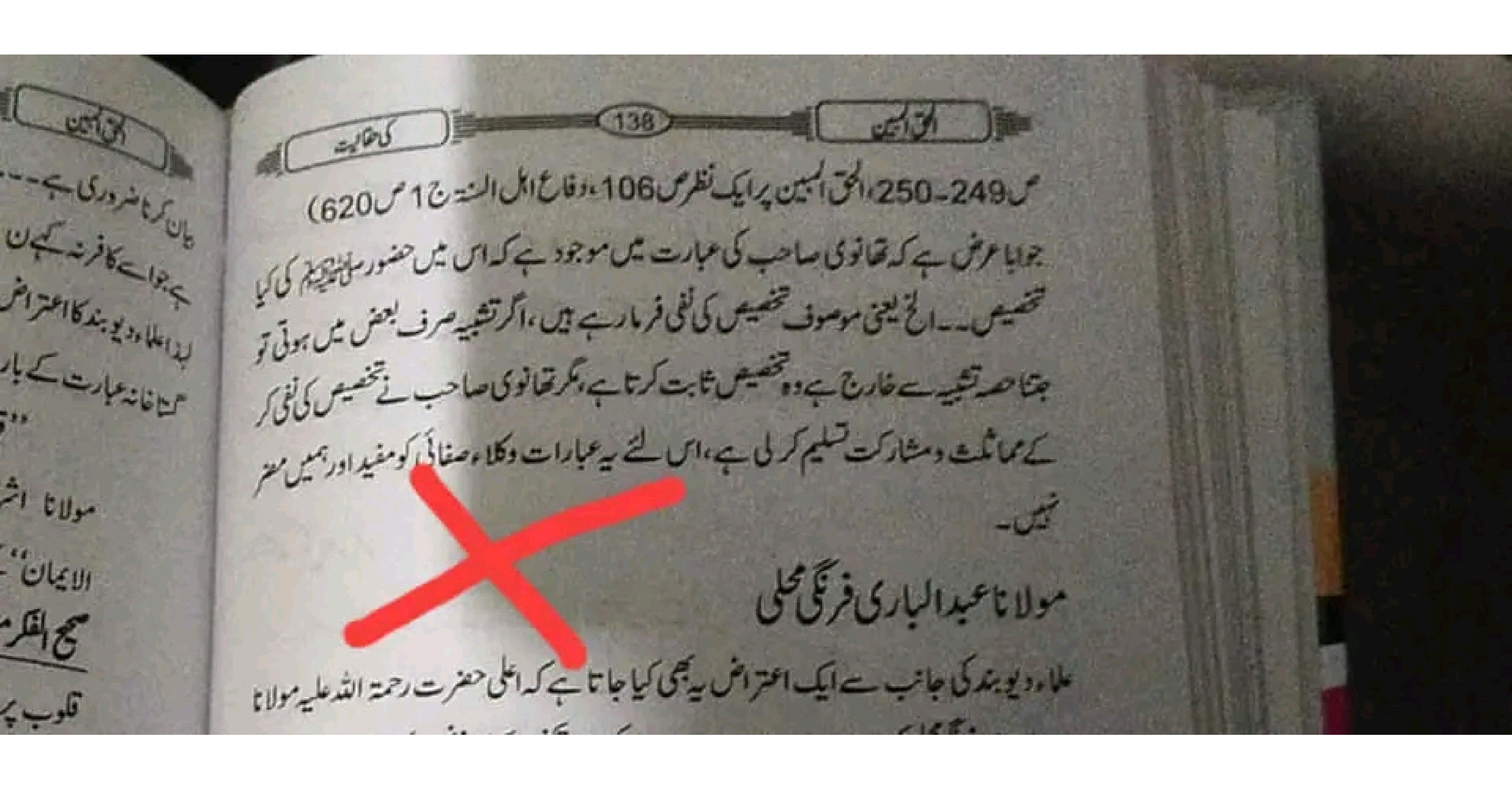
ناشر
دائرۃ البرکات کریم الدین پور گھوسی ضلع مئو ۔ پن ۲۷۵۳۰۴
(یو، پی)
پن کوڈ ۲۷۵۳۰۴

بوجوه اذ الاطلاع علی جمیع المغیبات لایجب لنبی اتفاقا منا ومنکم ولهذا قال سید الانبیاء ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ومامسنی السوء والبعض ای الاطلاع علی البعض لایختص به ای بالنبی	مردود ہے کیونکہ اس پر ہمارا تمہارا اتفاق ہے کہ تمام مغیبات پر نبی کیلئے مطلع ہونا ضروری نہیں اسی وجہ سے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں (کل) غیب جانتا تو خیر کثیر جمع فرما لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی اور بعض غیب پر مطلع ہونا نبی کے ساتھ خاص نہیں۔"

(موقف سادس، مرصد اول، مقصد اول ص۳۱۹)

مطالع الانظار شرح طوالع الانوار للبیضاوی کی عبارت یہ ہے:

فذهب الحکماء الی ان النبی من کان مختصا بخواص ثلث۔ الاولی ان یکون مطلعا علی الغیب بصفاء جوهر نفسه وشدة اتصاله بالمبادی العالیة من غیر سابقة کسب وتعلیم وتعلم (الی قوله) قد اورد علی هذا بانهم ان ارادوا بالاطلاع الاطلاع علی جمیع الغائبات فهو لیس بشرط فی کون الشخص نبیا بالاتفاق وان ارادوا به الاطلاع علی بعضها فلایکون ذالك خاصة	فلاسفہ کا مذہب یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس میں تین خاصے ہوں پہلا یہ کہ بغیر تعلیم وتعلم کے اپنے نفس کے جوہر کی صفائی اور مبادی عالیہ کیساتھ شدت اتصال کی بدولت غیب پر مطلع ہو۔ اس پر یہ اعتراض وارد کیا گیا ہے کہ انھوں نے غیب پر مطلع ہونے سے اگر تمام غیوب پر مطلع ہونا مراد لیا ہے تو بالاتفاق کسی کے نبی ہونے کیلئے یہ شرط نہیں۔ اور اگر انھوں نے بعض غیب پر مطلع ہونا مراد لیا ہے۔ تو یہ نبی کا خاصہ نہیں اس لئے کہ بعض غیب پر مطلع ہونا ہر ایک کیلئے تعلیم وتعلم کے بغیر ممکن ہے اور نیز تمام نفوس بشریہ متحد بالنوع ہیں



ص249-250، الحق المبین پر ایک نظر ص106، دفاع اہل السنۃ ج1 ص620)

جوابا عرض ہے کہ تھانوی صاحب کی عبارت میں موجود ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص۔۔۔الخ یعنی موصوف تخصیص کی نفی فرما رہے ہیں، اگر تشبیہ صرف بعض میں ہوتی تو جتنا حصہ تشبیہ سے خارج ہے وہ تخصیص ثابت کرتا ہے، مگر تھانوی صاحب نے تخصیص کی نفی کر کے مماثلت و مشارکت تسلیم کر لی ہے، اس لئے یہ عبارات وکلاء صفائی کو مفید اور ہمیں مضر نہیں۔

مولانا عبدالباری فرنگی محلی

علماء دیوبند کی جانب سے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ مولانا



علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب
الحق المبین کی
حقانیت
جلد دوم
مولف
محمد ممتاز تیمور قادری
پیشکش: ھدایۃ الامۃ انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب لاجواب

مسمّٰی بہ

ضربِ حیدریہ علیٰ اعناق النجدیہ

معروف بہ

تاریخ وہابیہ

از قلم

جناب حافظ حبیب اللہ صاحب قریشی

پھگواڑی تحصیل کوہ مری

اور مصنف کہتا ہے کہ انبیاء کرام کا علم غیب کا تو بلند مقام ہے۔ اولیائے کرام کے حیوانوں کو بھی علم غیب حاصل ہو جاتا ہے۔

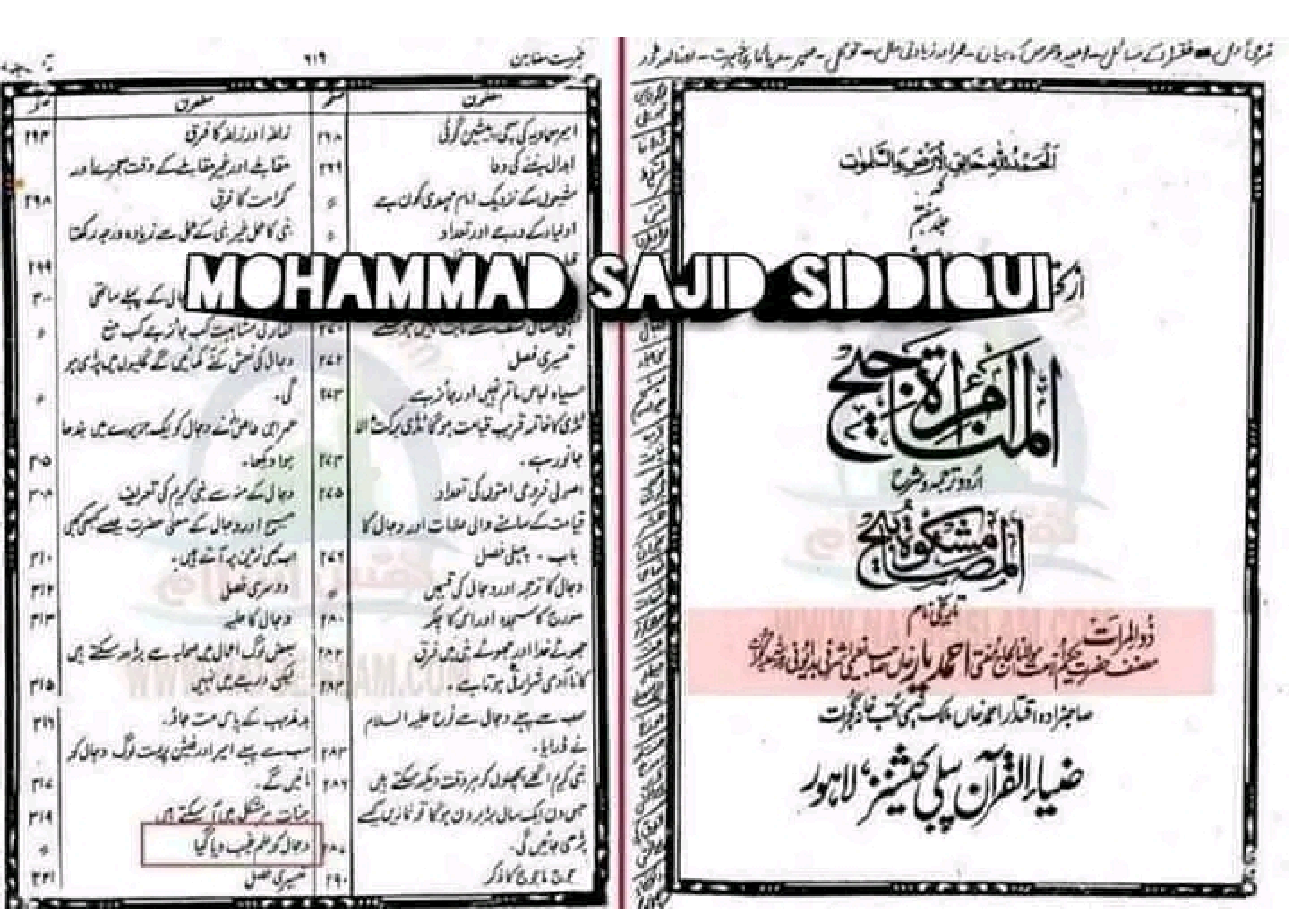
مولوی قاسم صاحب کی بھی سنیئے، علوم اولین اور ہیں اور علوم آخرین اور۔ لیکن وہ سب علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں۔

لیجئے۔ بڑے صاحب اسماعیل دہلوی اور رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ رسول کو کیا خبر۔ اور چھوٹے صاحب اور ان کے پیروکار کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علوم اولین و آخرین کے جامع اور ہر قسم کے غیوب کی خبر دینے والے ہیں یعنی ما کان و مایکون کے ہر قسم کے غیبوں کی خبریں دینے ہیں اب فیصلہ آپ کریں کہ کس کس کی بات مانی جائے بڑوں کی بات مانیں گے تو چھوٹے تمام مشرک اور کافر۔ اور چھوٹوں کی بات مانیں گے تو بڑے صاحب دائرۂ اسلام سے خارج ہوتے ہیں۔ فیصلہ دیوبندی علما خود کریں۔ اگر ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

دونوں مسلمان یا دونوں کافر

قارئین حضرات نے دیکھ لیا کہ ایک ہی سوال کے جواب میں بھانت بھانت کی بولیاں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ وہ اونٹ ہے جس کی کوئی کل سیدھی نہیں کوئی مولوی قاسم کو جاہل الابیروہ کہہ رہا ہے اور کوئی کافر۔ اور فاسق، کوئی التزام کفر اور لزوم کفر کی بحث میں الجھا ہوا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتوٰی نویسی یا فتوٰی بازی کا کوئی معیار ہی نہیں اور سارے فتوے اسی بنیاد پر ہیں کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تحریر [illegible] علوم کا شعر ہے تو پھر اس تحریر



الحمد للہ خالق الارض والسموات

جلد ہفتم

مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

دجال کو علم غیب دیا گیا

...لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ

...ے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا پھر ضرور میں

...بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ

...ں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے

...شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

...ے ۳ اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ۴

...مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ

...جا رد کیا گیا راندہ ہوا ۵ ضرور جو ان میں سے

...لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ

...ں تم سب سے جہنم بھر دوں گا ۶ اور اے آدم

...وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

...جنت میں رہو تو اس سے جہاں چاہو

...تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ

...کے پاس نہ جانا ۹ کہ حد سے بڑھنے والوں

...فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

...شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا ۱۱

...عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

...کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں ۱۲ اور بولا

...نَهٰىكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ

...نے اس پیڑ سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ

...اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

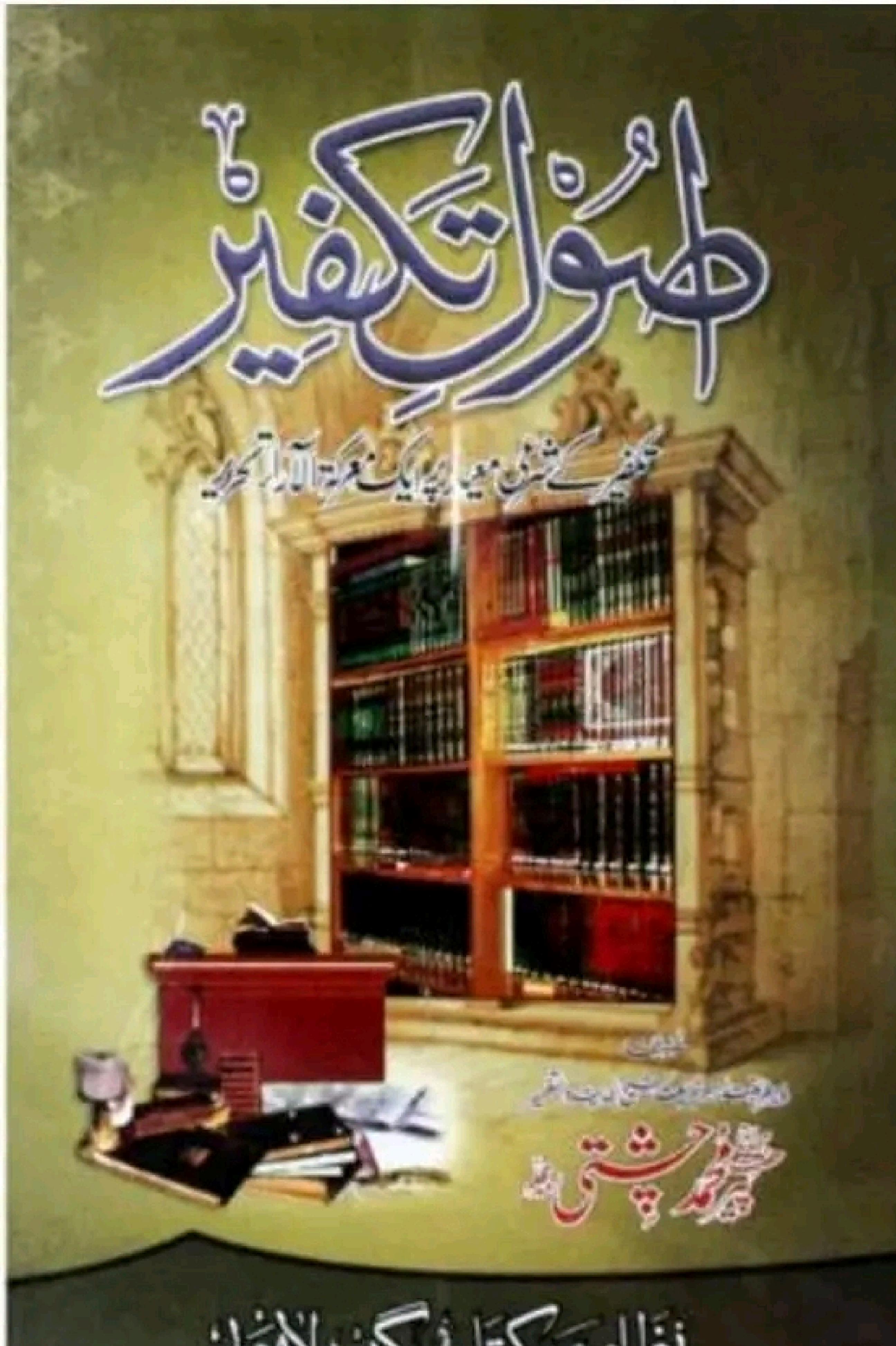
...ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ۱۳

...اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

...کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ۱۴

عمر دراز ہو جاتی ہے۔ جب شیطان مردود کی دعا سے عمر میں زیادتی ہو گئی تو اگر انبیاء کرام اولیاء عظام کی دعاؤں سے یا بعض نیک اعمال کی برکت سے عمر لمبی ہو جاوے تو کیا مضائقہ ہے اس کی پوری بحث اور تقدیر بدلنے پر مفصل گفتگو ہماری کتاب اسرار الاحکام یا تفسیر نعیمی میں ملاحظہ کرو

❶ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی سچ بولنا کفر ہو جاتا ہے۔ گمراہ کرنے والا رب ہے۔ مگر یہ کہنا کفر ہے کہ بے ادبی ہے۔ شیطان یہ کہہ کر زیادہ مردود ہوا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا (اعراف: ۲۳) ہم نے اپنے پر ظلم کیا تو ان کی معافی ہو گئی ❷ یعنی باپ کا بدلہ اولاد سے لوں گا۔ ان کے دلوں میں وسوسے ڈالوں گا گناہوں کی رغبت دوں گا نیکی سے روکوں گا بعض کو کافر و مشرک بنا دوں گا تاکہ دوزخ میں اکیلا نہ جاؤں جماعت کے ساتھ جاؤں۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تقیہ ایسی بری چیز ہے کہ رب کے سامنے شیطان نے بھی نہ کیا جو اسے کرنا تھا صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان دراصل انسانوں کا دشمن ہے۔ جو جنات ایمان لے آویں ان کا دشمن اس لیے ہے کہ انہوں نے انسانوں کے سے یہ کام کیوں کیے۔ فرشتوں حوروں کا وہ دشمن نہیں اس لیے لَهُمْ کہا ❸ یہاں اوپر نیچے کا ذکر نہ کیا کیونکہ آنے والا چار طرف سے ہی آتا ہے ❹ اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا ہے چنانچہ اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔ رب نے فرمایا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا: ۱۳) شیطان بیماری ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم علاج جب بیماری کی قوت یہ ہے تو نبی کا علم اس سے زیادہ ہونا چاہیے ❺ آج فرشتوں میں ذلیل اور آئندہ ہر جگہ ذلیل و خوار کہ لعنت کی مار تجھ پر پڑتی رہے۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی دشمنی تمام کفروں سے بڑھ کر ہے۔ شیطان باوجود عالم زاہد ہونے کے ایسا ذلیل کیوں ہوا۔ صرف حضرت آدم نبی کی دشمنی میں۔ اس سے بارگاہ نبوت کے گستاخوں کو سبق لینا چاہیے ❻ اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان اور بعض جنات اور بعض انسان سب ہی جائیں گے اور ان جنات کو آگ سے ایسے ہی تکلیف پہنچے گی جیسے انسان کو مٹی کے ڈھیلے یا اینٹ لگ جانے سے تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ جنت صرف انسانوں کے لیے ہے كما هو قول ابی حنيفه ❼ عارضی طور پر کیونکہ انہیں زمین کی خلافت کے لیے پیدا فرمایا گیا تھا۔ جنت میں ٹریننگ دینے کے لیے رکھا گیا تھا تاکہ دنیا کو اس طرح بسائیں اور بسانے کی اپنی اولاد کو تعلیم دیں ❽ معلوم ہوا کہ جنت کے میوے پیدا ہو چکے ہیں اور اللہ کے بعض بندوں نے وہ کھائے...


اصولِ تکفیر
تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکۃ الآرا تحریر
پیر محمد چشتی
نظامیہ کتاب گھر لاہور

علی المغیبات کی امتیازی شرط کیساتھ اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

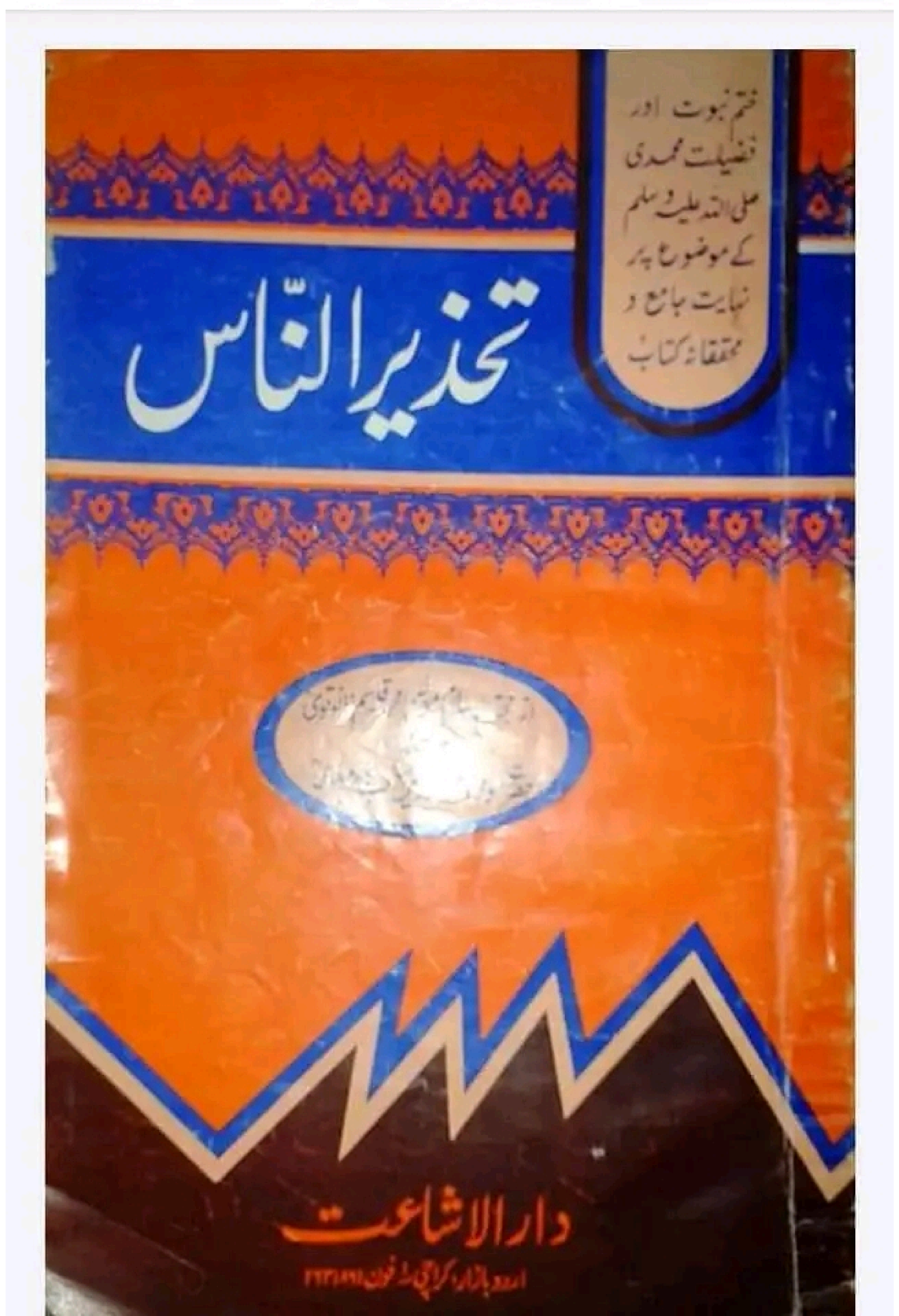
"اَلْاِطِّلَاعُ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُغَیَّبَاتِ لَا یَجِبُ لِلنَّبِیِّ اِتِّفَاقًا وَالْبَعْضُ لَا یَخْتَصُّ بِہٖ"

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مغیبات پر اطلاع نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونا اس لئے غلط ہے کہ نبی کیلئے جمیع مغیبات پر مطلع ہونے کا عدم وجوب ہمارے اور تمہارے مابین متفقہ مسئلہ ہے اور بعض پر اطلاع نبی کے ساتھ خاص نہیں ہے تو پھر اطلاع علی المغیبات کا نبوت کے لئے امتیازی شرط ہونے کا مطلب ہی کیا رہا۔

(المواقف صفحہ ۳۴۲ مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ)

مواقف کی اس عبارت کو نظر انصاف سے دیکھنے والا کوئی شخص بھی اس کا پس منظر علم غیب کے مفہوم لغوی اور مفہوم شرعی کا امتیاز قرار دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ علم غیب بمعنی جمیع مغیبات کو جاننا نبی کیلئے واجب نہ ہونے کا فلسفہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کیلئے واجب اور اس کی صفت مختصہ ہے، جمیع مغیبات کو عدم تناہی اور ازلیت وابدیت اور احاطہ لازم ہونے کی بناء پر نبی کیلئے ممکن ہی نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو یہی چیز علم غیب کا شرعی مفہوم ہے۔

جس کو امام المتکلمین عضد الملت والدین نے نبی کیلئے غیر ضروری قرار دیا جبکہ اس کے مقابلہ میں بعض مغیبات پر مطلع ہونے کو نبی کے ماسوا اور خلائق کیلئے بھی ممکن تسلیم کر رہے ہیں تو وہ علم غیب کے لغوی مفہوم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس کی شرح میں میر السید السند نے بھی ان دونوں حصوں کی ایسی تشریح کی ہے جس سے بعض مغیبات پر مطلع ہونے کا تعلق


ختم نبوت اور
فضیلت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم
کے موضوع پر
نہایت جامع و
محققانہ کتاب
تحذیر الناس
دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی۔ فون

ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی یا اینہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم
کہو وہی موصوف بالذات ہوگا۔ اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور
کسی اور کا فیض نہ ہوگا۔ الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ
ختم ہو جاتا ہے، چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو
یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی یعنے بالعرض ہیں اور
یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں
اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتی تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا
علے الدوام وجود اور کمالات وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے۔ سو اسی طور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے، یعنی آپ موصوف بوصف
نبوت بالذات ہیں۔ اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی
نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم
ہو جاتا ہے۔ غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔ اور یہی وجہ ہوئی
کہ بشہادت۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول
مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اور انبیاء کرام علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر
ایمان لانے اور آپ کے اتباع اور اقتدار کا عہد کیا گیا، ادھر آپ نے یہ ارشاد
فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعد
نزول حضرت عیسے کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے ادھر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ علمت علم الاولین والاخرین بشرط فہم اسی جانب
مشیر ہے شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ اس ارشاد سے ہر خاص و عام کو یہ بات واضح
ہے کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں اور علوم آخرین اور۔ لیکن وہ سب علوم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں سو جیسے علم سمع اور ہے اور علم بصر اور پر یہ باہم
پر قوت عاقلہ اور نفس ناطقہ میں یہ سب علوم مجتمع ہیں ایسے ہی رسول اللہ صلعم
اور انبیاء باقی کو سمجھئے۔ پر ظاہر ہو کہ سمع و بصر اگر مدرک عالم ہیں تو بالعرض

قسط نمبر گیارہ
علامہ خالد محمود صاحب کی کتاب سے حفظ الایمان کی عبارت کفریہ ثابت کرنے کا پلبر تیمور کو منہ توڑ جواب۔

ناظرین :- جب رضائی حفظ الایمان میں اپنے دعویٰ کے
مطابق کفر ثابت کرنے سے عاجز ہوجاتے تو انکا حربہ یہ
ہوتا ہے کہ چاند پوری کے فتوی ٹانڈوی تھانوی کافر
نعمانی کے فتوی سے چاندپوری تھانوی کافر ہم نے اس کا
جواب اپنی تحریر میں دے رکھا ہے۔۔
مگر اسی سلسلہ کی ایک کڑی موجودہ رضائی مناظر پلمبر تیمور
نے علامہ خالد محمود سے حفظ الایمان کی عبارت کو کفریہ
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی سردست اسکا جواب پیش
کیئے دیتا ہوں ۔
پلمبر خالد محمد رحمہ اللہ کے متعلق لکھتا ہے
،غور، کیجئے قرآن کا نام کتے کے نام کیساتھ ذکر کرکے
مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے قرآن کی کتنی سخت بے
ادبی کی ،،،

اس پر پلمبر کا ریمارکس کہتا ہے اب اس عبارت کے تناظر میں حفظ الایمان کی عبارت کو دیکھا جائے تو ہم کہسکتے ہیں کہ خالد محمود کے مطابق تھانوی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کیساتھ جانوروں حقیرو رذیل چیز کا ذکر کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبی کی،،،الحق المبین کی حقانیت۔ص 152

الجواب سنی دیوبندی

اولا ؛-جناب علامہ خالد محمود نے قرآن کے نام کیساتھ کتے کا ذکر لکھ رہے ہیں نہ کہ حضور کے نام کیساتھ جانوروں کا ذکر لکھا ہے۔

دوم ؛- تم نے لکھا کہ تھانوی صاحب نے حضور کے نام کیساتھ جانورو حقیر چیزوں کا ذکر کیا

پلمبر میرا چیلنج ہے تمہیں حفظ الایمان کی صرف متنازعہ عبارت نہیں بلکہ پوری حفظ الایمان سے یہ دکھادو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کیساتھ علامہ تھانوی نے جانوروں حقیر چیزوں کا ذکر کیا ہو ؟

سوم :- آپ اپنے گھر کی کتاب پڑھتے نہیں منہ اٹھاکر اعتراض کرنے چلے آتے ہیں۔آپکے مفتی انس صاحب گھمن صاحب کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں "تھانوی نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانوروں کا ذکر کیا ہے تو اسمیں کیا توہین ہے ؟ یہ دیوبندیوں میں تو توہین نہیں ہوسکتی البتہ شرعا یہ سخت توہین ہے ،، حسام الحرمین اور مخالفین۔ ص 427

یہ لیجئے پلمبر صاحب اگر بالفرض حفظ الایمان میں یہ ہو بھی تو آپ کے مفتی صاحب نے لکھ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانوروں کا ذکر کیا جائے تو دیوبندیوں کے نزدیک توہین نہیں

جب ہمارے نزدیک توہین نہیں ہے تو پھر آپ کا اس سے توہین و گستاخی ثابت کرنے میں شرم نہیں آتی ؟

اب خالد محمود صاحب کو آپ اپنے گھر کے اصول سے دیوبندیت خارج مان کر ہی یہ کفر ثابت کر سکتے ہیں اگر انکو دیوبندی مانتے ہیں تو پھر مفتی انس کے اصول جو حفظ الایمان کی عبارت کو جوڑ توڑ کر کفر ثابت کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ احمد رضا بریلوی کے دھرم کی طرح باطل ومردود ثابت ہوا۔

حفظ الایمان کی عبارت خالد محمود کی نظر میں

جناب خالد محمود صاحب لکھتے ہیں:۔

غور کیجئے قرآنا کا نام کتے کے نام کے ساتھ ذکر کر کے مولوی محمد عمر صاحب اچھروی نے قرآن کی کتنی سخت بے ادبی کی (مطالعہ بریلویت ج۱ ص۴۱۰)

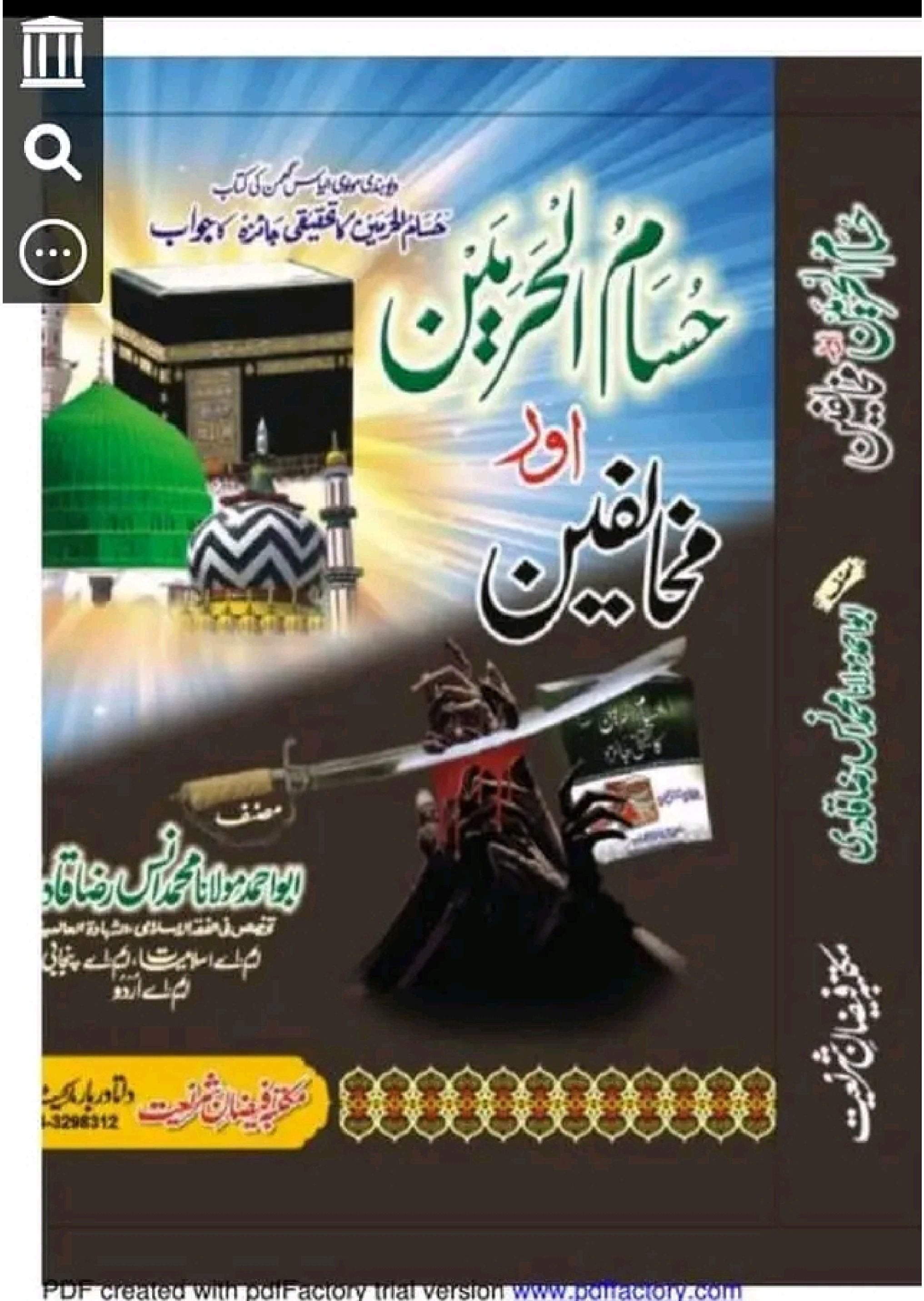
اب اس عبارت کے تناظر میں حفظ الایمان کی عبارت کو دیکھا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ خالد محمود کے مطابق تھانوی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ جانوروں، حقیر و رذیل چیزوں کا ذکر کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبی کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خیال

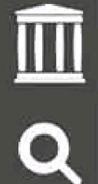
اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:۔

تقضائے ظلمات بعضہا فوق بعض زنا کے وسوسے [illegible] بی بی کی مجامعت کا خیال **بہتر** ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف [illegible] جناب رسالت مآب [صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم] ہی ہوں، اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل [illegible] کی صورت میں مستغرق ہونے **سے برا ہے**۔ کیونکہ۔ شیخ کا خیال تو تعظیم [illegible] بزرگی کے ساتھ انسان [illegible] ل میں چمٹ جاتا ہے۔ اور بیل اور گدھے [illegible] لونہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور [illegible] م بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے۔ [illegible] یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی [illegible] کھینچ کر لے جاتی ہے۔ حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا [illegible] ہے" (صراط مستقیم ص۱۱۸)

تبصرہ:۔ حضور غزالی زماں رقم طراز ہیں:۔



لسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے



تشبیہ دی گئی ہے۔ مشبہ حضور (علیہ السلام) کا علم، مشبہ بہ زید، عمرو اور جانوروں کا علم، تشبیہ کی وجہ بعض علوم میں حضور (علیہ السلام) اور جانوروں کے علم کا اشتراک، غرض یہ کہ حضور کے لئے علم غیب کا اطلاق جائز نہیں، اس عبارت میں حرف تشبیہ لفظ ''ایسا'' ہے۔

دیو بندی مفتی خلیل کا کہنا کہ تشبیہ میں ضروری نہیں کہ توہین ہی ہو، یہ دیو بندیوں کی اپنی ایجاد ہے۔ تشبیہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی اعلیٰ کو ادنی سے تشبیہ دی جائے تو یہ یقیناً توہین ہوتی ہے۔ اس پر انہوں نے وحی اور گھنٹی کی مثال پیش کی۔ جس سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ تھانوی نے اگر حضور (علیہ السلام) کے ساتھ جانوروں کا ذکر کیا ہے تو اس میں کیا توہین ہے؟ یہ دیو بندیوں میں تو توہین نہیں ہو سکتی البتہ شرعا یہ سخت توہین ہے۔ وحی اور گھنٹی کو جو مثال دے کے استدلال کیا ہے وہ انتہائی جاہلانہ ہے۔ حدیث پاک میں وحی کے گھنٹی سے کلی طور پر تشبیہ نہیں دی گئی بلکہ تشبیہ مسلسل آواز آنے میں دی گئی ہے۔ یعنی جس طرح گھنٹی سے آواز آتی رہتی ہے جب تک گھنٹی بجتی رہی اسی طرح فرشتہ جب وحی لے کر آتا ہے تو دوران وحی ایک آواز (جو گھنٹی کی آواز کے علاوہ ہے وہ) سنائی دیتی رہتی ہے۔ فتح الباری میں اس حدیث کے متعلق ہے "فإن قيل المحمود لا يشبه بالمذموم والمشبه الوحي وهو محمود والمشبه به صوت الجرس وهو مذموم لصحة النهي عنه والجواب أنه لا يلزم في التشبيه تساوي المشبه بالمشبه به في الصفات كلها بل يكفي اشتراكهما في صفة،قيل والصلصلة المذكورة صوت الملك بالوحي ملخصا" یعنی اگر کہا جائے کہ محمود چیز کو مذموم سے مشابہت نہیں دی جاتی کہ یہاں مشبہ وحی ہے اور مشبہ بہ گھنٹی کی آواز ہے جبکہ گھنٹی کی ممانعت حضور علی (علیہ السلام) سے ثابت ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تشبیہ میں مشبہ کا مشبہ بہ سے تمام صفات میں برابری ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ کسی ایک صفت میں اشتراک پایا جانا بھی کافی ہے۔ کہا گیا کہ اس حدیث میں گھنٹی سے مراد فرشتے کی وحی کے دوران آواز ہے۔ (فتح الباري شرح صحيح البخاري، جلد 1، صفحه 20، دار المعرفة بيروت)

اگر دیو بندی مولوی مفتی خلیل جسے گھمن صاحب بریلوی ظاہر کرتے ہیں اس کی مردو تحقیق بھی لی جائے کہ ''تشبیہ میں برابری نہیں ہوتی اگر کسی اعلی درجہ کی چیز کو کسی ادنی درجہ کی چیز سے بغرض سمجھانے مخاطب کو تشبیہ دے دی جائے تو اس کو توہین و تنقیص نہیں کہا جا سکتا۔'' تو کسی دیو بندی کو یہ کہنا درست ہوگا کہ آپ ایسے ہیں جیسے کتا ہوتا ہے کہ وہ بھی مالک کا فرمانبردار ہوتا ہے اور آپ دیو بند مذہب کے فرمانبردار ہیں۔ اب اسے مثال، سمجھیں یا تشبیہ دونوں صورتوں میں دیو بندی مذہب میں یہ توہین نہیں ہے۔ اب کیا خیال ہے ہر دیو بندی کو یہ کہنا شروع نہ کر دیا جائے؟

قسط نمبر بارہ

حفظ الایمان کی عبارت میں تشبیہ اور کفر ثابت کرنے کے چکر میں اکابرین امت اور خود برائلر علماء بریلوی اصول سے اترے کفر کے گھاٹ۔

قارئین۔: بریلوی اصول جن سے اکابرین امت اور برائلر علماء کفر کے گھاٹ اتر تے ہیں ملاحظہ فرمائیں

اصول نمبر ایک

نبی کے علم کو جانور پاگلوں سے تشبیہ دینا کفر ہے

(دیوبندیوں سے لاجواب سوالات)

اصول نمبر دو

نبی کی شان میں ہلکے لفظ و ہلکی مثالیں دینا کفر ہے

(نور العرفان)

اصول نمبر تین

کسی چیز کی حقارت بیان کرنا ہو تو حقیر چیز سے مثال دی جائے گی (حسام الحرمین اور مخالفین)

اصول نمبر چار

جو کسی کو حقیر ذلیل سمجھتا ہے اسکو ارذل چیزوں سے تشبیہ دیتا ہے(توضیح البیان غلام سعیدی)

اصول نمبر پانچ
جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو اس کی توہین ہے(مناظرہ گستاخ کون)
اب ان اصولوں کی روشنی کتنے برائلر علماء اور اکابرین امت کفر کے گھاٹ اتر تے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔
بریلوی اصول کی وہ تشبیہ اور جانوروں حقیر چیزوں کے ساتھ انبیاء اولیاء کا ذکر جس سے خود برائلر علماء اور اکابرین امت کفر کے گھاٹ اتر تے ہیں ملاحظہ فرمائیں
عبارت نمبر ایک
صاحب جلالین کے نزدیک "حضرت عیسی و مریم کو مطلق کھانے میں تشبیہ دیکر اور نبی کا ذکر جانوروں کے ساتھ کر کے کفر کے گھاٹ اتر گئے"۔
(تفسیر جلالین, اسکین دیکھیں)
عبارت نمبر دو
صاحب تفسیر بیضاوی بھی
"حضرت عیسی و مریم کو مطلق کھانے میں تشبیہ دیکر اور نبی کا ذکر جانوروں کے ساتھ کر کے کفر کے گھاٹ اتر گئے"
(تفسیر بیضاوی, اسکین دیکھیں)

عبارت نمبر تین -امام: غزالی پرندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تشبیہ دے کر کے بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے(دست و گریباں کا تحقیقی جائزہ, اسکین دیکھیں)

عبارت نمبر چار :- شاہ ولی اللہ صاحب اللہ تعالیٰ کو لوٹے میں میں سماجانے والا پانی مان کر برائلر اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے(دست و گریباں کا تحقیقی جائزہ, اسکین دیکھیں)

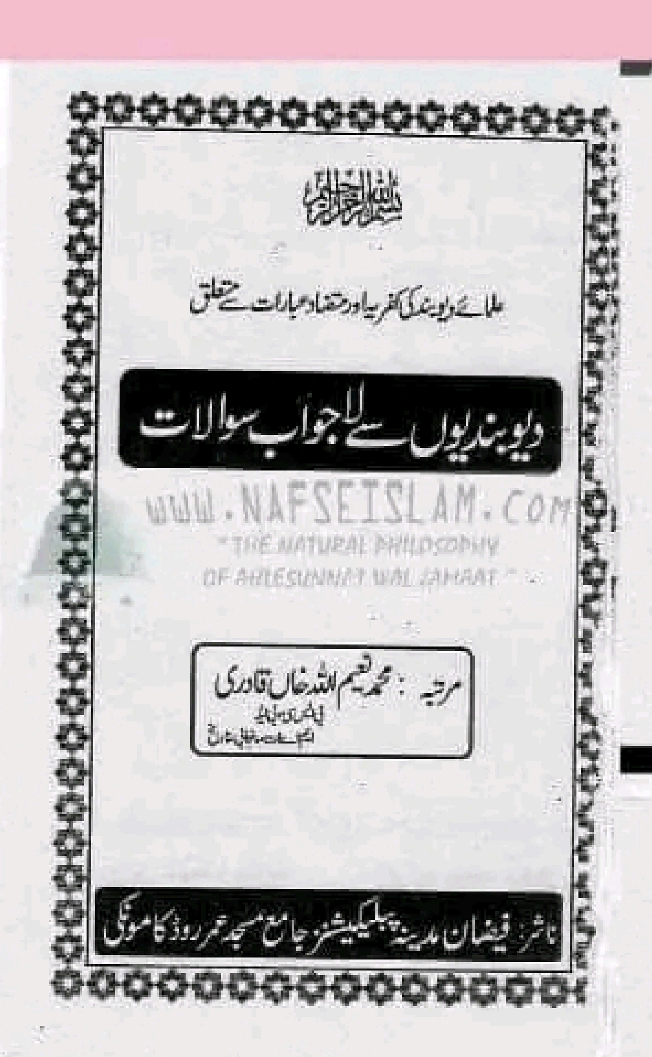
عبارت نمبر پانچ :- برائلر حکیم نبی کی بشریت کو سانپ سے تشبیہ اور نبی کا ذکر جانوروں کے ساتھ کرکے بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے (مرآۃ المناجیح)

عبارت نمبر چھ :- اثر میں خدا کے نام کو الو گدھے کے ناموں سے تشبیہ دے کر بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے،
(اسرار الاحکام)

عبارت نمبر سات :- انبیاء کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دے کر اور ساتھ میں نبی کا ذکر جانور کے ساتھ کرکے بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے
(نور العرفان)

عبارت نمبر آٹھ :- انبیاء اولیاء کو بکائن جیسے کڑوے درخت سے دے کر اور حقیر چیز کے ساتھ نبی کا ذکر کرکے بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے(نور العرفان)
تشبیہات اور نبی کا ذکر جانوروں کے ساتھ کا حوالہ تو اتنا ہے کہ مرگھٹ رضا کم پڑ جائے لیکن ہم اتنے ہی پر اکتفاء کرتے ہیں تاکہ عوام الناس تک برائلر کی مکاری اور دوغلاپن واضح ہو جائے کہ ہماری عبارات ہوتی جھٹ سے کفری فتوی احمد رضا کے دبر سے نکال کر لگادیتے مگر چونکہ مولوی انکا ہے اور اکابرین امت ہے تو انکی زبان گنگ اور خاموش ہے۔۔

نبی کے علم کو جانوروں پاگلوں سے تشبیہ دینا کفر ہے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے دیوبند کی کفریہ اور متضاد عبارات سے متعلق

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتبہ : محمد نعیم اللہ خاں قادری

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموکی

المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم ابدالآبدین

مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی ناپاک عبارت

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے''۔

اس ناپاک عبارت میں حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں پاگلوں چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں

صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ عرب و عجم، ہند و سندھ کے علمائے اہلسنت و جماعت و مشائخ عظام و فضلائے کرام نے اس ناپاک عبارت کو صریح کفر بتایا اور اس ناپاک عبارت کے لکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا مگر دیوبندی مولویوں نے اس ناپاک عبارت پر پردہ ڈالنا چاہا اسے صاف و بے غبار بتایا لہذا فقیر نے ارادہ کیا کہ ان کی دہن دوزی کے لئے خود ان کے اقرار سے ثابت کر دکھائے کہ یقیناً اس ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ اب فقیر علماء و عمائد دیوبند و مدعیان وکالت مولوی اشرف علی تھانوی کے اقرار سے ثابت کرتا ہے کہ بلاشبہ مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ نہایت خلوص و اخلاص کے ساتھ بہ نیت احقاق حق غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

نبی کی شان میں ہلکے لفظ و ہلکی مثالیں دینا کفر ہے

حکیم بریلویت - اصول

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا

اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ

عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ

پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں جب تمہاری طرف کان

اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے

مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

جس پر جادو ہوا دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا

راہ نہیں پا سکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کیا

لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝

سچ مچ نئے بن کر اٹھیں گے تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ

یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا

قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ

تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ

کہیں گے یہ کب ہے تم فرماؤ شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا

فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَقُلْ

تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے اور سمجھو گے کہ نہ رہے تھے مگر تھوڑا اور میرے

لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ

بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے

اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ

بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے

● معلوم ہوا کہ جس دل کو حضور سے وابستگی نہ ہو وہ قرآن نہ سن سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے قرآن کا فہم صاحب قرآن کے احترام سے ہے ● کیونکہ وہ شرک کے خوگر ہیں جب توحید کے مضامین سنتے ہیں تو نفرت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بدنصیب آدمی کہیں سے بھی ہدایت نہیں پا سکتا جسے حضور کے دروازے سے ہدایت نہ ملی اسے پھر کہاں ملے گی تمام جگہ کے گناہ حضور کے دروازے پر معاف کراتے ہیں حضور کے دروازے پر جو گناہ کئے کہاں معاف کرائیں گے ● یعنی کفار قرآن کریم سنتے بھی ہیں تو مذاق کے لئے یہ سننا بھی گناہ ہے ● اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے دشمن سے خود بدلہ لیتا ہے کہ کفار نے حضور کو مسحور کہا تو رب تعالیٰ نے انہیں ظالم فرمایا۔ دوسرے یہ کہ جھوٹے کو ایک بات پر قرار نہیں ہوتا چنانچہ کفار کبھی تو حضور کو ساحر یعنی دوسروں پر جادو کرنے والا کہتے تھے اور کبھی خود ہی حضور کو مسحور یعنی جس پر دوسرے نے جادو کیا ہو۔ کبھی آپ کو مجنون کہتے جس میں بالکل عقل نہیں اور کبھی شاعر کہتے جس میں بہت عقل ہوتی ہے معلوم ہوا کہ وہ خود اپنی بات پر اعتماد نہ کرتے تھے ● اس آیت میں رب تعالیٰ نے کفار کا شکوہ اپنے حبیب سے فرمایا لطف یہ ہے کہ حضور نے رب سے عرض نہ کیا۔ مولیٰ دیکھ تو یہ مجھے کیا کہہ رہے ہیں بلکہ رب نے حضور سے شکوہ کیا اس میں حضور کی انتہائی محبوبیت کا اظہار ہے جیسا کہ ذوق والوں سے پوشیدہ نہیں ● اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنے ہلکی مثالیں دینا کفر ہے دوسرے یہ کہ حضور کے ذاتی و عنادی دشمن کو ایمان کی توفیق نہیں ملتی۔ شیطان کو بھی عنادی کی بیماری تھی۔ ● کفار مکہ کا یہ سوال تعجب و انکار کے لئے تھا۔ یعنی مرنے اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد پھر جسم کا بننا۔ اس میں روح پھونکا جانا غیر

حاشیہ

لائے دو اپنی ابتداء کو بھول گئے معترض آنکھ بند کر کے اعتراض کرتا ہے۔ ● فولاد وغیرہ جسے زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو جب بھی تمہیں زندہ کیا جائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں ... خیال رہے کہ کونوا امر کا صیغہ ہے مگر یہ امر واجب کرنے کے لئے نہیں بلکہ منکرین کو الزام دے کر خاموش کرنے کے لئے ہے ● چونکہ یہ کفار اپنے موجد کو بھول چکے تھے اس لئے اپنے لوٹانے والے کو بھول گئے ● کفار نے دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق تین باتیں پوچھیں کیسے زندہ کرے گا کون زندہ کرے گا کب زندہ کرے گا تینوں سوالوں کے جوابات نہایت نفیس طریقے سے دیئے گئے ● رب تعالیٰ کا عسٰی فرمانا ... حضور نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا کہ ہم ... حضور کی تشریف آوری قیامت کی بڑی علامت ہے ... معلوم ہوا کہ قیامت بہت قریب ہے ... صور کی آواز کے ذریعے اپنی قبروں سے میدان محشر کی طرف اس ... معلوم ہوا کہ رب نے حضور کو قیامت کا علم دیا ہے ● ... کیونکہ قبروں سے اٹھانا میدان شام کی طرف بلانا صور پھونکنا حضرت اسرافیل علیہ السلام ... بقیہ برصفحہ ۴۹۹

کنزالایمان

تفسیر

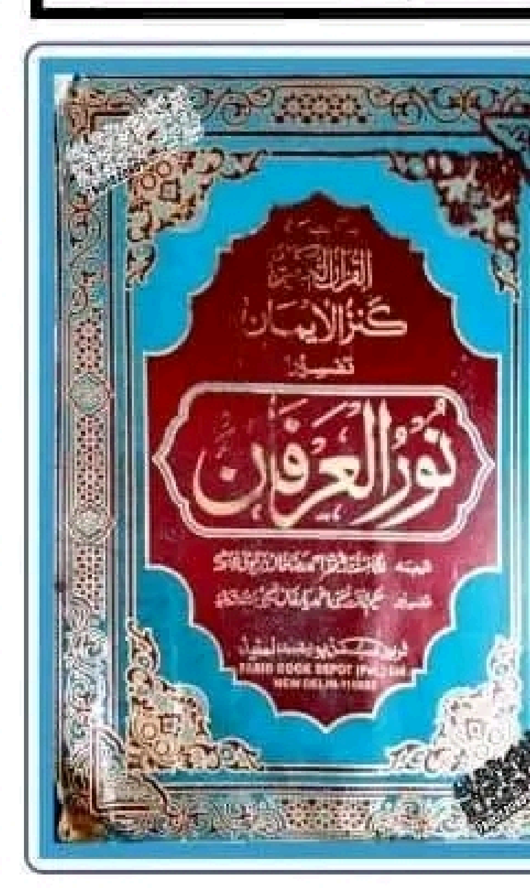
نور العرفان

ترجمہ: اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

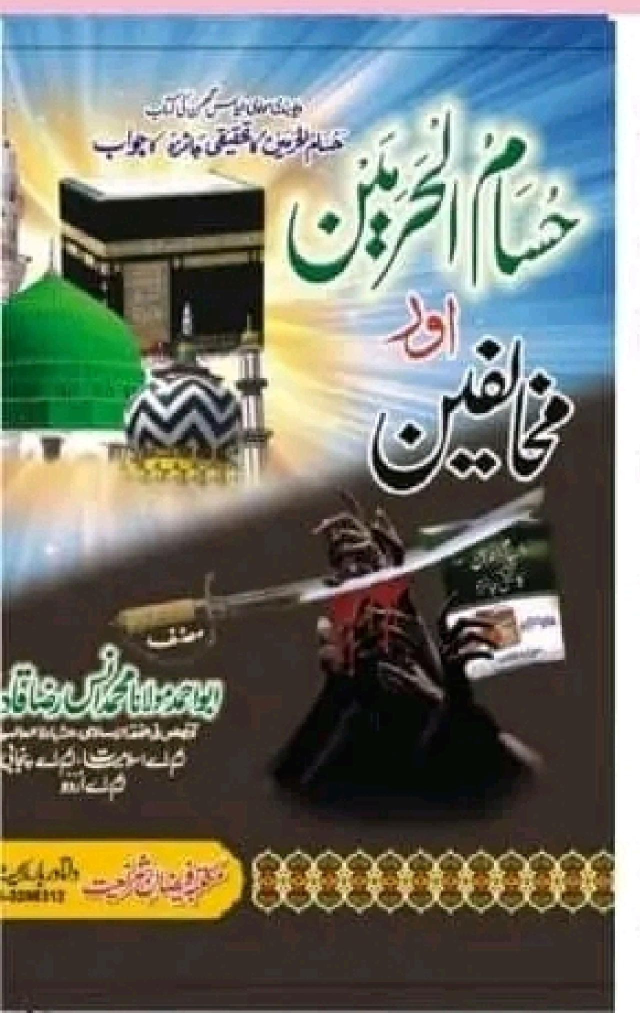
ناشر

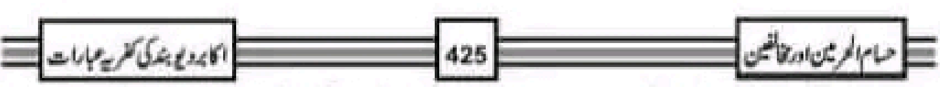
فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ



کسی چیز کی حقارت بیان کرنا ہو تو حقیر چیز سے مثال دی جائے گی

مفتی انس رضائی، اصول





وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ! حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔"

مطلب یہ کہ مولوی مرتضی حسن دربھنگی صاحب اپنی عبارت میں فرما رہے ہیں کہ لفظ "ایسا" فقط اور مثل کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اتنے اور اس قدر کے بھی آتے ہیں جو کہ عبارت تھانوی میں متعین ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر لفظ "ایسا" فقط اور مثل کے معنی میں ہوتا تو کفر ہوتا جبکہ حسین احمد ٹانڈوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ اگر یہاں پر لفظ "اتنا" ہوتا تو پھر عبارت میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دوسری چیزوں کے ساتھ برابری ثابت ہوتی۔

اب سوال یہ ہے کہ مولوی مرتضی حسن دربھنگی صاحب کی توجیہ کے مطابق حسین احمد ٹانڈوی صاحب اور ٹانڈوی صاحب کی توجیہ کے مطابق دربھنگی صاحب کافر ہوئے کہ نہیں؟

باقی خلیل بجنوری نے جو مشبہ اور مشبہ بہ پر کلام کیا ہے تو محسن صاحب خلیل دیوبندی کو بھی آپ کی طرح مشبہ اور مشبہ بہ کا کچھ پتہ نہیں ہے۔

خلیل بجنوری کی عبارت میں دو باتیں ہیں:۔

(1) لفظ ایسا ہمیشہ تشبیہ کے لئے نہیں ہوتا بلکہ بیان کے لئے بھی ہوتا ہے۔

(2) مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے۔

(1) جو شعر پیش کیا گیا وہاں مشبہ بہ حضور (علیہ السلام) تھے اس وجہ سے ملا علی قاری نے فرمایا کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے اسلئے کفر نہیں۔ اور تھانوی کی عبارت میں مشبہ بہ جانور تھے تو یہ اور زیادہ صریح کفر ہوا کہ جانوروں کا علم حضور (علیہ السلام) سے زیادہ ہوا۔

اگر تھانوی نے یہاں نہ تشبیہ دی ہے نہ توہین کی ہے فقط بیان کے لئے لفظ "ایسا" کا استعمال کیا ہے، تو ہمارا دیوبندیوں سے سوال ہے کہ پھر اس کا مطلب کیا ہوا؟ تھانوی کا حضور (علیہ السلام) اور جانوروں کا ایک جگہ ذکر کرنے کا مطلب کیا ہوا؟ کیا سمجھانا چاہتے تھے؟! اگر کہتے ہیں کہ فقط مثال دینے کے لئے تھا تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ مثال دینے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس وجہ سے مثال دی گئی ہے اس وجہ سے وہ مثال ممثل لہ کے موافق ہو اگر کسی چیز کی عظمت بیان کرنا مقصود ہو تو عظیم چیز سے مثال دی جائے گی اور اگر کسی چیز کی حقارت بیان کرنا مقصود ہے تو حقیر چیز سے مثال دی جائے گی۔ دیکھیں قرآن پاک میں اللہ (عزوجل) نے بت پرستی کی مثال مکھی سے دی کہ ان بتوں سے مکھی کے نقصان کا ازالہ نہیں کیا جا سکتا اور مکڑی کے گھر (جالے) کی مثال دی

جو کسی حقیر ذلیل سمجھتا ہے تو اسکو ارذل چیزوں سے تشبیہ دیتا ہے

غلام سعیدی رضائی اصول

کھلے ہوئے ہیں۔ اور نبی علیہ السلام کے دل پر بند لگایا جا رہا ہے۔ خواہ امکان کے مرتبہ میں ہی ہو۔ اس کے مقابل اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ۔ اس آیت کے ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

"اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت اور حفاظت کی مہر فرما دے۔"

جس کی رگوں میں محبت رسول لہو بن کر موجزن ہو۔ جس کے دل کی ہر دھڑکن سینہ پر عشق رسول کی ضرب لگاتی ہو۔ اسے قرآن کریم کی ہر آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف ملتی ہے۔ اور جس کے مقدر میں بغض رسالت کی رسوائیاں ہوں۔ وہ یوں ہی کہا کرتا ہے۔ کبھی علم رسالت کے تقدس کو جانوروں اور پاگلوں کی تشبیہ سے داغدار کرنے کی سعی کرتا ہے۔ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت سے غافل ہونے کا افترا باندھتا ہے۔

معتقدین دیوبند کے یہی حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:

"دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۷)

میں کہتا ہوں کہ کیا یہ بات یوں نہیں کہی جا سکتی تھی کہ اگر علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور علیہ السلام ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو جبریل و عزرائیل، حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہم السلام وغیرہم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اگر مقصد تخصیص پر اشکال تھا۔ تو وہ اس طریقہ سے بھی حاصل ہو سکتا تھا۔ لیکن دل میں جو عداوت رسول کا لاوا ابل رہا تھا۔ وہ کس طرح چھپتا۔ خوب یاد رکھئے جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے جس کے دل میں کسی کے لئے عزت اور احترام ہوتا ہے وہ ہمیشہ اس کی اعلیٰ اور ارفع اشیاء سے تشبیہ دیتا ہے اور جو کسی کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے۔ وہ اس کو ارزل اور اسفل اشیاء سے تشبیہ دیتا ہے۔

توضیح البیان

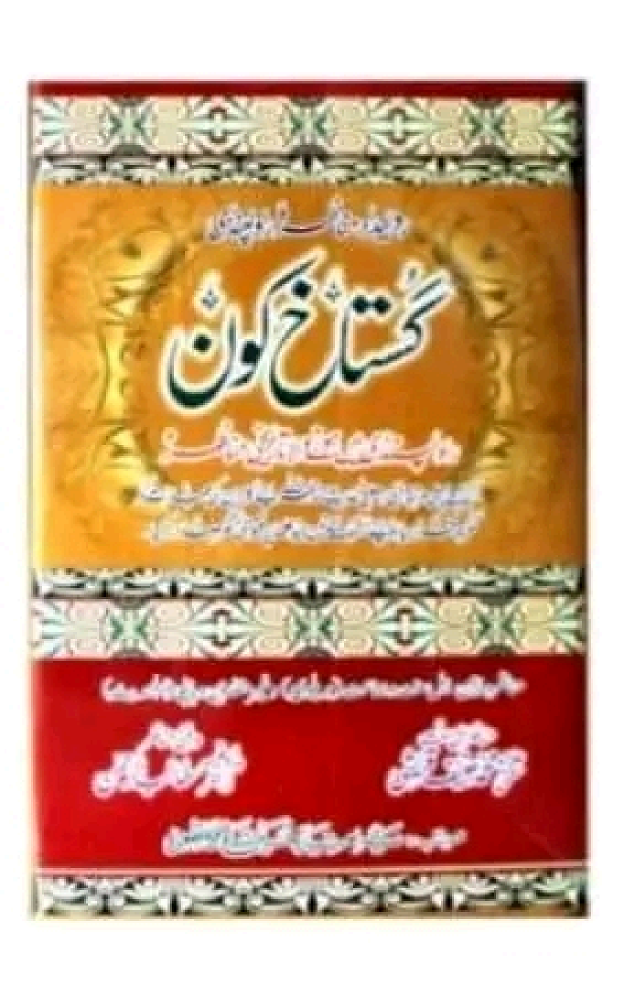
علامہ غلام رسول سعیدی

ناشر

حامد اینڈ کمپنی، مدینہ منزل ۳۸ اردو بازار لاہور

جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو اس کی توہین ہے

بریلوی اصول



حضرات سامعین وحاضرین: اس عبارت میں کس طرح کی بے ادبی وگستاخی ہے میں آپ کے سامنے یہ بخاری شریف پیش کرنے لگا ہوں بخاری شریف جلد اول صفحہ 73 ، باب استقبال الرجل صاحبہ ھو یصلی طبع قدیمی کتب خانہ اور [illegible] شریف باب الدلیل علی ان وقوف المرأۃ پر ہے کہ:

"ذکر عندھا ما یقطع فقالوا یقطعھا الکلب والحمار والمرأۃ قالت جعلتمونا کلابا لقد رایت النبی ﷺ والی لبینہ وبین القبلۃ وانا مضطجعۃ علی السریر فتکون لی الحاجۃ فاکرہ ان استقبلہ فانسل انسلالا"۔

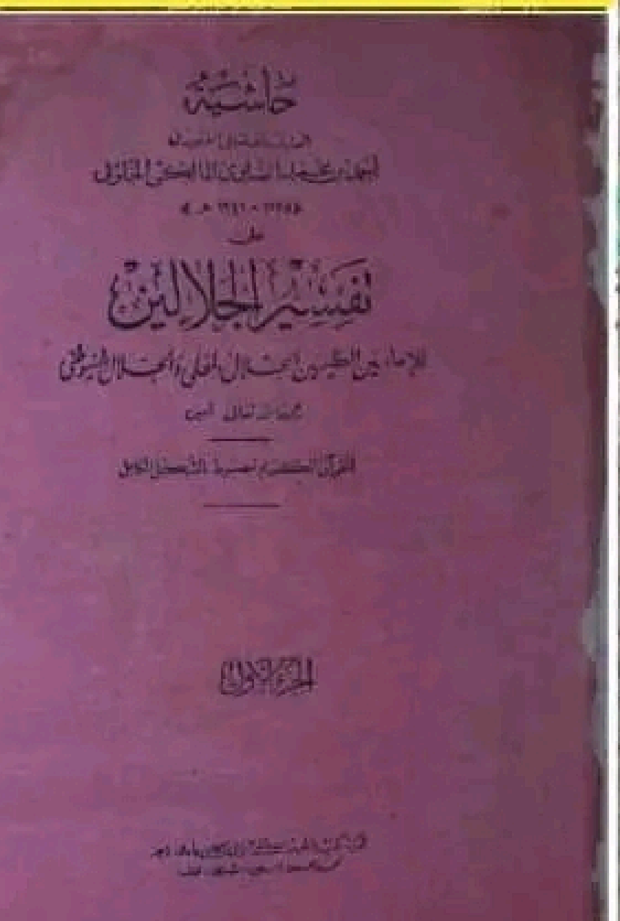
یعنی حضرت عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے صحابہ کرام سے سوال ہوا کہ نماز کو کیا چیز توڑ دیتی ہے یعنی نمازی کے آگے سے کون سی چیز گزر جائے تو نماز توڑ دیتی ہے تو صحابہ کرام نے فرمایا کہ نمازی کے آگے سے اگر کتا، گدھا اور عورت گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے تو سیدہ عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات بری لگی کیونکہ سیدہ عائشہ عورت ہیں اور عورتوں کا ذکر کتے اور گدھے کے ساتھ اکٹھا کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں کتا بنا دیا (اور ایک اور روایت مسند امام اعظم صفحہ 150 پر ہے کہ آپ نے فرمایا قرنتمونا بہم یعنی تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے ملا دیا ہے)۔

اب سیدہ عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئی پوچھے کہ اے ام المؤمنین انہوں نے تو آپ کو کتا یا گدھا کہا ہی نہیں (پھر آپ کو یہ برا کیوں لگا اور غصہ کیوں آیا) تو وجہ یہ ہے کہ صحابہ نے عورت، کتے اور گدھے کو اکٹھا ذکر کیا ہے (لہٰذا گدھے اور کتے کے ساتھ ذکر کرنے کو سیدہ نے اپنی توہین سمجھا) تو سیدہ عائشہ کا (ان کے قول) پر اعتراض اٹھانا اور غصہ میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اس جنس کی توہین ہے۔ تو اب دیکھیں اس کتاب (صراط مستقیم) میں، نماز میں مصطفیٰ کریم ﷺ کے خیال کو گدھے اور بیل کے ساتھ اکٹھا ذکر ہی نہیں کیا گیا بلکہ (گدھے اور نبی پاک ﷺ کے خیال کا تقابل

حضرت عیسی و مریم دونوں کھانے کے ایسی ہی ضرورت مند تھے جیسے جانور

انبیاء کو مطلق کھانے میں تشبیہ دے کر اور نبی کا ذکر جانوروں کیساتھ کرکے

صاحب جلالین بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اترگئے۔



أرادهم بالأب ذات الله و بالابن صفة الكلام وبروح القدس الحياة فاختلطت صفة الكلام بجسد عيسى كاختلاط الماء با
وزعموا أن الأب إله والابن إله والروح إله والكل إله واحد . واعلم أن النصارى في اعتقاد التثليث على أربع فرق : واحد
تقول كل من ذات الله تعالى وذات عيسى وذات مريم إله ، وأخرى تقول الإله مجموع صفات ثلاث الوجود والعلم والحياة وعي
ابنه ، وأخرى تقول الإله مجموع ذات وصفتين ذات الله ويسمونه الأب وصفة كلامه ويسمونها الابن وصفة الحياة ويسمو
روح القدس والكل إله واحد ، وأخرى تقول الإله مجموع ذاتين وصفة الله وذات عيسى والحياة الحالة في جسد عيسى (
وهم فرقة من النصارى) أي وهم النسطورية والمرقوسية (قوله وما من إله إلا إله واحد) الواو إما حالية أو استئنافية وما
ومن زائدة لاستغراق النفي و إله مبتدأ والخبر محذوف تقديره كائن في الوجود وإلا ملغاة و إله بدل من الضمير في الخبر
لا إله إلا الله والمقصود من ذلك التشنيع والرد عليهم في دعواهم التثليث لأن حقيقة الإله هو المستغني عما سواه المفتقر إليه
ما عداه وليس شيء من ذلك وصفاً لعيسى ولا لأمه ولا لأحد أبداً سواه سبحانه وتعالى (قوله ليمسن الذين كفروا) جواب القـ
محذوف وجواب الشرط محذوف لدلالة هذا عليه والتقدير والله إن لم ينتهوا عما يقولون ليمسن الذين كفروا الخ نظير قوله تـ
ـ وإن لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ـ (قوله أي ثبتوا على الكفر) أشار بذلك إلى

(٢٨٠)

وهم فرقة من النصارى (وما من إله إلا إله واحد وإن لم ينتهوا عما يقولون) من التثليـ
ويوحدوا (ليمسن الذين كفروا) أي ثبتوا على الكفر (منهم عذاب أليم) مؤلم هو الـ
(أفلا يتوبون إلى الله ويستغفرونه) مما قالوه ، استفهام توبيخ (والله غفور) لمن تاب (رحيم
به (ما المسيح ابن مريم إلا رسول قد خلت) مضت (من قبله الرسل) فهو يمضي مثـ
وليس بإله كما زعموا وإلا لما مضى (وأمه صديقة) مبالغة في الصدق (كانا يأكلان الطعام
كغيرهما من الحيوانات ومن كان كذلك لا يكون إلها لتركيبه وضعفه وما ينشأ منه من البو
والغائط (انظر) متعجباً (كيف نبين لهم الآيات) على وحدانيتنا (ثم انظر أنى) كيـ
(يؤفكون) يصرفون عن الحق مع قيام البرهان (قل أتعبدون من دون الله) أي غـ
(ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا والله هو السميع) لأقوالكم (العليم) بأحوالـ
والاستفهام للإنكار (قل يا أهل الكتاب) اليهود والنصارى (لا تغلوا) تجاوزوا الحد (في
دينكم) غلوا (غير الحق) بأن تضعوا عيسى أو ترفعوه فوق حقه (ولا تتبعوا
أهواء

من في منهم للتبعيض لأن كثيرا منهم تابوا (قوله توبيخ) أي وإنكار وهذا استدعاء لهم إلى التوبة (قوله والله غفور رحيم) الجملة حالية كالتعليل لما قبلها (قوله ما المسيح ابن مريم الخ) هذا استئناف مسوق لبيان إقامة الحجة عليهم وبطلان دعاويهم الباطلة وما نافية والمسيح مبتدأ وإلا أداة حصر ورسول خبره وهو من حصر
المبتدأ في الخبر أي أن عيسى محصور في وصف الرسالة وليس بإله فالمقصود من ذلك نفي
الألوهية عنه (قوله قد خلت) أي ذهبت ومضت (قوله صديقة) أي ملازمة للصدق وهذان الوصفان لعيسى وأمه مد
بهما شرفهما الله بهما ثم وصفهما بعد ذلك بوصف البشرية الذي لا يميزهم عن الحيوانات غير العاقلة فضلا عن العاقلة (
كيف نبين) كيف معمول لنبين لا لانظر لأن اسم الاستفهام لا يعمل فيه ما قبله لأن له الصدارة (قوله ثم انظر) هذا
في التعجب وإنما أتى بثم لإفادة التراخي (قوله مع قيام البرهان) أي الدليل الواضح على باهر قدرتنا وكمال صفاتنا (قوله
أتعبدون) هذا تبكيت لهم وإلزام الحجة (قوله ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا) أي وهو عيسى والمعنى لا يملك بذاته شيئا
لا ضرا ولا نفعا ، وأما إجراء النفع أو الضر على يديه فبخلق الله لذلك ولو شاء لم يخلقه (قوله والله هو السميع العليم) أي
أحق بالعبادة (قوله للإنكار) أي مع التوبيخ (قوله قل يا أهل الكتاب) شروع في ذكر قبائحهم جميعا بعد أن ذكر
فرق منهم على حدة (قوله غلوا) قدره المفسر إشارة إلى أن غير الحق صفة لمصدر محذوف مفعول مطلق لقوله تغلوا و
أن يكون غير الحق حالا من فاعل تغلوا (قوله غير الحق) أي وأما الغلو في الحق كالتشديد على النفس بأن يصوم
ويقوم الليل مثلا فليس بحرام ولا ضلال (قوله بأن تضعوا عيسى) أي تنقصوه عن مرتبته كقول اليهود إنه ابن زنا
أو ترفعوه فوق حقه كقول النصارى : إنه ابن الله أو هو الله فكل من الفريقين قد غلا في دينه غير الحق .

حضرت عیسی و مریم دونوں کھانے کے ایسی ہی ضرورت مند تھے جیسے جانور

انبیاء کو مطلق کھانے میں تشبیہ دے کر اور نبی کا ذکر جانوروں کیساتھ کرکے

صاحب بیضاوی بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اترگئے۔

أنوار التنزيل وأسرار التأويل

المعروف

بتفسير البيضاوي

تأليف

ناصر الدين أبي الخير عبد الله بن عمر بن محمد

الشيرازي الشافعي البيضاوي

(ت ٦٩١ هـ)

إعداد وتقديم

محمد عبد الرحمن المرعشلي

دار إحياء التراث العربي — مؤسسة التاريخ العربي

بيروت

﴿لقد كفر الذين قالوا إن الله هو المسيح ابن مريم وقال المسيح يا بني إسرائيل اعبدوا الله ربي وربكم﴾ أي إني عبد مربوب مثلكم فاعبدوا خالقي وخالقكم. ﴿إنه من يشرك بالله﴾ أي في عبادته أو فيما يختص به من الصفات والأفعال. ﴿فقد حرم الله عليه الجنة﴾ يمنع من دخولها كما يمنع المحرم عليه من المحرم فإنها دار الموحدين. ﴿ومأواه النار﴾ فإنها المعدة للمشركين. ﴿وما للظالمين من أنصار﴾ أي وما لهم أحد ينصرهم من النار، فوضع الظاهر موضع المضمر تسجيلاً على أنهم ظلموا بالإشراك وعدلوا عن طريق الحق، وهو يحتمل أن يكون من تمام كلام عيسى عليه الصلاة والسلام وأن يكون من كلام الله تعالى نبه به على أنهم قالوا ذلك تعظيماً لعيسى ﷺ، وتقرباً إليه وهو معاديهم بذلك ومخاصمهم فيه فما ظنك بغيره.

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَٰثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّآ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُۥ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾﴾.

﴿لقد كفر الذين قالوا إن الله ثالث ثلاثة﴾ أي أحد ثلاثة، وهو حكاية عما قاله النسطورية والملكانية منهم القائلون بالأقانيم الثلاثة وما سبق قول اليعقوبية القائلين بالاتحاد. ﴿وما من إله إلا إله واحد﴾ وما في الوجود ذات واجب مستحق للعبادة من حيث إنه مبدىء جميع الموجودات إلا إله واحد، موصوف بالوحدانية متعال عن قبول الشركة ومن مزيدة للاستغراق. ﴿وإن لم ينتهوا عما يقولون﴾ ولم يوحدوا. ﴿ليمسن الذين كفروا منهم عذاب أليم﴾ أي ليمسن الذين بقوا منهم على الكفر، أو ليمسن الذين كفروا من النصارى، وضعه موضع ليمسنهم تكريراً للشهادة على كفرهم وتنبيهاً على أن العذاب على من دام على الكفر ولم ينقلع عنه فلذلك عقبه بقوله:

﴿أفلا يتوبون إلى الله ويستغفرونه﴾ أي أفلا يتوبون بالانتهاء عن تلك العقائد والأقوال الزائغة ويستغفرونه بالتوحيد والتنزيه عن الاتحاد والحلول بعد هذا التقرير والتهديد. ﴿والله غفور رحيم﴾ يغفر لهم ويمنحهم من فضله إن تابوا. وفي هذا الاستفهام تعجيب من إصرارهم.

﴿مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُۥ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَٰتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾﴾.

﴿ما المسيح ابن مريم إلا رسول قد خلت من قبله الرسل﴾ أي ما هو إلا رسول كالرسل قبله خصه الله سبحانه وتعالى بالآيات كما خصهم بها، فإن إحياء الموتى على يده فقد أحيا العصا وجعلها حية تسعى على يد موسى عليه السلام وهو أعجب، وإن خلقه من غير أب فقد خلق آدم من غير أب وأم وهو أغرب. ﴿وأمه صديقة﴾ كسائر النساء اللاتي يلازمن الصدق، أو يصدقن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام. ﴿كانا يأكلان الطعام﴾ ويفتقران إليه افتقار الحيوانات، بين أولاً أقصى ما لهما من الكمال ودل على أنه لا يوجب لهما الوهية لأن كثيراً من الناس يشاركهما في مثله، ثم نبه على نقصهما وذكر ما ينافي الربوبية ويقتضي أن يكونا من عداد المركبات الكائنة الفاسدة، ثم عجب لمن يدعي الربوبية لهما مع أمثال هذه الأدلة الظاهرة فقال: ﴿انظر كيف نبين لهم الآيات ثم انظر أنى يؤفكون﴾ كيف يصرفون عن استماع الحق وتأمله وثم لتفاوت ما بين العجبين أي إن بياننا للآيات عجب وإعراضهم عنها أعجب.

﴿قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾﴾.

﴿قل أتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضراً ولا نفعاً﴾ يعني عيسى عليه الصلاة والسلام، وهو وإن

ڈبل دیو برائلر حکیم نے نبی کی بشریت کو سانپ سے دی تشبیہ

بریلوی تشبیہ نمبر ایک

حفظ الایمان پر الزامی جواب

لفظ ''ایسے ہی'' تشبیہ کیلئے ہی بریلویوں نے خاص کر دیا ہے.

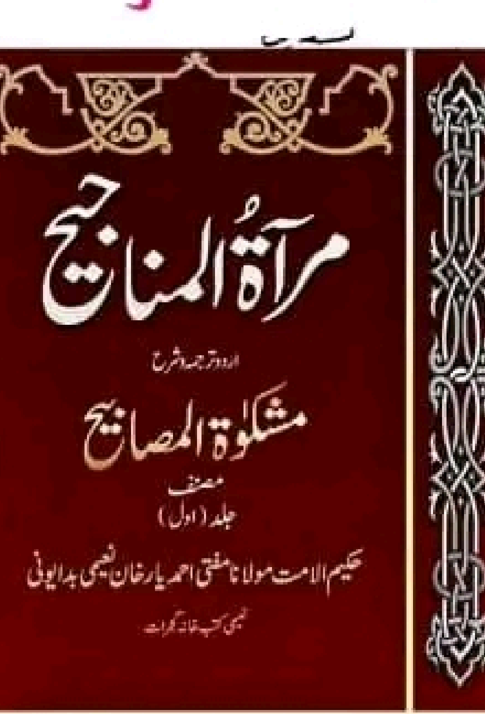
اچھی بری تقدیر کو مانو(۱۰) عرض کیا آپ سچے ہیں عرض کیا مجھے احسان کے متعلق بتایئے(۱۱) فرمایا اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو(۱۲) اگر یہ نہ ہوسکے تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے(۱۳) عرض کیا کہ قیامت کی خبر دیجئے(۱۴) فرمایا کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں(۱۵) عرض کیا کہ قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتادیجئے(۱۶) فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی(۱۷) اور ننگے پاؤں ننگے بدن والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے(۱۸) راوی فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے میں کچھ دیر ٹھہرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور رسول جانیں(۱۹) فرمایا یہ حضرت جبریل تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے(۲۰)(مسلم)

۱؎ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، جو شکل انسانی میں حاضر ہوئے تھے، جیسے بی بی مریم کے پاس مرد کی شکل میں گئے۔ فرشتہ وہ نورانی مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کرسکتی ہے۔ جن وہ آتشی مخلوق ہے جو ہر قسم کی شکل بن جاتی ہے مگر روح وہ ہی رہتی ہے لہذا یہ آواگون نہیں۔

۲؎ یعنی وہ مسافر نہ تھے ورنہ ان کے بال و لباس غبار میں اٹے ہوتے۔ خیال رہے کہ حضرت جبریل کے بال کالے، کپڑے سفید (چٹے) ہونا شکل بشری کا اثر تھا ورنہ وہ خود نوری ہیں، لباس اور سیاہ بالوں سے بری۔ ہاروت ماروت فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کرسکتے تھے۔ عصا موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نگل گیا تھا ایسے ہی ہمارے حضور نوری بشر میں کھانا، پینا، نکاح اس بشریت کے احکام تھے، روزہ وصال میں نورانیت کی جلوہ گری ہوتی تھی، بغیر کھائے پیئے عرصہ دراز گزار لیتے تھے، آج صد ہا سال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر کھائے پیئے آسمان پر جلوہ گر ہیں یہ نورانیت کا ظہور ہے۔

۳؎ یعنی وہ مدینہ کے باشندے نہ تھے ورنہ ہم انہیں پہچانتے ہوتے، حضور تو انہیں خوب پہچانتے تھے جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔

۴؎ یعنی حضور سے بہت قریب بیٹھے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو پہچان لیا تھا ورنہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور اس طرح ملکر مجھ سے کیوں بیٹھتے ہو۔

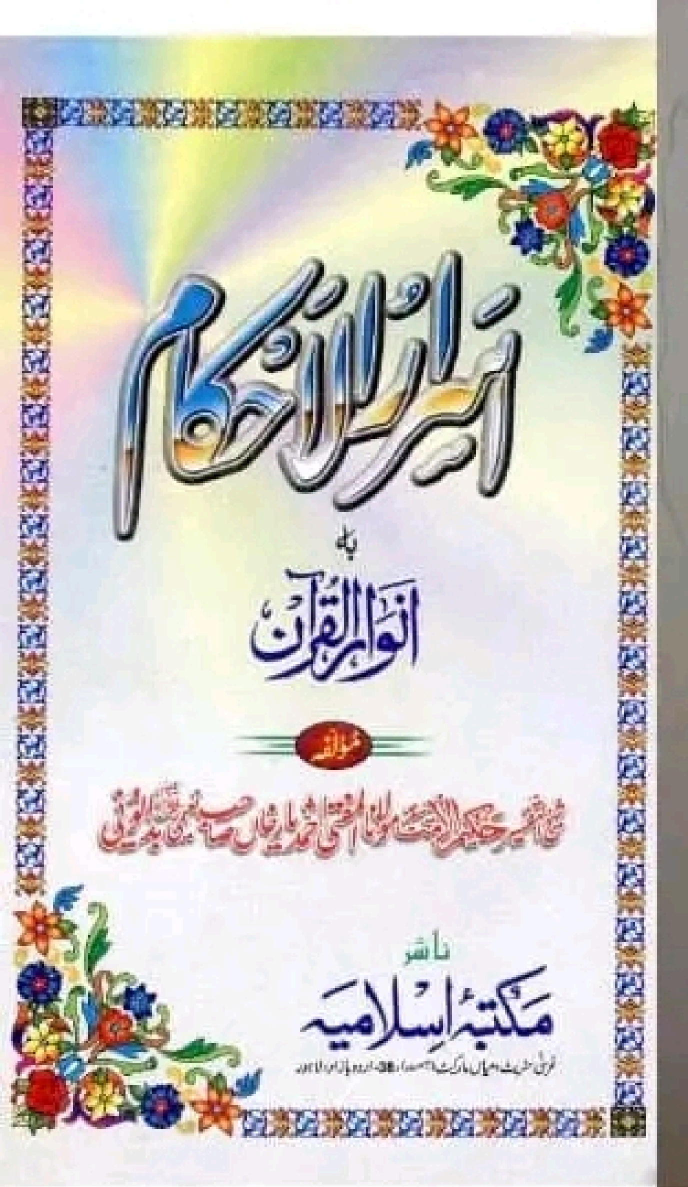


اثر میں خدا کے نام کو الو گدھا کے ناموں سے تشبیہ دی

بریلوی تشبیہ نمبر دو

یہاں بھی لفظ،، ایسے،، سے

دی ہے تشبیہ



پہچاننے دوا تجویز کرنے کی بڑی فیس لے لیتے ہیں ایسے ہی مشائخ عظام دل کی بیماری کے طبیب ہیں۔ قرآن وحدیث دوائیں ہیں اور محدثین ومفسرین گویا رُوحانی عطار ہیں۔ ان کے پاس احادیث وآیات ایسی ہیں جیسے عطار کی دکان میں صاف ستھری بہترین دوائیں۔ اس کی دکان میں ہے سب کچھ مگر طبیب کے تجویز کے بغیر مریض کو مفید نہیں۔

س۔ تعویذ کیوں لکھے جاتے ہیں ان سے کیا فائدہ ہے؟

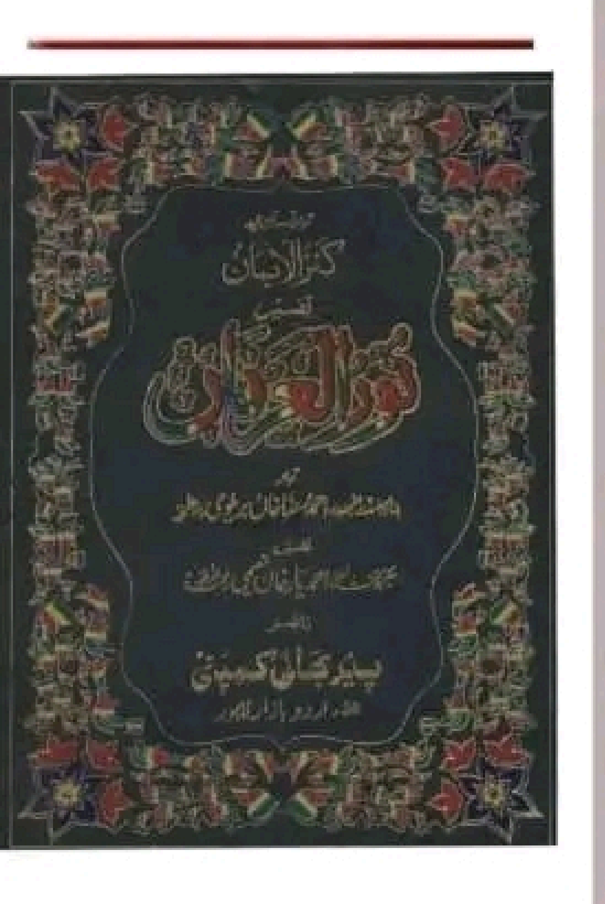
ج۔ جیسے بعض مخلوق کے ناموں میں تاثیر ہے کہ کسی کو اُلّو گدھا کہہ دو تو وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے۔ اور حضرت قبلہ وکعبہ کہہ دو تو خوش ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اُلّو گدھا بھی مخلوق ہیں اور قبلہ وکعبہ بھی۔ ایسے ہی خالق کے مختلف ناموں میں مختلف تاثیریں ہیں۔ شافی میں شفا کی غفار میں بخشش کی۔ پھر خواہ یہ اسماء الٰہیہ لکھ کر پاس رکھو یا پڑھ کر دم کرو ضرور اثر کریں گے۔ اگر چاقو کی گانٹھ پاس ہو تو لُو اثر نہیں کرتی۔ ایسے ہی رب کا نام ساتھ ہو تو بلائیں اثر نہیں کرتیں۔ نیز ہم پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں۔ اور رب کے نام گناہ دُور کرتے ہیں جیسے پانی نجاست کو۔ لہٰذا ان سے شفا ہوتی ہے

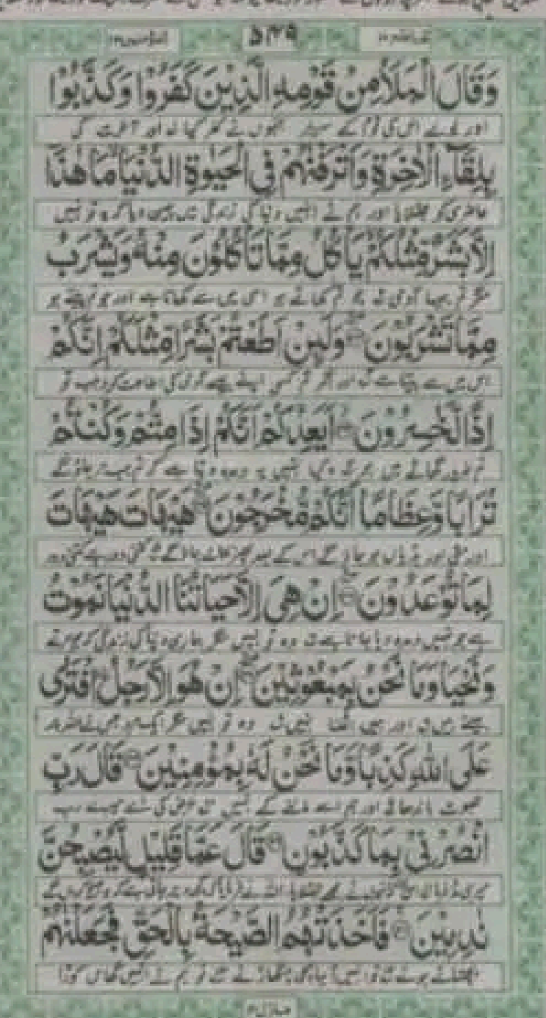
س۔ پھر دم درُود سے کیا فائدہ ہے؟

ج۔ جیسے اگر ہوا چمن سے گزر کر آوے تو دماغ کو معطر کر دیتی ہے گھورے سے آوے تو دماغ سڑا دیتی ہے۔ آگ سے لگ کر نکلے تو جھلسا دیتی ہے۔ برف سے مس ہو کر آوے تو ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ کوہ مری کی ہوا تپ والوں کو شفا دیتی ہے کیونکہ چیڑ کے درخت سے ٹکرا کر مریض کو لگتی ہے۔ ایسے ہی جس زبان سے ذکر اللہ کیا گیا ہو اس سے چھو کر جو ہوا نکلے وہ بیمار کو شفا دے گی۔ صحابہ کرام حضور کے بال شریف لباس شریف دھو کر بیماروں کو پلاتے تھے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کے لئے پانی میں اپنی انگلیاں شریف ڈبو دیا کرتے تھے عیسیٰ علیہ السلام دم کے ذریعہ مُردے زندہ کر دیتے تھے۔ کیونکہ وہ خود حضرت جبریل

انبیاء کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی

تشبیہ نمبر تین




وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٣٤﴾ أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ



انبیاء اولیاء کو تشبیہ بکائن جیسے کڑوے درخت سے دی

تشبیہ نمبر چار



يُؤْمِنُونَ ۞ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا

لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

يَصِفُونَ ۞ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ

وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

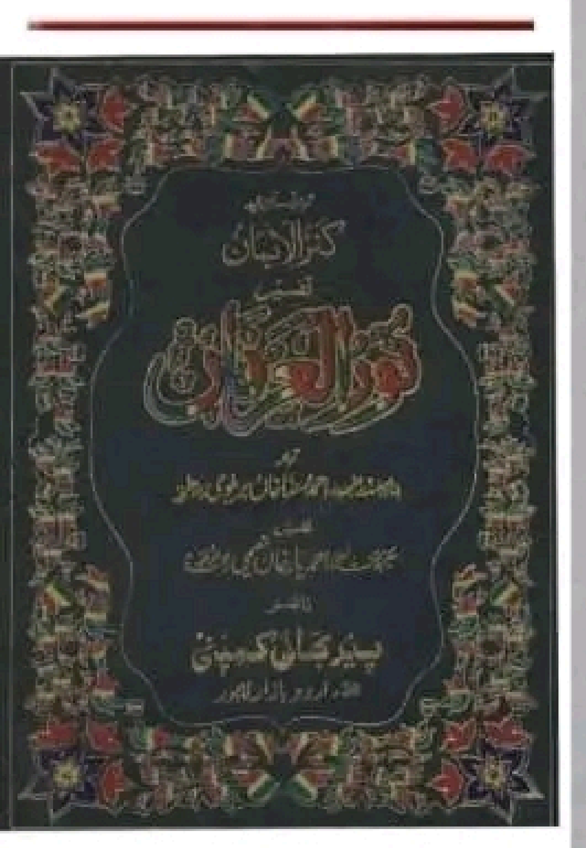
وَّكِيْلٌ ۞ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۞ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا

عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۞ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

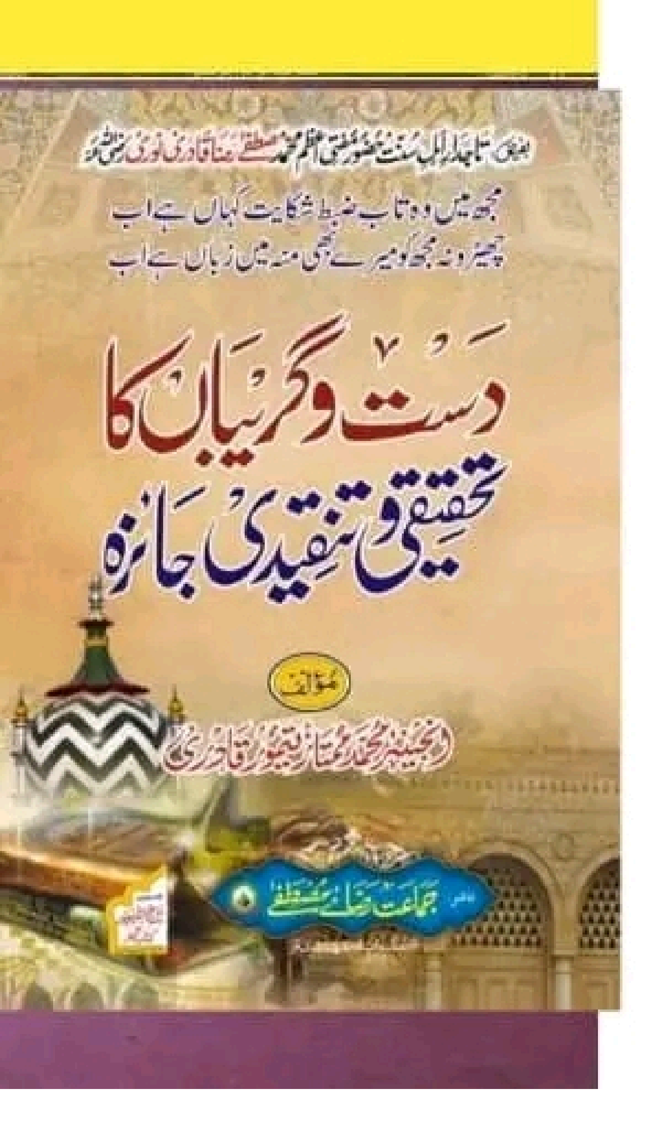
دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۞ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ



امام غزالی درندوں کے ساتھ خدا کا ذکر اور تشبیہ دے کر بریلوی اصول سے کفر کے گھاٹ اتر گئے

پلمبر تیمور کا اقرار

امام غزالی نے درندوں سے خدا کی ذات کو تشبیہ دی



اس لئے تمہاری مثل ہوں فرمایا کہ اپنی جنس دیکھ کر آئیں اور گمراہ ہونے سے بچ جائیں۔ اب جس کو اس خفیہ تدبیر سے فائدہ پہنچا وہ اسے خفیہ تدبیر کہے گا اور جس کو یوں لگتا ہے کہ اس خفیہ تدبیر کی وجہ سے اسکے باطل وگمراہ مذہب کو نقصان ہوا وہ اسے دھوکا فریب کہے گا۔

تشبیہات کی چند مثالیں

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی لگاؤ

اسی طرح احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے:

فقد جاء فی الخبر ان اللہ تعالیٰ اوحی داؤد علیہ السلام یا داؤد خفنی کما تخاف السبع انصاری "تحقیق روایت میں آیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے داؤد مجھ سے اس طرح ڈرو جس طرح چیر نے پھاڑنے والے درندوں سے ڈرتے ہو۔

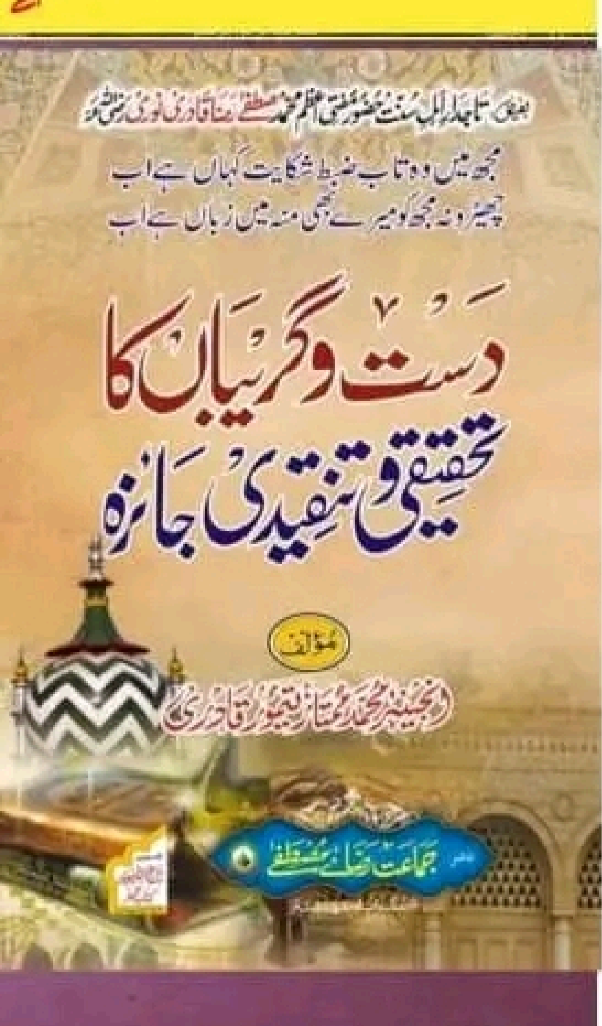
(احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 212)

اب یہاں پر درندوں سے خدا کی ذات کو تشبیہ ہے تو کیا محض تشبیہ سے علماء دیوبندو اہلحدیث ایسا فتویٰ صادر کریں گے اللہ عزوجل کو درندے کہا گیا ہے کیا اس کو بھی گستاخی کہا جائے گا؟ (معاذ اللہ)۔ ہرگز نہیں اس لئے کے مشبہ اور مشبہ بہ میں من کل الوجوہ مشابہت نہیں ہوتی بلکہ ان میں تھوڑی سی مناسبت بھی تشبیہ کیلئے کافی ہوتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب اللہ تعالیٰ کو لوٹے میں سماجانے والا پانی مان کر کفر کے گھاٹ اتر گئے

پلمبر تیمور کا اقرار

شاہ صاحب نے اللہ تعالیٰ کو ایسا پانی کہا جو لوٹے میں سماجاتا ہے



شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی لگاؤ

اسی طرح شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب انفاس العارفین میں انہوں نے لکھا کہ:

"اللہ کی مثال پانی کی سی ہے جیسے ایک لوٹے میں ریت ڈالو اس میں پانی ڈالو یہی مثال اللہ کی ہے کہ وہ کائنات میں موجود ہے"۔

(انفاس العارفین)

اب اگر مثال وتشبیہ دینے سے من کل الوجوہ مشابہت لازم آتی ہے تو پھر علماء دیوبند واہلحدیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگائیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کو ایسا پانی کہا جو لوٹے میں سماجاتا ہے۔(معاذ اللہ)

قرآن اور اونٹ کے ایک عمل میں تشبیہ

اب آیئے ہم چند احادیث مبارکہ سے تشبیہ ومثال کی وضاحت کرتے ہیں تا کہ علماء دیوبند واہلحدیث کی جہالت بالکل عیاں ہو جائے۔ اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی صورت انکار بھی نہیں کر سکتے۔ لیجئے چند احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو اس لئے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے "لهو اشد تفصيا من الابل فی عقلها" "قرآن نکل کر بھاگنے میں ان اونٹوں سے زیادہ تیز ہے جن کے پاؤں کی رسی کھل چکی ہو۔

(رواہ البخاری:۵۰۳۱ مختصر صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۲۲۷)

قسط نمبر تیرہ
رضائیوں کا اقرار نبی کو جانور سے گندی کیڑے سے تشبیہ دینا کفر نہیں۔

قارئین کرام :- ان برائلر مفتی سے سوال ہوا کہ معاذ اللہ ایک شخص حضرت عیسی علیہ السلام کو گدھے سے اور گندگی کے کیڑے سے تشبیہ دیتا ہے تو ان بدبختوں کے اکابر نے فتوی دیا کہ اس میں تاویل ہوسکتی ہے اس لئے ایسا کہنے والے کو کفر سے بچایا جائے گا
(فتاویٰ ارشادیہ)

اگر ایسا کفر بکنے والے کے قول میں بھی تاویل ہوسکتی ہے تو علماء دیوبند کی عبارات جس میں اس گند کا دور دور تک شائبہ نہیں ایسا حسن ظن رکھتے ہوئے موت کیوں ؟
یہ منافقت دوغ لا پن آخر کب تک ؟
نوٹ :- مکمل بارہ (۱۲) قسطوں میں حفظ الایمان پر اعتراض کا جواب اسی کتاب میں۔

عمدۃ الفقہا والمحدثین مفتی محمد ارشاد حسین فاروقی مجددی رامپوری کے فتاویٰ کا مجموعہ

فتاویٰ ارشادیہ

مع ترجمہ عربی فارسی عبارات

مرتب:

علامہ مفتی محمد عبد الغفار خان رامپوری

تحریکِ اشاعت

میثم عباس قادری رضوی

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

صفحہ ۲،۲ میں ہے "جس وقت بولا کفر کا کلمہ قصداً لیکن اعتقاد کفر کا نہیں رکھتا ہے تو کہا بعض علماء نے ہمارے کہ نہیں کافر ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے جو شخص بولا کلمہ کفر کا اس حالت میں کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے مگر یہ کہ بولا تھا اپنے اختیار سے کافر ہو گیا نزدیک اکثر علماء کے اور معذور نہیں ہوتا ہے جہل کے سبب سے بیہودہ گو اور ٹھٹھا کرنے والا جب بولے کفر ازراہِ استخفاف اور ٹھٹھے اور خوش طبعی کے ہوتا ہے کافر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اس کا خلاف اس کے"

نقل عبارت جس سے اہانتِ انبیاء علیہم السلام نکلتی ہے (۱) وہ حضرت مسیح اور اُن کے حواری جوان جو عورتوں کے ساتھ رہا کرتے تھے جس سے یہود کو بدگمانی ہوئی انتہیٰ۔

واضح ہو کہ اس مصنف کے اس فقرے سے گو جواب بن آتا ہے کثرتِ ازدواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نکاح کیے تھے مگر مسیح اور اُن کے حواری زناکار تھے نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات (۲) مسیح علیہ السلام کی اُس دعا کی بابت جو انھوں نے اپنے حواریوں کو بتلائی جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ ہماری روز کی روٹی ہمیں دے" مصنف لکھتا ہے کہ پیٹ بھرنے کی دعا تو گدھا بھی مانگتا ہے گویا حضرت مسیح کو اسی وجہ سے کہ انھوں نے اپنا رزق طلب کیا گدھے سے تشبیہ دی گئی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے اللھم اجعل رزق آل محمد قوتاً یہ دعا "مشارق الانوار" میں بحوالہ بخاری و مسلم مرقوم ہے تو ایسے مصنف کے نزدیک رسول اللہ بھی نعوذ باللہ من ذالک (۳) حضرت مریم صدیقہ کے ذکر میں یوں شکر باری کرتا ہے کہ خدا بشکل مسیح نو مہینے خونِ حیض کھا کر مقامِ مخصوص سے پیدا ہوا اور حضرت موسٰی یہودیوں کے ساتھ سے رو دیئے اور حضرت عیسٰی اسی طرح سے پیدا ہوئے جس طرح گوبر سے کیڑا اور نبی کی شان ہیں اگلے لوگوں کی تاریخ بیان کرے قصہ کہانی کا گمان کرے انتہی۔ حالانکہ کلام مجید میں سورۂ قصص ایک سورت کا نام ہے اور سورۂ یوسف کو خداوند تعالیٰ نے احسن القصص ارشاد فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی کے حالات بیان فرمائے ہیں (۴) اور نسبت مفسرین کے یوں لکھتا ہے کہ وہ جو بعض مفسرین بعض آیات میں ربط دینے کے لیے ہر جگہ ایک قصہ طول طویل نقل کر کے شانِ نزول بتلاتے ہیں محض تکلف محض فضول بلکہ یہ طویل و عریض قصص انبیاء جو مفسرین نے اپنی کتابوں میں نقل کیے ہیں سب علماءِ یہود و نصاریٰ سے منقول ہیں حدیث میں نہیں (۵) ہاروت ماروت فرشتے اور تفسیر درمنثور علامہ جلال الدین سیوطیؒ محض کذب و موضوع ہی ہے۔ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ دلیل سے بیان فرمائیے۔

بیّنوا توجروا۔

الجواب واللّٰہ سبحانہ الموفق للصواب

صورت مسئول عنہا میں جو کلمات گستاخانہ قائل مذکور کے نقل کیے ہیں بالشبہ یہ الفاظ بحسب ظاہر مفہوم کے بہت بے جا اور بعض اس کے موجب کفر قائل ہیں لیکن بنظر تعمق عند الفقہاء والمحققین تاویل ان کلمات کی اس نہج پر ہو سکتی ہے کہ جس پر حکم کفر قائل نہ ہو۔ لہٰذا نظر راقم الحروف میں حکم اس قائل کا یہ ہے کہ ایسے کلمات کہنے سے توبہ کرے اور احتیاطاً تجدید نکاح کرے۔ قال فی الدر المختار لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذالک روایۃ ضعیفۃ واذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ[1] انتھی وھکذا فی عامۃ کتب الفقہ والعقائد فقط واللّٰہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم۔

العبد المجیب محمد ارشاد حسین مجددی عفی عنہ ـــــ الجواب صحیح محمد عبد الغفار خان

○

سوال اوّل: کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت و ماہران کتاب و سنت اس باب میں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے علی الخصوص ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے جیسے آپ کی حیات میں معجزے ثابت ہیں ویسے ہی کسی معجزے کا صادر ہونا بعد وفات شریف آپ کے سو کسی آیت یا حدیث صحیح یا صحابہ کے اقوال معتبرہ سے ثابت ہے یا نہیں بدستور کسی ولی اللہ سے صادر ہونا کرامت کا بعد ان کی وفات کے کسی آیت قرآنی یا حدیث نبوی یا اقوال ائمہ سلف صالحین سے ثابت ہے یا نہ، درصورت ثبوت اگر کوئی آپ کی رحلت کے بعد معجزہ اور کرامت کے صادر ہونے کا انکار کرے تو اس پر کیا حکم ہے۔

سوال دوم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین کرنا اور کبھی چھوڑ دینا بدستور

---

[1] در المختار، باب المرتد، ص ۳۸۶، مطبوعہ المطبع الطبی، کلکتہ ۱۲۶۳ھ

ترجمہ: در مختار میں ہے: ایسے مسلمان کی تکفیر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا جس کے کلام کو اچھے معنی پہنانا ممکن ہو یا اس کے کفر میں (علماء کا) اختلاف ہو، اگرچہ وہ (اختلاف کی) روایت ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ اور جبکہ مسئلے میں متعدد وجہیں کفر کی موجب ہوں (کفر کو لازم کرتی ہوں) اور ایک وجہ ایسی بھی ہو جو کفر یعنی کافر قرار دینے سے مانع ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ اس کا میلان اُس وجہ کی طرف ہو جو کفر سے مانع ہو۔

قسط نمبر چودہ
حفظ الایمان پر بریلویوں سے ایک لاجواب سوال

براہین قاطعہ وحفظ الایمان کے متعلق ایک لاجواب سوال ؟

ماخوذ مقدمہ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ جلد سوم مسودہ از مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی۔۔۔

رضاخانی براہین قاطعہ کے متعلق یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں معاذاللہ شیطان کے علم کو نبی کریم ﷺ کے علم سے زیادہ کہا گیا ہے حفظ الایمان میں نبی کے علم کو ہر کس و ناکس کے برابر کردیا
یہ کفر و گستاخی ہے ۔
اب اس پر رضاخانیوں سے ایک سوال ہے کہ آپ کے نزدیک علم غیب ،حاضر ناظر وغیرہ عقائد کا منکر کافر نہیں ۔چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:
ہم ” حضور سید دو عالم ﷺ کیلئے علم غیب ثابت کرتے ہیں یہ ہمارا قول مختار ہے اور نہ ضروریات دین سے ہے اور نہ ضروریات مذہب سے بلکہ باب فضائل سے ہے۔اور جو لوگ حضور اکرم ﷺ سے بغض و عناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور کیلئے علم ماکان و ما یکون کا اثبات نہیں کرتے ہم ان کو کافر و گمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے ۔“
(بصیرت ،حصہ اول ،ص۲٦٦،مکتبہ رضوان لاہور، از محمود احمد رضوی)

رضاخانی شیخ الحدیث غلام رسول قاسمی لکھتا ہے :

ظنیات " محتملہ : یہ نظریات ایسے ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو محض راجح ہو اور جانب خلاف کیلئے گنجائش بھی موجود ہو ۔مثلا محبوب کریم ﷺ کو عالم ماکان و مایکون سمجھنا ،مختار کل سمجھنا ۔۔الخ"۔(القواعد فی العقائد ،ص۴)

فیض احمد اویسی لکھتا ہے : ہم " اہلسنت پر یہ دوسرا جھوٹ ہے ہم اہلسنت نے ان غریبوں کو حاضر و ناظر و علم غیب کلی ،نور و بشر وغیرہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اکابر نے ان عبارات کفریہ پر لگایا ہے جسے آج وہ خود بھی مانتے ہیں ۔(دل" کا چین ،ص۱۸)

نام نہاد رضاخانی مناظر عبد المجید سعیدی نے علم غیب وغیرہ کو فروعی مسئلہ بتلایا ۔(ملاحظہ ہو مصباح السنت ،ج۱،ص۱۷۱)

قصہ مختصر ان رضاخانیوں کے نزدیک علم غیب کفر بھی نہیں اگرچہ کوئی ضد و عناد کی بنیاد ہی پر اس کا انکار کیوں نہ کرے بلکہ فسق بھی نہیں۔ دوسری طرف یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے علم " " کو علم " "غیب سے تعبیر کرتے ہیں گویاان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے علم غیب کو ہی علم اور علم کو ہی علم غیب کہتے ہیں ۔بطور شاہد صرف امجدی صاحب کے چند حوالے پیش کئے جارہے ہیں ۔شریف الحق امجدی صاحب حضرت حکیم الامت کی عبارت :

پھر " یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم ""غیب۔۔۔الخ

کو نقل کرنے کے بعد جس میں صاف علم غیب کا لفظ ہے اس کے متعلق لکھتے ہیں:

اس" عبارت سے مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس ﷺ کے علم پاک کو ۔۔الخ"۔(فتاوی شارح بخاری ، ج۲،ص۳۸۷)

ملاحظہ فرمائیں علم غیب پر علم پاک ﷺ کا اطلاق کررہے ہیں گویادونوں ایک ہی ہیں ۔اسی طرح فتاوی شارح بخاری ج۱ص ۴۵۴ ، ۴۵۵ پر بھی علم غیب کو علم" " سے تعبیر کیا ۔اسی طرح موصوف لکھتے ہیں:

جو" شخص رسول کے علم غیب کا انکار کرتا ہے وہ رسول کے علم کو گھٹاتا ہے ۔(فتاوی" شارح بخاری ، ج۱،ص۱۷۵)

یہاں واضح طور پر رسول کے علم غیب کو ہی علم کہا ۔اب ہمارا سوال اور استدلال ملاحظہ فرمائیں کہ ماقبل میں حضور ﷺ کے علم غیب یعنی علم کے منکر کو رضاخانیوں نے کافر نہیں کہا بلکہ کافر تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے گویا حضور ﷺ کے تمام علم غیب یعنی تمام علم کا بھی کوئی منکر ہو تو یہ رضاخانی اسے کافر نہیں کہتے تو آخر براہین قاطعہ کے متعلق تمہارا جو یہ جھوٹا دعوی ہے کہ اس میں نبی کے علم کو معاذاللہ شیطان کے علم سے کم مانا حفظ الایمان میں نبی کے علم غیب کو ہر کس و ناکس کے علم غیب کے برابر کردیا

اس لئے صاحب براہین قاطعہ و حفظ الایمان کافر ہے

تو وہ کیسے کافر ہے ؟

جب کلی علم کا منکر بھی آپ کے نزدیک کافر نہیں تو براہین قاطعہ میں بعض علم تو مانا ہے بقول آپ کے شیطان سے کم مانا ہے لیکن کچھ نہ کچھ علم تو مانا ہے اسی طرح حفظ الایمان میں برابر مانا ہے

جب کلی علم کا منکر کافر نہیں تو جو کچھ نہ کچھ علم مان رہا ہو وہ کیسے کافر؟

ہے کسی رضاخانی کے پاس اس کا جواب ؟